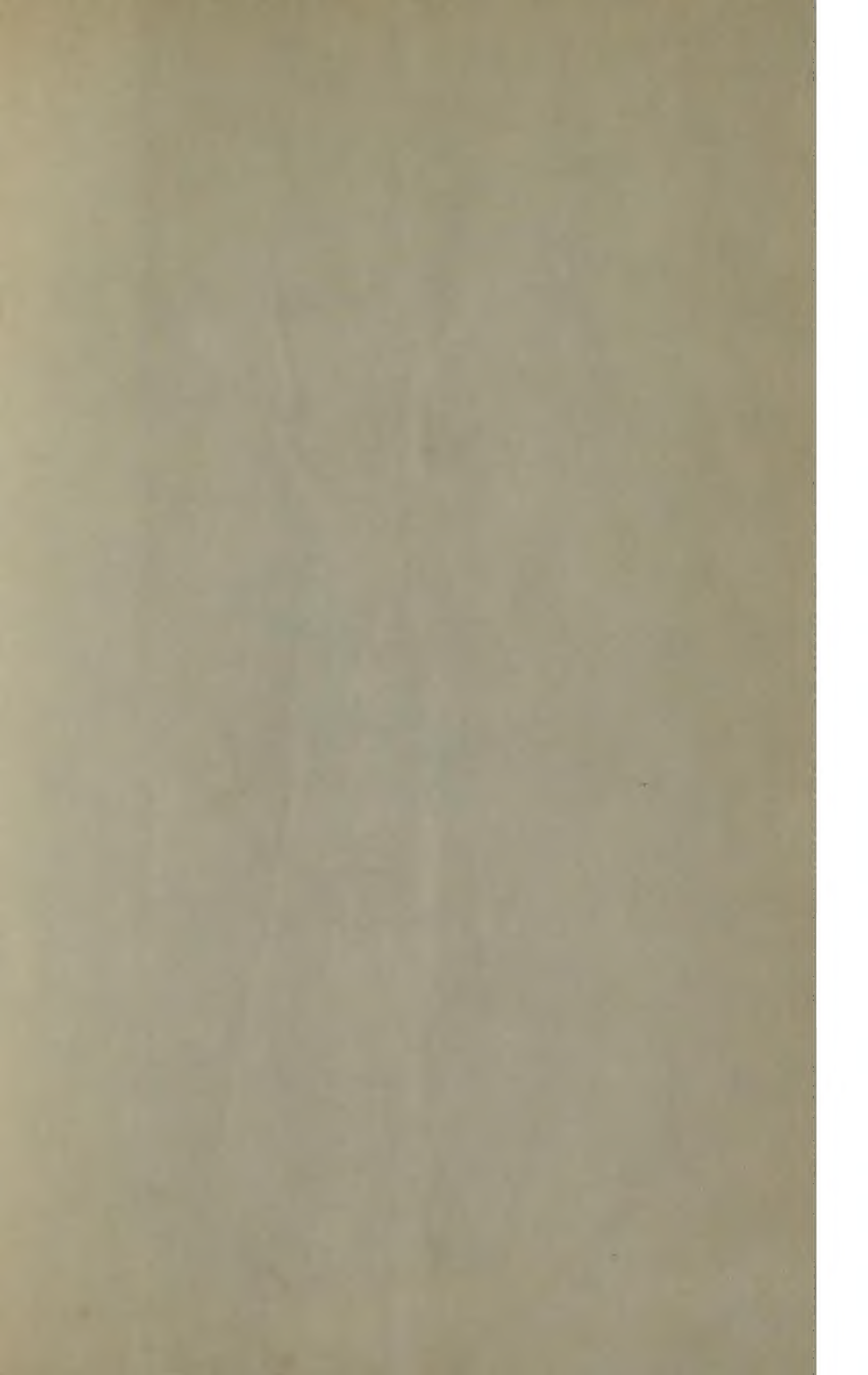


امامیہ پبلیکیشنز کی فخریہ پیشکش

# ارشاد القلوب

ترجمہ :  
مولانا سید صدر حسین نجفی

امامیہ پبلیکیشنز، لاہور، پاکستان





یا علیؑ ادرکنی

مکتب جعفریہ کی مرکزی دینی درس گاہ جامعہ المنتظر کی عظیم پیشکش

# ارشاد القلوب

وانانی اور نصیحتوں کی باتیں

مؤلف

علامہ شہیر شیخ ابو محمد حسن ابن ابوالحسن محمد و علی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم

جناب ثقت الاسلام علامہ الحاج السید صفدر حسین صاحب قبلہ نجفی

امامیہ پبلیکیشنز، ۱۷ نور چیمبرز گنپت روڈ لاہور ۲

فون : ۲۲۵۱۵۳



جملہ حقوق محفوظ ہیں

کتاب \_\_\_\_\_ ارشاد القلوب  
مترجم \_\_\_\_\_ مولانا سید صفدر حسین قبلہ نجفی  
تعداد \_\_\_\_\_ گیارہ سو  
ناشر \_\_\_\_\_ امامیہ پبلیکیشنز  
مطبع \_\_\_\_\_ شرافت پرنٹرز  
\_\_\_\_\_ \_\_\_\_\_  
کتابت \_\_\_\_\_ مولوی محمد سعید



بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله رب العالمين  
والصلاة والسلام على  
سيد المرسلين  
آله وصحبه  
وآلهم أجمعين

الحمد لله

الحمد لله رب العالمين  
والصلاة والسلام على  
سيد المرسلين  
آله وصحبه  
وآلهم أجمعين









# فہرست مضامین اردو ترجمہ کتاب ارشاد القلوب

باب نمبر	عنوان	صفحہ
	پیش لفظ	۰
	ارشاد القلوب تالیف دینی علیہ الرحمۃ	۰
۱	وعظ و نصیحت کرنے کا ثواب	۱
۴	دنیا میں زبرد و پرہیزگاری اختیار کرنا چاہیے	۴
۱۵	دنیا کی مذمت	۱۵
۱۷	ترک دنیا	۱۷
۲۵	تخلیف و ترہیب (ڈرانا و ہمکاتاں)	۲۵
۳۶	دنیا کے عقاب سے ڈرانا	۳۶
۳۷	امید کو کوتاہ کرنا	۳۷
۳۹	عمر کی کمی اور اس کا جلدی ختم ہو جانا اور عمر کے دھوکے میں نہ آنا	۳۹
۴۱	بیماری اور اس کی مصلحت	۴۱
۴۲	عیادتِ مریت کا ثواب	۴۲
۴۷	توبہ اور اس کے شرائط	۴۷
۵۲	موت اور اس کے مواعظ	۵۲
۵۵	عمل میں ایک دوسرے سے سبقت کرنا	۵۵
۷۵	موت کے وقت مومن کی حالت	۷۵
۸۱	مصنعتِ قدس سرہ کی وعظ میں گفتگو	۸۱
۸۳	قیامت کے علامات و اقوال	۸۳
۹۱	زنا اور سود کا عذاب	۹۱
۹۳	جنابِ نعمانؑ کا اپنے بیٹے کو علوم و حکمت بالغہ کی وصیت کرنا	۹۳

صفحہ	عنوان	باب نمبر
۱۰۳	قرآن مجید کی تلاوت	ایسواں باب
۱۰۶	سورہ قات پر ایک مبلغ خطبہ	بیسواں باب
۱۱۰	ذکر اور اس کی نگہداشت	اکیسواں باب
۱۱۵	ناز شب و تہجد کی فضیلت	بائیسواں باب ✓
۱۲۹	خوف خدا سے گریہ کرنا	تیسواں باب
۱۳۳	راہ خدا میں جہاد کرنا	چوبیسواں باب ✓
۱۳۵	گوشہ نشینی اور گمنامی کی مدح	پچیسواں باب
۱۳۹	درع اور اس کی طرف رغبت دلانا	چھبیسواں باب
۱۴۳	سکوت اور خاموشی	ستائیسواں باب
۱۴۷	خوف خدا	اٹھائیسواں باب
۱۵۱	اللہ سے امید رکھنا	انیسواں باب
۱۵۸	خدا سے شرم و حیا کرنا	تیسواں باب ✓
۱۶۰	حزن و ملال اور اس کی قسیدت	اکتیسواں باب
۱۶۵	خدا کے سامنے خشوع اور اطہار عاجزی کرنا	بیسواں باب
۱۶۹	غیبت اور چٹخوری کی مذمت اور غصہ پی جانے کی اچھائی	تیسواں باب ✓
	اور غیبت وغیرہ کا عقاب	
۱۷۵	قناعت اور اس کی مصلحت	چوبیسواں باب
۱۷۹	اللہ پر توکل کرنا	پچیسواں باب ✓
۱۸۵	اللہ کا شکر ادا کرنا	چھبیسواں باب ✓
۱۸۹	یقین کا بیان	ستیسواں باب
۱۹۲	صبر کا بیان	اٹھائیسواں باب
۱۹۶	خدا کے لیے مراقبہ کرنا	اننایسواں باب

باب نمبر	موضوع	صفحہ
پہلے سوال باب	حسد کی مذمت	۱۹۹
دو سوال باب	نور خدا کی وجہ سے فراست	۲۰۳
پہلے سوال باب	حسن نعت و اس کا ثواب	۲۰۶
پہلے سوال باب	اس کے لیے جو دوست کرنا	۲۳
دو سوال باب	یہ نور کا سوال کرنا	۲۱۶
پہلے سوال باب	اللہ کی ولایت کا بیان	۲۲۵
پہلے سوال باب	ایمہ المؤمنین و المؤمنات پرین کے مواخذہ	۲۲۹
پہلے سوال باب	دن کی برکت اور فضیلت	۲۳۷
پہلے سوال باب	نظرانہ قہ کی فضیلت اور اس کا چھانچہ	۲۳۶
پہلے سوال باب	خدا کے ساتھ دعا	۲۵۷
پہلے سوال باب	توحید خدا	۲۶۸
کیا سوال باب	نبی کریم اور ائمہ طہارہ کے رشادت	۲۷۵
دو سوال باب	موجودہ دہائی سے منتخب شدہ مردیت	۲۷۶
کرپ سوال باب	قتل کو بیان و مرید کا قتل کی بنا پر جہالت سے	۲۸۵
دو سوال باب	ان پیروں کو بیان جو سوال سنانے پر عینہ علم سے شیب محراب	۳۱۶
	پیشہ پر زور دے رہے پوچھی تمہیں -	





## عرضِ ناستر

اہلِ علم و ادب ذوق کی عالمی شناسی کو دور کرنے کے لیے انا میری پبلکیشنز کا  
پانچوں جہانوں کی بارہ دست بوسی کا شرف حاصل کر رہا ہے۔

ایسٹ و القلوب و دلوں کو ہدایت کرنے والی، جیسا کہ نام سے ظاہر ہے  
وقت کی اہم ترین ضرورت ہے اس دور میں کہ جب ہمارے نوجوان اسلاف کی  
ریلوں کو ترک کر کے مغرب کی آمدنی و تہذیب کو سراہ رہے ہیں۔ یہ کتاب ہمارے لیے  
مشعلِ راہ ہے۔ قرآن و احادیث اور ارشادِ معصومین علیہم السلام کی روشنی  
میں حسنِ عریضہ سے دُعا و نصیحت کی گئی ہے کہ وہ قاری کے تعجب کو متاثر نہ کرتی  
اور اس کے نفس کو بھیجی ہوئی روح کی گہرائیوں میں اترتی چلی جاتی ہے۔

ارشادِ القلوب کا ہر گتہ میں موجود ہونا نہایت مفید ہے اور قوم کے ہر نوجوان  
کو اس کا امتداد کرنا پابندی ہے تاکہ وہ دین کی صحیح روح کو سمجھ کر اپنی دنیاوی فرائض  
حیات کو حیاتِ جاوید بنا سکے۔

اور یہ جتنے اس دور و مسلمین جناب مولانا سید محمد حسین نجفی صاحب کا مشکور  
ممنون ہے کہ انہوں نے اس بیش بہا قیمتی مہرِ نئے کو اردو کے قلب میں دھن کر  
ہیں نشانِ منزل دکھایا۔ ہم آج تمام مہنات کے بغیر ممنون احسان ہیں کہ انہوں نے اس  
کتاب کی اشاعت میں ادارے کے پرنسپل امانت فرمائی۔

آپ کی سچی دینہ کا منتظر

سیکرٹری انا میری پبلکیشنز ۱۰ نو چیمبر، نیت ڈول برج







گیا ہے۔ از رو ہاں بھی اصل میں اسی کتاب ارشادِ انجیل سے جیسی مرقوم نے نقل فرمائی ہے۔  
اُمید ہے اس کتاب کو پڑھ کر یسوع مسیح کے مسند میں ضرور فائدہ حاصل کریں گے۔  
حقیر میرے عزیز اور شاگرد کے بیٹے دُعا کے خیر فرمائیں گے۔

کہ قبولِ قدرتِ عز و شرف

دُعا

سید حسندر حسین نجفی

ارشاد القلوب تاليف ديلمى عليه الرحمة

[illegible]



جب تک کہ میں نہ سمجھیں۔ اور قرآن اسے لوگوں کو تمہاری طرف متوجہ کرے گا۔ اور تمہاری طرف سے  
 میں جو کچھ ہے۔ اس کی طرف اور بہت اور تمہیں کے لیے رحمت کی ہے۔ فرمایا اور تمہیں بھی بتی  
 ذات سے ڈرتے ہو۔ فرمایا اور تمہیں معلوم رہے کہ بے شک خدا جاننا ہے۔ ان باتوں کو تمہارے  
 نفسوں میں ہیں۔ پس اس سے ڈرو اور فرمایا اور تم سے ڈرو بے شک تم اس کی عاقبت نہ  
 دے ہو۔ فرمایا۔ اور تم سے ڈرو۔ اسے یہاں اس فرمایا۔ اور تم اس دن سے نہیں تم  
 شد کی طرف پست یا ڈکے۔ پھر پھر ابد سے کہ ہر نفس اس چیز کو جو تمہارے ہاتھ۔ اور تمہیں  
 نہیں ہوگا۔ فرمایا اور تم اس دن سے کہ جس میں کوئی نفس دوسرے نفس کو بدلہ نہیں دے گا۔  
 اور قبول نہیں کیا جائیگا۔ اس سے عین اور اسے عین عین دے گا۔ فرمایا اس کو جو پست  
 پائے ذات سے ڈرو اور اس دن سے ڈرو کہ جس دن باپ بیٹے کو نہیں دے گا۔  
 کہ۔ اور تمہیں باپ کے بدلے کوئی چیز دے گا۔ بے شک خدا کا وعدہ حق ہے۔ پس تمہیں تمہیں  
 دین دیکھو دے۔ اور تمہیں کے متعلق اور تمہیں دیکھو دے فرمایا اسے کو جو پست نہ  
 سے ڈرتے۔ قیامت کا روز نہ بہت بڑی چیز ہے۔ فرمایا اسے کو جو پست نہ کہ رب سے  
 جس نے تمہیں ایک نفس سے پیدا کر سہی اس کی نوری قرار دی۔ اور اس دن سے بہت  
 سے مرد مرد عورتیں پسند دین۔ فرمایا۔ سب سے بندہ نہ سے ہی ڈرتے۔ فرمایا۔ اور تمہیں اسے  
 ڈرتے جس کا ایندھن دگ اور پھر بڑوں کے۔ فرمایا۔ دیکھو اسے کہ حساب کتاب نہ کیا  
 آگیا۔ کہ وہ سخت ہیں پڑے اسے اس سے کہتے ہیں۔ ان کے رب کی طرف سے کوئی نوری نہ  
 نہیں آتی ہے۔ مگر یہ کہ وہ اسے سنتے ہیں۔ اور ان کا یہ کہیں۔ بے ہوش ہیں فرمایا سے دین  
 دواں دواں ڈپٹے آپ کو اور اپنا جی و عیال کہ اس آگ سے جس کا ایندھن دگ اور پھر بڑوں۔  
 اس آگ پر تمہیں سخت ہو گا کہ بڑوں میں۔ جو تمہیں کے نام کی نافرمانی نہیں کرتے۔ اور تمہیں نہیں سمجھو  
 یہ کتاب۔ اسے کہہ رہے ہیں۔ فرمایا اسے یہاں اسے کہہ رہے ہیں۔ اور تمہیں دیکھو نہ کہ  
 کے یہ کہ پھر بھی یہ ہے۔ اور شدت ڈرتے کہ تمہیں نہ کہ یہ ہے۔ اور تمہیں نہ کہ یہ ہے۔  
 ہو۔ فرمایا اور شدت ڈرتے کہ تمہیں نہ کہ یہ ہے۔ اور تمہیں نہ کہ یہ ہے۔ اور تمہیں نہ کہ یہ ہے۔  
 کس چیز سے تمہیں کہ یہ رب سے معذور ہو کہ کتاب ہے۔ فرمایا۔ یہاں اسے کہہ رہے ہیں۔

[illegible]

[illegible]



[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]





[illegible]



[illegible]



11/11/11

پیشکش کر کے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]



[illegible]

اثرات کو جو تین مہینے کے دن میں کھنڈت کر دیا گیا۔ ایک نوکر بانی  
 کو جسے دوسرا کو کرنا تھا۔



ہے تو ایسے لوگوں کی کوششیں مشکور ہیں۔ یہ شخص زندگانی دنیا کو دماغ کی تربیت کو پختہ کرتا  
 ہم ان کے اعمال اسی میں پورا کر دیتے ہیں۔ مگر اس میں کھٹے میں نہیں رہتے یہ وہ لوگ ہیں جن  
 کا آخرت میں گم ہونے کا خطرہ کم ہے۔ انہیں درجہ بہرہ ہے کہ جو کچھ وہ کرتے رہتے ہیں اس میں  
 امر و نہی جو ہر سادہ کو کچھ ہمارے رہتے ہیں۔ فرمایا تو آخرت کی تمہیں کیا ہمت ہے تو تم ان میں  
 سے کسی سے دیکھتے ہو۔ حالانکہ ان کے یہ آخرت میں کوئی حسد نہیں ہے۔ صرف زندگی میں ان کو  
 کی زندگی سے کہتے ہوئے فرماتے ہیں۔ مگر تم ان سے بدست کرتے ہو اور آخرت میں بدست  
 ہوئے ہو۔ دنیا پر لوگ ہیں جو دنیا سے محبت رکھتے ہیں اور انہوں نے آخرت کی طرف  
 پشت کی ہے۔ ان کی دنیا پر وہ دنیا پر دنیا پر دنیا پر دنیا پر دنیا پر دنیا پر دنیا پر  
 کی تربیت ہے۔ اور یہ چند اہل حق ہیں۔ ان کی تربیت دنیا پر دنیا پر دنیا پر دنیا پر  
 دنیا پر دنیا پر دنیا پر دنیا پر دنیا پر دنیا پر دنیا پر دنیا پر دنیا پر دنیا پر  
 اگر تم ان کو دیکھو تو ان کو دیکھو کہ ان کی زندگی دنیا پر دنیا پر دنیا پر دنیا پر  
 ایک دوسرے کے ساتھ خیر کرنا۔ اور ان میں ایک دوسرے سے تباہی نہ ہونے  
 مثل اس بارش کے ہے جس کی ان کو دیکھو کہ ان کی زندگی دنیا پر دنیا پر دنیا پر  
 سے ان کو دیکھو کہ ان کی زندگی دنیا پر دنیا پر دنیا پر دنیا پر دنیا پر دنیا پر  
 طرف سے مغرت و رخصت ہے۔ اور دنیا پر دنیا پر دنیا پر دنیا پر دنیا پر دنیا پر  
 فرمایا تمہیں ان کا شہواں میں گھومنا پھرنا۔ دیکھو کہ ان سے یہ تصور سائنس ہے پھر ان کی تربیت  
 جہنم ہے۔ اور وہ جہنم کی جگہ ہے۔ لیکن جو لوگ اپنے رب سے ڈرے ان کے لیے  
 جہنم میں جن کے نیچے تمہیں بہت ہیں وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے۔ ان کی طرف سے ان کی  
 شدہ رحمت ہے۔ اور جو کچھ ان کے پاس ہے وہ بہتر ہے نیک لوگوں کے لیے فرمایا اور  
 انہیں اُن کے نہ دیکھو۔ جہنم کی طرف جو ہم نے ان کے لیے دے رکھی ہیں ان کی  
 میسر ہے۔ ان میں سے ہیں زندگی دنیا کی تربیت ہیں تاکہ ہم ان کے ذریعے ان کا مقصد  
 کریں اور تیرے رب کا رزق تو بہتر اور زیادہ باقی رہنے والا ہے۔ فرمایا اور کہہ دو کہ دنیا  
 کا مال و متاع تمہارا ہے۔ اور آخرت بہتر ہے۔ اس شخص کے لیے جو ڈرتا ہے اور تم پر



ایک فریق برتر نہیں جو کہ اپنی گرفت پر قدرت فرمایا تو دین میں یہ نوکر نہ گویا تو اس میں  
 نمائندہ وراپنہ آپ کو دلاں میں شکر۔ جب تم بھیج کر تو اپنے آپ سے شام کی بات نہ  
 کرنا۔ سرچسپ شام کو اپنے نام سے جس کی گفتگو کرنا۔ راپتی نسبت کے زمانے سے اپنے  
 بکار کے وقت کے لیے وہ اپنی برائی سے پیشہ نہیں رہے۔ چرک لو۔ راپتی زندگی  
 میں سے موت کے لیے سے دیکھو۔ میں نے یہ دیکھا کہ تم ساریا نام لیا کہ اور فائدہ تو اس کو تم  
 رت والی کا زیادہ ذکر کیا کرو۔ کیونکہ اگر تم کہی میں ہوئے تو یہ آپ تم پر وسیع کر دے گا  
 پس تم ساریا برائی ہوئے۔ پھر تم بہت قدم بڑھاؤ۔ مگر تم کو لکھری میں جو سے  
 تو اس تمہاری بہت بدقسمت ہوئے۔ پس تم اس کی سستی و ست کرتے اس بڑے ہیں نہیں  
 اس زمانہ سندھ کا یہ تم میں سے نہ شخص مر جاتا ہے اس کی قیامت تو ہو جاتی ہے یہ پھر  
 تیرے وقت میں سے ہے۔ اس کے یہ ساریا ہے۔ یہ شکرتیں مددوں کو قتل کرتے والی  
 ہیں۔ اور ان نیکوں کو قریب رہنے دیا ہے۔ اور انسان اپنی روت کے خارج ہوئے  
 کے وقت اپنی قبر میں رہنے کے وقت بدکچوں کے بھیج چکا ہے۔ اس کی بڑا اور جو کچھ پیچھے  
 چھوڑ چکا ہے اس کی قلمت اسٹن کو دیکھتے ہیں۔ اور شاید اس سے اس نے جتن کیا  
 ہو یا اس سے روک رکھا ہو۔ سعدتے لائی سے ان کی بیوی کے زمانے میں کہا۔ آپ اپنے  
 نس کو کیسا پاتے ہیں تو لکھری روت کے سعدتے پڑھیں۔ روت ہو۔ فرمایا خدا کی قسم میں  
 دنیا کے تمام مومن نہیں رہا۔ یہ میں ترسے روت ہوں۔ روتوں شکر ہے فرمایا تھی کہ دنیا  
 میں تمہاری ضرورت کی چیزیں نہ ہوں۔ صبر و شکر کے زاد راہ بقی ہوں۔ پس یہ تو حق  
 ہے۔ میں نے اس سے کہیں تجھ فرمایا ہو۔ نہ اندیش کے گھر میں ان کے سرد و سرد اسے ایک  
 روتے آج ہر مذمت کے بدعتی اور ایک ہا سر کے کہہ نہیں تھا۔ نہ ان سے روتوں اقتدار کی مذمت  
 میں۔ ان کی سے اللہ کے روتوں دنیا میں سے یہ لکھری کہانی ہے فرمایا بدعتی کی جیو اس  
 کو روک سکے۔ بدعتی ہی شرم کا کو چھپا سکے۔ اور اگر وہ بھی ہو تو کیا ہونا اس کے بد و بد  
 ہو تو اس سے کہ روتوں ہو۔ اور فرمایا جتن ہو سکے دنیا کے بد و بد سے اپنے آپ کو فرت  
 رکھو۔ کیونکہ جس کا قصد دنیا ہو اس کا دل سخت ہو جاتا ہے۔ اور اس کا مٹرونی ترس کی دونوں

[illegible]

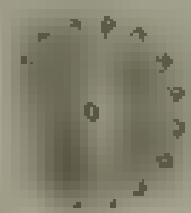


رہنے کی طرح کرتی ہے۔ فرمایا تو دنیا سے زبردستی ہٹ کر تے ہیں وہ دنیا و آخرت کے ہوتے ہیں۔  
 اور جو دنیا سے پرہیز کرے اور اس میں رغبت کرے تو وہ دنیا و آخرت کا فقیر ہے۔ اور جو دنیا  
 سے بے بد اختیار کرے وہ اس کا مالک ہو جاتا ہے اور جو اس میں رغبت کرے وہ اس کا مالک ہو جاتا ہے  
 نوبت سہانی ہوتا ہے میں ایک رات حضرت امیر کے ساتھ تھا۔ آپ اپنے بستر سے اٹھ کھڑے  
 ہوئے اور تینوں کی طرف دیکھا پھر آپ نے آل عمران کی یہ آیات پڑھیں ان فی حق السموات  
 والارض انہ یحکم فرمایا اسے نوبت سو رہے ہو یا بگاڑتے ہو۔ میں نے عرض کیا۔ اے امیر مومنین میں  
 جاگ رہا ہوں۔ فرمایا کہ نوبت نہیں ہے یہی ہے ان لوگوں کے لیے جو دنیا سے پرہیز و زنت  
 میں رغبت کریں۔ وہ ایسے لوگ ہیں جنہوں نے زمین کو فرش اور اس کی مٹی کو اپنا بستر اس کے پانی  
 کی توشیح قرآن کو شعار دانہ رونی لباس اور دھوا کو دھار اور رونی لباس بنایا ہے انہوں نے ہاتھ  
 دنیا کو دھن منی دھن کے تڑپتے پر۔ اسے نوبت نہ دینا مرنے کی طرح کی طرف وحی کی جیسی کہ رات سے  
 کہو کہ میرے گھر میں داخل نہ ہوں۔ مگر سپاہی تیرہ دوں اور پاک صاف بیرون و درجہ بوسے رونی زبانوں  
 کے ساتھ اور انہیں بنا دو کہ میں تم سے کسی ایسے شخص کی دعا قبول نہیں کروں گا کہ تم نے میری خدائی  
 میں سے کسی پر ظلم کیا ہو۔ اسے نوبت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں کھڑے ہوتے اور فرمایا کہ  
 وقت کسی کی دعا نہیں ہوتی مگر یہ کہ وہ نہ بادشاہ کا عہدوں و مددگار ہو نہ کسی و عہدوں کرے۔  
 کوئی بادشاہ عزم و رز یا بدشاہ، ظلم بچائے واپس نہ فرماتا اور جو شخص تیرے معاملہ میں سدا کی نافرمانی  
 کرے تو اس کی سزا اس سے بڑھ کر نہیں کہ تو اس کے معاملہ میں وہاں سدا کی ناست کرے  
 اور اپنی بھائی کے معاملہ کو احسن وجہ پر حل کر اور جو بات اس کی زبان سے نکلی ہے اس کے متعلق  
 براگمان نہ کر جب کہ اس کی اچھی تاویل تجھے مل سکتی ہو۔ اور جو شخص اپنے رزق چھپا رکھتا ہے وہ  
 اپنے معاملہ کا تیرہ مالک ہے دشمن اس کے ہاتھ میں ہے اور جو اپنی نفس کو تنہا کرے  
 ہمیشہ کر دے تو وہ اپنے عداوہ کسی کو ملاومت نہ کرے اور جو اس کے متعلق براگمان کرے  
 کو ملاومت و سرزنش نہ کرے۔ ورنہ تم پر لازم ہے کہ پتھے بھائی بناؤ اور اس کے حضرت  
 میں زندگی بسر کرو اور قسم کو سنان نہ کیجو، ورنہ خدا تمہیں فقیر و ذلیل کر دے گا۔ اور جو ہرگز  
 تمہارے مقصد کی نہیں ان سے عرض نہ کیجو ورنہ تم پر لازم ہے کہ سچ بولو پس وہ نجات

کی بابت اور جن دانیوں سے اپنے دشمن سے ڈرو ورنہ سچی دنیا بھر گوں کو پرنا سنا بھی نہ بنو اور  
 دینداروں کی صحبت کرنے والوں سے شکر و کرم و ہدیہت پاؤ گے ان لوگوں سے بھائی چارہ رکھو  
 جو منکر کے پتے پر نہ بنیں اور کسی چیز کا کسی کو عیب نہ دے اور جیسی قوم تو دکرے ہو۔ سو یہ ہیں منکر ہوتا  
 ہے یہ نہ تو دنیا کے دوست نہ دنیا کے دشمن ہیں آپس میں نہ بددعا کرتے ہیں نہ بدگمانی کرتے ہیں نہ بد  
 گوئی کرتے ہیں نہ کسی سے امیر اور کوئی گھبرائے نہ کسی سے غریب یا اسے بن مقلد ہم ایسا نیکو  
 ہیں کہ دنیا میں سہاگن نہیں ہوتے۔ ہم نے دنیا پر ہر مصلحت اور مصلحت کی طرف منتقل کر دیا  
 ہے۔ ہمارے خیال دنیا میں اس سے فریبی ہے۔ ایک درخت کے سایہ میں بیٹھ کر ہو۔ پھر  
 اسے دو کر چل دے اور سوں اور سے فریب یا پھٹے ہیں کہ دنیا پر وہ شدید غمناک ہے۔ پھر وہ  
 خواہشات کی پیروی اور طویل عید رکھتا ہے کیونکہ خواہشات کی پیروی تو اسے رک رک دیتی ہے  
 اور طویل عید کو بھلا دیتی ہے۔ اس میں شک نہیں کہ خدا دنیا کو اس بھی دیتا ہے بہت  
 قوت کے ساتھ جس کے لیے نہ تضرع اُسے دیتا ہے جس سے وہ غمناک نہ رہے  
 نہ یہ شک پر دنیا کے لیے ہیں۔ اور چہ آخرت کے تم آخرت کے لیے نہ اور دنیا کے  
 لیے نہ بنیں۔ کیونکہ ہر بیٹی اپنی ماں کے ساتھ ہو جاتی ہے اور دنیا پرست پیسہ کے کوپڑے کر  
 رہی ہے۔ اور آخرت اپنے آپ کو منور کے آگے ڈھک رہی ہے۔ حرم عمل کے دن ہیں جو  
 اس میں حساب نہیں اور وقت قریب ہے تم حساب کے دن میں ہو گے۔ جس میں مل نہیں  
 رہا۔ اس پر نہ دیکھو کہ دنیا کو دیکھو کہ کسی چیز کو ہمت دیتا تو کئی رہی اور پھر دیتا  
 دین مسکو دینے کا جس میں شک نہیں کہ دنیا میں ہو۔ مگر میں ناخوش ہیں عمل محفوظ ہے اور موت  
 پہنچا کر آجائے گی۔ پس جو شخص غیر کی عزت کرے تو وہ اپنی عزت برباد کرے  
 ہٹے گا۔ اور جو کوئی شکر و بیچ دے وہ دوسرے ہونے پر عزت کاٹے گا۔ بہت شکر  
 عمل ہو تو اللہ سے تم کو دانی ہے۔ جو دانی سے بچ جائے گا۔ اس سے بچا رہے۔ شکر ہو  
 دینا کہ وہ تم میں اور ان کے پاس بیٹھتا رہا۔ ان کا باعث ہے کہ ہمیں دروں نے سب  
 نہ بولا۔ ہوائے اس کے کہ ہم اس پر عزت کر کے دنیا میں سے خدا کو جس نے مردہ دنیا  
 ہے کوئی نہ دیکھا ہو۔ ہے۔ دینی دین کے لیے دنیا پرست دنیا پرست اور برائی کی پانی

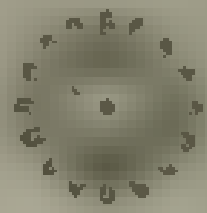


ہے، درمہنکی کے جوڑ و شمع نہ نہ کا سبب ہے، اور لبتیب ہے نہ تو کہتا ہے کہ مال و فراز  
 فتنہ میں نہ لوگ انہیں جمع کر کے دیکھتے ہوئے ہیں ازان سے نہت کر کے جیسا کہ انہیں شہادت  
 اوروں سے بدلتا رہتا ہے، اور اس پر اس سے صاحب پر بار ہے کہ اگر کتہ بہترین شہادت ہے  
 کسی شہادت پر تو میں میں رہتا ہوں اول سے کہتا ہے کہ میرے بعد سے بہترین شہادت ہے نہ کہ  
 جسے تسلیم نہیں کرتا، اور نہ کہ کسی بات کو نہت کہتا ہے اور نہ کہ اس سے کہتا ہے





وانی ہے۔ اس کو امتحان قریب ہے پس اس کے دوزخ کی مٹھی میں سے پتھر کیونکہ اس کا دوزخ  
 بڑا حلقہ کڑوی ہے اس کی فم کی لذت چھوڑ دے۔ اس کے جڑی کی تکلیف کی وجہ سے اس سے  
 وصال نہ کرے۔ پس کہ نداشت اس سے اپنی پاکیزگی کا حکم دیتا ہے۔ اور اس کو آباؤ اجداد کی خوشی  
 نہ کرے۔ پس اللہ سے اس کے خواب کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ورنہ تم اس کی ناراضگی و نشانی  
 اور اس کے نقاب کے مستحق بنو جاؤ گے۔



## چوتھا باب

### تزکیہ دنیا

یہاں کر رہی تھی کہ حکمت برہمنی نے اپنے فریاد کو دیکھا تو بہت ہی اور دنیا کے  
 باتھ میں رہتے تھے اور ان کو پتہ نہ تھی کہ ان کے والد اور والدین کیسے بنے زائل ہو رہے تھے  
 دنیا میں ان کو پتہ نہ تھا کہ جس سے نیک و بد کیا جاتا ہے اور آخرت میں کیا ہوگا جس میں  
 شہادت و مآول و حق و باطل کا ہے۔ پس تدارک تمیز اس شخص پر جو اپنی ذات کے اپنے غور و فکر سے  
 درپیش تھے کہ یہ زمین ہمراہ کرے۔ اور اس کی رتی اس کے کندھے پر پڑتی ہے قبل اس کے  
 کہ اس کی ذات ختم ہو۔ اور اس کی میرد شمع ہو۔ اور پشیمانی فائدہ نہ دے گی۔ ہم حریف  
 کو ارشاد دیتے ہیں کہ دنیا سے محبت رکھنا ہے آخرت کو خوف سے کس کے دل سے نکالیں گے اور جو  
 دنیا پر زیادہ حریف ہو وہ اس سے زیادہ ہی دُور ہو گا۔ پھر پائے گا کہ وہ شکر کا زیادہ متوجہ نہ  
 ہو۔ اور دشمنی کرتے و اتفاق کرتے و اماں زادوں و نون پناہ کو پورا لیتے ہیں۔ اس کے  
 رتی ہیں سے کوئی چیز کم نہیں ہوتی تو پھر یہ کہ پھر لگتا ہے کہ اس نے یہ ساری چیزیں  
 ایک کٹری میں بن کر ڈھیل راحہ اور کثیر سعادت کا سبب ہے۔ وہ دوزخ کے سبب ہے۔  
 ایک دنیا کو سبب کرتا ہے جب اسے پالیتا ہے تو رہتا ہے۔ دوسرا آخرت کو سبب کرتا ہے  
 جب اسے پالیتا ہے تو وہ نجات حاصل کر لیتا ہے اور کامیاب ہو جاتا ہے۔ درجہ ان کے  
 سے شخص جو دنیا سے نفرت ہو گا اس کے شکر و انداز و سختیاں سمجھیں گے۔ یہ نہیں  
 ہیں وہ میرے ہیں۔ ضرر نہیں جیہ کہ تو آخرت پر کامیابی حاصل کرے اور پھر دنیا سمجھے  
 اس کوئی ہے وہ میرے لیے نفع مند نہیں۔ اگر تو آخرت سے غور ہو گیا۔ غور  
 بند تیرے لیے میری طرف بھاگے۔ غلط کرو۔ تو اس نے اس کی طرف بھاگ  
 پھر تیرے صلاح کر سکتی ہے اس کا مرز بدنی دنیا ہے۔ دنیا کو چھوڑ دینا اور بدلتی

[illegible]



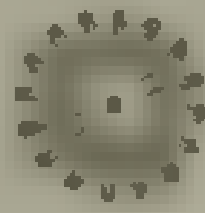
یہ ہے اور یہ شک و شبہ موت نے دنیا کو مٹا کر دیا ہے اور جب قتل کے لیے خوشی کا کوئی مقام نہیں  
 ہے تو یہ مردانہ ہوش سے اپنے رب کو پہچان گیا وہ اس سے جنت کرنے کا بہت دور ملک کی نعت  
 کرتا ہے اور چوہین کی دشمنی کو پہچان سے وہ اس کی تازیانی کرتا ہے اور تو دنیا کو پہچان سے مراد  
 اس کا بہت بل کے ساتھ دھوکا کرنا تو وہ اس سے پرہیز کرتا ہے اور مومن ہو جب از غفلت میں  
 رہتا ہے تو نہیں بلکہ اس کی کوشش اور وقت اور غیرت حاصل کرتا ہے اور اس کا شعار اٹھتا ہے کہ  
 ہر حال میں ذکر کرتا ہے اس کا ہونا ذکر کی خوشی ذکر اور اس کی غریبیت حاصل کرتا ہے۔ کیونکہ وہ  
 جانتا ہے کہ وہ بہت عیش و عشرت میں گزار رہا ہے یہ کوئی مصیبت نہیں ہے بلکہ بہت سی کوئی  
 نعمت ہے جس کی بات یہ نہیں کرنا کہ موت یہ جانتی ہے کہ وہ شک و شبہ کی یاد پر عمل متد کی زندگی  
 کو گدہ کر دیتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کا ایک لمحہ بھی نہیں گزرتا کہ اس کی موت کی یاد کی بات ہے  
 اور وہ اس کو پہچان کر کے اس سے ڈرتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ اپنے اس غم کے لیے زور دے کہ غم و مرگ  
 بہت بڑا ہے کہ آگ و گشت و رکب دنیا میں ہے اور وہ اس غم و غفلت میں بہت سے ہوسے  
 میں تدبیر اس قول کے کہ تو نے جی کو پہچان میں حکم عنایت کیا کہ تحقیق و بہت سے چیزیں کی بات  
 سے کہ عمر تھی کہ پتہ نہ تھے کہ گم ہو سکے مانتا ہے کہ میرا تو نہیں ہے فریاد کہ پتہ نہ  
 تھا کہ یہ ہے۔ یہاں تک کہ وہ اس کو نہیں نے انداز اس قول اور دنیا جتنا اپنے جنت کو نہیں  
 بہت سے شے فرما کر پتہ موت۔ موت بہت بڑی اور شایہ خوشی دنیا نہ ہو بلکہ اس کو موت  
 کہ یہ ہے کہ وہ اس کا نام نہ لے سکتا ہے۔ اس حلقہ سے مراد کہ جس نے پہچان کی نہیں ہے کہ وہ  
 اس سے کہ وہ اس کا پتہ نہ لے سکتا ہے۔ اس کا پتہ نہ لے سکتا ہے۔ اس کا پتہ نہ لے سکتا ہے۔  
 ہے۔ صیغہ سے شے و شے کی بات کہ اس کو وہ شخص ہے کہ پتہ نہ لے سکتا ہے کہ وہ اس کے  
 پتہ نہ لے سکتا ہے۔ جناب شہر بن خلیفہ نے کہا کہ اس کے نزدیک اس کی ذمت مڑ رہی ہے۔ وہ  
 اس کے کہ اس کا پتہ نہ لے سکتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ وہ اس کا پتہ نہ لے سکتا ہے۔  
 اس کا پتہ نہ لے سکتا ہے کہ اس کا پتہ نہ لے سکتا ہے کہ اس کا پتہ نہ لے سکتا ہے کہ اس کا پتہ نہ لے سکتا ہے۔  
 اس کا پتہ نہ لے سکتا ہے کہ اس کا پتہ نہ لے سکتا ہے کہ اس کا پتہ نہ لے سکتا ہے کہ اس کا پتہ نہ لے سکتا ہے۔  
 اس کا پتہ نہ لے سکتا ہے کہ اس کا پتہ نہ لے سکتا ہے کہ اس کا پتہ نہ لے سکتا ہے کہ اس کا پتہ نہ لے سکتا ہے۔

ہے اس پر جسے موت کا یقین ہے وہ ایک خوش ہوتا ہے در اس پر قویٰ ہے۔ یہ راز  
 کا یقین ہے وہ ایک محزون ہوتا ہے در جسے قتل کا یقین ہے وہ کس طرح کا ہوتا ہے  
 در تو دنیا کو دس کا اپنے رہنے والے کا ہوتا ہے پیرو کھیتا ہے۔ وہ ایک نیا ہوتا ہے  
 ہوتا ہے۔ رہوں سعدی شریف نے فرمایا۔ جب تک کسی بندے کو دوست نہ ہو تو  
 اسے بیکار دیتا ہے۔ اس سے رہائی نہ ملتی ہے اس کو قتل میں ڈالتا ہے۔  
 مرضی بیابا قتل کا مکتبہ اگر کسی شربت دے فرمایا اس کا دل و دماغ گریختا ہے۔  
 بندہ مومن کا دل و دماغ میں بیکار رہنے کا اثر دیکھ کر کھسکا ہوتا ہے۔ جیسے وہ دوسرے  
 بدلتے ہیں چپکے دیکھ کر بھال گھمتی ہے در وہ ہت بندہ مومن کو دنیا سے اس طرح بہرہ نر کرنا ہے  
 جیسے تکیہ ہیں۔ کو کھاتے ہیں بہرہ نر کرنا ہے در حضرت امیر قزاق تھے۔ نہ یہ ہیں بھگت سے  
 کہتا ہوں دنیا سے لگ رہتے دس سے دس رکھتے کہ کوئی نہ لے لے جی بہرہ نر کرنا ہے  
 اور بڑی بہرہ نر کرنا ہے۔ اس کا منافق شکر نہ دے۔ یہ اس کا بہرہ نر کرنا ہے  
 جی کہتا ہے در جو اس میں ہاتھ نہ لگے گا پس نہ لے گا۔ اس کو در جو اس میں ہاتھ نہ لگے گا  
 فتنہ ہے مگر جسے تو پہچانتے در تیری رحمت میں کے شامل حال ہو جائے۔ یسے ناسخ میں  
 زقراردے تو اسے پسند کرتے ہیں در اس پر یقین ہیں در اس پر یقین دے دے۔ یہ  
 اطمینان کرے یہ اس سے خیانت کرتا ہے در جو اس پر دوق کرے دھوکا دیتی ہے۔  
 اہم حسین اوس کے محل و قصر کے قریب سے گزرے تو پوچھا یہ کس کا محل ہے۔ در اس سے  
 بتایا کہ اس کا قریب اوس چاہتا ہے۔ (کاش) آخرت میں اس کے بعد اسے ایک روز لے جائے  
 روزیت ہے کہ جب سعد بن ابی وقاص سرق کا گورہ ہوا تو اس نے ختم قریب لگانا کہ یہ وہی  
 کنیزوں کے بھرمٹ ہیں کی تو سعدان سے کہنے کا تم میں سے ختم کوئی ہے۔ بتایا کہ یہ ہے  
 وہ کہنے لگی ہاں ہی ہوں۔ اسے سعدان سے تنوعی طور پر بھگت سے کہیں ابدا ملے۔ نہ  
 کی قسم سو راج نے کسی بہرہ نر کرنا نہیں کیا در کوئی بہرہ نر کرنا (قصر نرس) اس کے نیچے نہیں ہے مگر  
 کہ وہ ہمارے قبضہ میں تھی۔ پس ہمارا آفتاب دویا گیا در ہم پر وہی شخص اس رزم کھاتے  
 لگے۔ جو ہم پر حملہ کرتے تھے اور اس گھر میں حیرت و افسوس نہیں ہوتی مگر یہ کہ اس کا بوجھ حیرت

ہو گاہے۔ پھر اس نے کچھ شمار پڑھے تاکہ بد کہنے کی۔ یہ دنیا فنا و زوال کا گھر ہے۔ وہ ایک  
 مدت میں تیار رہتی۔ وہ دنیا تو ان کو اس لیے تیار کرتی رہتی ہے کہ ایک مدت کے بعد دوسری  
 مدت کے آگے گئی ہے اور ہم اس قدر کے مالک نہ۔ یہ ہیں جسے واسطہ رہی اور مدت  
 رہتے تھے۔ اور یہ اس کے خلاف ہمارے پاس بھی ہوئے تھے۔ یہیں مارت سے پائنت  
 بر میری در زمانہ ترقی تھی اور ہمارے غصہ کو چیر دینا اور ہمارے حق و عدل کو نشتر کر دینا ہمارے  
 طرح نہ رہے۔ ہمیشہ سے کہتی ہیں ہمیں یہ تھا۔ ہر روز درخت کی اثر سے ہمیں رہنا پڑا۔ اور اس سے پتھر  
 بہت ناک شمار پڑھے۔ معدت کا اپنی بہت پیش کرو۔ وہ کہنے کی تھی کہ ان کے متعلق  
 ان کے بہت باریک کردے۔ وہ کہنے کا اپنی ذاتی بہت بیان کر دے اس سے کہ میرا کہ تو غلط  
 کرتے ہیں میری زبان کے سوس سے زیادہ کلمہ پڑا ہے۔ معدت نے نہیں بھی غلامت دیت  
 دے بھی دیا اور کافی دیا تو اس سے کہ تیرے شکر یہ دیکھتا ہے وہ ہرگز لگائی کے بعد تیرے واسطے  
 اور اس ہتھکڑی پر قبضہ نہ ہو تو تیرے بعد نہ لگے رہے۔ در میری زبان کی تھی کہ پہلے اور بعد  
 کسی کہنے کا حق نہ کرے۔ در کسی شریعت سے کوئی خدمت نہ طلب نہ کرے۔ لگ رہا اس  
 کے پٹ نہ کا سبب تھے تو مردے۔ معدت کہتے کہ یہ باتیں حکمت و دانائی کے دیوان میں  
 کھودی جائیں۔ جیب وہاں سے وہیں کی تو تیرے قول سے اس سے سوال کیا۔ میرے تیرے ساتھ  
 یہ سوک کیا ہے دیکھ لی۔ میری ذمہ داری کی حفاظت کی ہے اور میری عزت کی ہے اور  
 شریعت بھی شریعت کی عزت کرتا ہے۔ کسی بزرگ کا قول ہے کہ اسے سال اپنے آپ کو بڑا نہ سمجھ  
 کیونکہ وہ بڑے اور عظیم نہیں ہو سکتا جو مٹی سے پیدا ہوا ہے۔ اور اس کی طرف پلٹ جائے گا۔ اور  
 کسی طرح کی تیرے کہتا ہے وہ جس کی بندہ گذرے ظلمت اور انہما پڑے اور مرد رہے اور وہ  
 اپنے دونوں پہلو کے درمیان پانچاٹھ ٹکڑے پھرتا ہے۔ در حال وہ بڑا نہیں ہو سکتا جس کو یہ ہمارے  
 پہچان دیتی ہیں۔ وہ وہ اپنے تخت کی بندی سے قبر کی تنگ جگہ میں جاگرتا ہے۔ بادشاہ تو وہ ہے  
 جو ان عیوب سے متبرک و پاک ہو۔ امام حسین نے فرمایا اے فرزند آدم نہ کہہ کر واد کہ کہہاں  
 ہیں دنیا کے بادشاہ اور اس کے مالک جنہوں نے اس کے غیر آباد کو آباد کیا ہے اور اس میں نہیں  
 کھودی ہیں اور درخت پورے ہیں اور شہر آباد کئے ہیں وہ اس سے اس وقت جدا ہونے چاہیے



کے لئے تمہیں بھی چنگر بنایا ہے پس کیا حالت ہو گی جس کی وجہ سے موت تمہیں پہنچا  
 دیں گے درخیز بھینک دروہن ہر نفس کو مٹا دیں گے۔ اس کے متعلق جو وہ پہلے کر حکایت در  
 پہلے لکھتی تھی۔ موریہ کی طرف سے پہلے سے دروہن سے مرہو پائیں کی وہ باتیں تو وہ بہت  
 تر لکھتے تھے۔ بد بھریں، موریہ کے گھریں دروہن جو تو بکتے تھے۔ تیرہ تیرہ سے پہلے بادشاہوں کی  
 رہائش کو تک۔ جن کے شمار میں پہلے ہی دروہن کے گھریں تھے۔ پھر یہاں تک کہ یہاں تک کہ یہاں تک کہ  
 دروہن سے دروہن سے دروہن سے۔









اور ایک ان یعنی استغفار ممبر تو ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم کے بندہ  
 اللہ کی فرمائش سے بچو، کیونکہ خدا ذات مقدس و باریک ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ  
 یہ نہیں دیتے۔ کہ خدا کسی قوم پر عذاب نازل کرے اور وہ دن رات روتی دینا تک  
 اس کو شکار کرتے رہیں اور ان سے وہ نعمت نہیں جیتے گا۔ مگر وہ شکر کے بدلے کفر  
 کرنے لگیں اور ان کی غفلت چھوڑ کر معصیت کرتی رہیں اور یہ خدا کا ارشاد و نصرت  
 کرتا ہے کہ خدا اس وقت تک قوم کو نصرت نہیں کرتا جب تک وہ اپنے نفسوں کو نہ  
 بدلیں۔

فرماتے ہیں خدا اپنے بندوں کو طویل برائیوں کے وقت پھیلوں کے کہہ دیتے۔ برکتوں کے  
 حرکت بنانے خیرات کے خزانوں کے دروازے بند ہوجاتے کے ساتھ بند کر دیتا ہے۔  
 تاکہ توبہ کرتے و توبہ کرنے لگتے ہوں۔ باز آئے و باز آجئے۔ نصیحت حاصل کرتے و ال  
 نصیحت حاصل کرے اور غمزدہ ہوتے و ناغہ ہوجاتے، کرسٹ کے بعد پتہ پڑھنا  
 اور خدا کے استغفار کو اس کا و رزق و مخلوق پر رحمت نازل کرنے کا ذریعہ قرار دیتا ہے۔ پس  
 فرماتا ہے اپنے رب سے استغفار کرو۔ بے شک وہ بخشنے والا ہے۔ توبہ و سلا و عمار بارش  
 برساتا ہے و تمہیں اس و اول دریا دہ دینا ہے و وہ تمہارے لیے نجات و نجات  
 قرار دے گا۔ پس خدا رحم کرے اس شخص پر توبہ اپنی توبہ کے آگے اور شہادت کو پہنچے کہ وہ  
 اپنی غزشت سے نفی لے کر کہ اس کی امید سے دھوکہ دیتی ہے اور اس کی بل سے  
 سے پائیدار ہے اور شہادت اس پر ہوگی ہے۔ وہ جسے توبہ کی امید و توبہ ہے تاکہ وہ اسے توبہ  
 میں ڈال دے اور نہ کہ اس کے سامنے بن سنا کر پیش کرتا ہے تاکہ وہ اس کا کتاب کرے یہاں  
 تک کہ اس کو موت آجاتی ہے و وہ اس سے انتہائی طور پر ناواقف ہوتا ہے پس اسے حسرت  
 صاحبِ غنیمت پر کہ اس کی عمر اس کے لیے حسرت ہوگی اور اس کے دن اسے بدعتی کی عزت  
 سے جائیں گے۔ چنانچہ اس سے سوال کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اور تمہیں ان افراد میں سے قرار دے  
 کہ جنہیں نعمت و شکر گزرنے لگا ہے اور اللہ کی رحمت میں آخر تک پہنچے کہ توبہ نہ کرے  
 اور موت کے بعد اسے پشیمانی و رنج و ملال نہ ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب













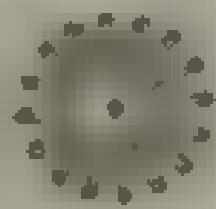




دار اور دے اور میرے اس قسمی اس کا عمل ہے تو اس وقت انسان کہے گا۔ خدا کی قسم تو تمہارا میں  
 سے میری شکر میں زیادہ ہے یہ خدا کا شکر کہ میں تیرے عہدہ کی چیز سے مشغول رہا ہوں۔ یہ تو میں  
 سے کہتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایسا وعظ کیا جس سے آسمان بہت بڑے  
 دروں میں سے ایک درجہ پر پہنچ گیا اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا وعظ کیا  
 یہ آپ ہیں کس بات کی دعوت رہے ہیں۔ فرمایا میں آپ ایک وعظ رہے ہیں پر چھوڑ دے  
 بنا رہوں جس کی رستہ ان کی رستہ ہے۔ اس کے بعد کوئی نہ بھا نہیں ہوگا۔ مگر ہر ایک ہوتا ہے  
 اور جو ہم میں سے زندہ رہا۔ تو وہ بہت کچھ اختلاف دیکھے۔ لہذا تم پر رہا بہت میرے  
 بعد میری وہ سنت جسے تم پہنچاتے ہو اور میرے اہل بیت میں سے تمہارے راہنما کی سنت  
 پرست کی امرت اپنی ڈال دھوئی کو کہ تو رخصتی کی کیا ہے پرانی کی پتہ کی کارور ہے اور حق کی  
 اعلیٰ عزت کی چیز ہے۔ فقیر ایک حبشی عہدہ میں بیوں نہ ہو۔ کیونکہ مومن کو کہ یہ لٹو اور مٹ کی طرح  
 پتہ میرے اس کو کھینچا ہے۔ وہ چل پڑتا ہے۔ حضرت میرا زہد نہیں ہے خدا کے اس قول کے  
 ضرور تم سے نعیم کے متعلق اس دن سوال ہوگا۔ کہے بارے میں فرمایا یہ محبت میں قوت  
 اور یہ قہمت ہے بعض کہتا ہے کہ گرمی کے موسم میں ٹھنڈا پانی مر دے اور رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم جب بالی بیتہ تو کہتے تھے کہ ہر ہے اس خدا کی جس نے ہمارے گناہوں کی وجہ  
 سے اسے کدہ میں کیا۔ ورا سے اپنی نعمت و احسان کی بنا پر بیٹھا اور خوشگوار بنایا ہے۔  
 سفیان بن عیینہ نے کہا اللہ کے بندوں میں کوئی ایسا بندہ نہیں جس کے خلاف خدا کی حجت  
 قائم نہ ہوئی ہو پھر یا اس نے اللہ کی الماعت کو پہل چھوڑا ہو گیا وہ اس کی نافرمانی کا  
 مرتکب ہوا ہو گیا اس کے شکر میں اس نے کوتاہی کی ہوگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
 اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اسے فرزند آدم تو میرے ساتھ انسانیت نہیں کرتا میں تو نعمتوں  
 کے قریب دوستی اور محبت کو بڑھاتا ہوں اور تو گناہ کر کے میرا بغض بقتا ہے میری شکر  
 تجھ پر نازل ہوتی ہے اور تیرا شکر و برائی میرے پاس اور پراستہ ہیں اور ہمیشہ آتا رہا۔  
 دن ایک یہ فرشتہ میری طرف سے اٹھ بیٹھ کر رہتا ہے۔ یہ فرزند آدم کہ  
 کو اپنی اوصیت اپنے غیر سے لئے جیب کے پیچھے معلوم نہ ہو کہ یہ موصوفت کو ان سے نہ



تو نور میں پر نور بن جاتے مایا تمہیں تمہارے رب کا نورانی نور ہدایت دینا اور اپنے آفتاب سے  
 دھوکہ میں نہ ڈالیں کیونکہ اس کی گرفت دردناک ہے اور اس کا عذاب شدید ہے یہ شک  
 خدا کی نعمت میں ایک حق سے ورنہ اس کا شکر ہے جو اس شکر کو داکرے کا وہ اس کو  
 زیادہ دے گا اور جو اس میں کوتاہی کرے گا وہ اس سے تمہیں سے بہت زیادہ تمہیں اپنے  
 عذاب کی دہشت سے اس طرح خوفناک دیکھنا ہوتا ہے۔ تیس طرح تمہیں نعمت میں خوش دیکھتا  
 ہے اور ان باتوں کا قول ہے کہ آیت یہ نازل ہوئی تھی کہ جو اس دن سے جس میں  
 تم اللہ کی بارگاہ میں پلٹ کے جاؤ گے۔ پھر پھر نفس کو پورا پورا دیا جائے گا جو کچھ وہ کرتا ہے  
 عزت پر قائم نہیں ہوگا۔ رسول اللہ نے فرمایا میں تائب خدا میں یا کسی ایسی آیت تیا تیا ہوں کہ  
 اگر تمام لوگ اس کو اپنالیں تو وہ سب کے لیے کافی ہے۔ لوگوں سے عرض کیا یا رسول اللہ  
 میں اللہ کا یہ پیغام دہ کون سی آیت ہے فرمایا اور جو شخص اللہ سے دُور ہے تو وہ اس کے لیے  
 نجات کی راہ قرار دے گا اور اسے وہاں سے رزق دے گا۔ یہاں سے آیت و تم وہاں  
 بھی نہیں جاؤ گے۔



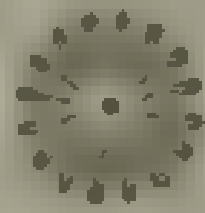
۴۵۵

دنیا کے نقاب سے زانا

ارشاد قدرت ہے: **ایں ہم نے ان کے گناہ کی وجہ سے ان کی گرفت کی، پھر ان میں سے**  
**بیکھڑ لوگوں میں ہم نے پھر برسات اور کچھ دیکھ کر ان کی آگاہی کرنے کے لیے ان کو اس کے ساتھ**  
**زمین دشمن بنائی اور جن کو ہم سے تعلق کر دیا اور سدا ان پر رحم نہیں کرتے۔ لیکن وہ خود ہی اپنے**  
**انفس پر ایمان لے گئے اور سوال سے ان کی توجہ ہٹانے فرمایا میری نعمت میں زمین دشمن**  
**و رقیبوں کا ہر شانہ بہ ہوا۔ عاقبت کیا یہ سب بچر گاہ۔ اس کے بعد ان کو فرمایا جب اس نے**  
**اپنی بات کو سن کر کہتا کہ: اے اللہ! میں نے زمین دشمن بنایا ہے تو اس کے بعد اس کی نعمت میری نعمت**  
**کے لیے ہوگی۔ اس نے زمین دشمن بنائی۔ عاقبت میں نے زمین دشمن کو بددعا اور ختم کر دیا۔ اس کے بعد**  
**کوئی انہوں نے یہ کہیں کہ: میں نے ان کو بددعا کی تو انہوں نے یہ کہیں کہ: میں نے ان کو بددعا کی**  
**تو ان کو اپنا رکھو جو کہ وہ وہ خود کی نہیں کے اور انہیں یہ کہیں کہ: میں نے ان کو بددعا کی**  
**تو ان کے تو باریک کم ہو گئے۔ اور جب اہل ذمہ سے دیکھ کر کہیں کہ: تو ان کے بددعا کا دشمن**  
**تو ان کے بددعا کے کہ، اور جب برائیاں کیا ہوں تو ان کے کہیں کہ: اور جب مر رہا ہوں**  
**کم ہونے کے کہ، تو مر رہا ہوں۔ چنانچہ جو کہ مر رہا ہے ان کے کہیں کہ: مر رہا ہے۔ چنانچہ**  
**انہیں اس کے بعد پکارت ہے۔**

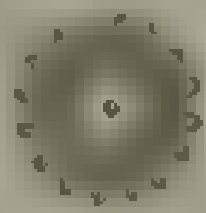


صبح کی ہے دیکھتی تیرا کیا حال ہے کہنے لگا خدا کی قسم میں نے موت سے نجات کی حالت میں  
 بھیجی کی ہے، باوجود ایسے نون کے جو مجھے کھیرے ہوئے ہیں اور یہی حال میں جو بندہ کی ہے  
 وہی ہے۔ میں ایک ہونکٹ مڑا کی طرف تیار ہوں معلوم نہیں کہاں جا کے گھسیوں گا۔ پس پھر  
 سے تیار ہو کر ہی موت میں کوان سے زریہ وہ چشمہ خطہ کے ہے۔ پھر وہ روز تیرا یوں ہی ہو گا۔  
 کے مرض موت کے زمانہ میں اس کے پاس کیا تو کہنے لگا تو اپنی نفس کو کوڑا پاتا ہے۔ ہر نو  
 نے شہر میں جواب دیا تو پھر پیچھے کہ حصہ حق کی طرف جا رہا ہے۔ اور میں دیکھ رہا ہوں کہ ایک  
 ایک منہ مڑ رہا ہے یہاں اٹھو وقت نفس کی حالت میں گزر رہا ہے۔ پس اس کی حالت کو کمزور  
 پاتا ہوں کوئی کھڑی میری تہیں گزری گزری کہ وہ اپنے زور سے کہتا ہے میرے ایک بندہ کو  
 دیتی ہے میں نے سب کچھ برقی کیا ہے۔ پس اس نے موت در زور در معاف کر موت کر۔





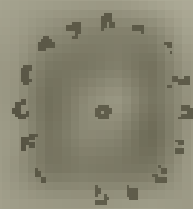
والا فیض و بلوغ و اعتدال کو حاصل کرنے میں وہ مسلسل مشغول ہو کر رہتا ہے۔ دیکھتے ہیں کہ وہ وقت کی محنت  
 اپنے لوگوں کو بھی سمجھانے کی عیاری سے مرتبہ فی خواص سے ایک بڑے سلسلے میں رہتا ہے۔  
 کون سی چیز آپ کے سینہ بانی سے کہیں کہ بہت زندگی پاس ہے۔ یہ تو میں نے ہرگز نہیں  
 بددلت سے کہتا ہوں کہ وہ بھی سیدھے سچے سے فرمایا تھا میں سے بہت بڑی عزت و وقار ہے۔ یہ تو  
 کے لیے ہیں جو سب سے بڑا اثر ہے وہ ہے جو اثر کے طور پر رہتا ہے۔ یہ رہتا ہے اور نہ تو اسے ارشاد  
 فرمایا ارشاد و ربانی ہے۔ یہ سب سے بڑی عزت و وقار ہے۔ یہ سب سے بڑی عزت و وقار ہے۔  
 سے شرمناک ہے جو کہ میں نے دیکھا ہے۔ یہ سب سے بڑی عزت و وقار ہے۔ یہ سب سے بڑی عزت و وقار ہے۔  
 عزت و وقار کے سب سے بڑے اثر کے لیے میں نے فرمایا ہے کہ وہ سب سے بڑی عزت و وقار ہے۔  
 یہ نہیں ہے۔ یہ سب سے بڑی عزت و وقار ہے۔ یہ سب سے بڑی عزت و وقار ہے۔ یہ سب سے بڑی عزت و وقار ہے۔  
 بہت کہہ رہا ہوں۔ یہ سب سے بڑی عزت و وقار ہے۔ یہ سب سے بڑی عزت و وقار ہے۔ یہ سب سے بڑی عزت و وقار ہے۔







نے ہی بچے بیمار کیا ہے کہنے لگے پھر اس سے کہ سبب پوچھو۔ بچہ سکاروں سے چھوٹتا ہے  
 وہ کہتا ہے میں تو پر ہوں وہ کہتا ہوں۔ ایک شخص بیمار ہوا تو اس سے کہا یہ تو سارے کچھڑوں  
 نہیں کرتے وہ کہنے لگا کہ کار و محمود درختی ہے۔ یہ درخت درمیان کتنی زیادہ پیدا ہے  
 کہ درختی ان کے پاس نہیں ہے۔ درختی نہیں ہے۔ پس نہ کھڑے ہتھکڑے نہ بچے نہ درخت  
 وہ کہتا ہے یہ تو کہ درختی ہی درخت ہے کہیں تو نہ کوئی سبب، نامہ بردار۔



## سوال باب

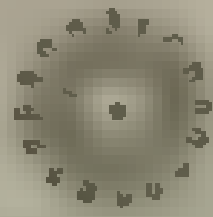
### عبادتِ سریش کا ثواب

حضرت ، بہت عمدہ دقت سے مزی بہت کریموں سے فرمایا۔ بتنا موت کہ  
 بہتوں کے از زمین ہیں کہ کا قید نہ ہے نہ میں کی گرجی جہنم کی آگ سے نہ در  
 بہت ہے۔ جو زمین کا جو کی آگ سے بہت در بہترین کیفیت بنا رہے۔ بہت عقیقہ کو بڑی  
 سے اس کا تھمتا ہے۔ در کی شخص کے بیت تیر نہیں ہو سکتا نہ ہو۔ جب میو میں کو ایک  
 دفعہ بخیر سے دیکھ کے بہت گناہ میں خرچ ہو جاتے ہیں جیسے درخت کے پتے۔ پس  
 روز بہت خوش پر کر اجتا ہے۔ تو میں باکر امن تھیں اس کا چھین پھیل اور اس کا پہلو بدلت  
 میں لڑت ہے۔ جیسے کوئی شخص اس کی راہ میں نور پیدا ہے پس روزہ پیر کی کی حالت  
 میں شہر کی بد و ت کر سے تو اسے بخش دیا جئے کہ در ملک کے خوش بھری ہے۔ اور  
 ایک رستہ کو ایک سال کا خزانہ ہے۔ کیونکہ اس کا شریک سال تک ہم ہیں بہت  
 بہت ہذا پاپ سے پہلی در جہد کی مدت کا خزانہ ہے۔ در جو شخص ایک رستہ تیار ہے  
 روزہ اسے جو کہ اسے اور میں کا شمار کرے تو یہ اس کے ساٹھ سال کے لیے کافی ہے  
 جو نہ اس کو قبول کرتے اور اس پر نہیں کرتے کہ سنہ میں اور بیمار کی نو مین کے بیت  
 تلخیر و پائیز کی در رستہ ہے اور کا تروں کے بیت غریب اور عدت ہے۔ در  
 میو میں بہت ہے۔ یہاں تک کہ اس کے ذمہ کوئی گناہ باقی نہیں رہتا اور ایک  
 رستہ کا در در سے قبول کے بارہ ہر معنیست کو کہ ادیتا ہے اور آپ سے فرمایا  
 میں رستہ میں کی بین میں پیر بہتوں میں۔ اس سے تم کھایا جاتا ہے۔ اور تندر  
 یہ فرشتے کو کہ درت ہے کہ اس کے بیت ت میں کا ثواب ہے جو موت کی حالت میں وہ  
 کیا کرتا تھا۔ در میں کے گناہ اس خرچ کرتے ہیں۔ جیسے بہت درخت سے در جو شخص کسی



کتاب قرار دے اور یہ رکے یہ مستحب ہے۔ کہ عی و ست کرتے  
 واسطے کے یہ دیکھ کر سے۔ اور یہ رکے پاس زیادہ دیر بیٹھیں گے۔

—









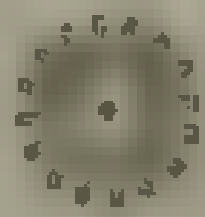




تھے متغیر اللہ رب العزت اور اس طرح آپ کے دل بیت علیہم السلام اور آپ کے  
 نیک صحابی بھی کرتے تھے۔ بسبب خدا کے اس ارشاد کے اور اللہ سے متغیر نہ کرو۔  
 پھر اس کا رکاہ ہیں تو یہ کرو۔ ایک شخص نے کہا اسے اللہ کے رسول میں گناہ کرتا ہوں۔  
 فرمایا متغیر نہ کرو، وہ کہتے لگائیں تو یہ کرتا ہوں، پھر گناہ کی طرف لوٹ جاتا ہوں۔  
 آپ سے فرمایا جب گناہ کرو تو توبہ کرو۔ وہ کہتے لگا پھر توبہ میرے گناہ میں وہ توبہ نہیں  
 گئے تو آپ نے فرمایا کہ اس کی غنیمت بخشش نہیں زیادہ ہے۔ تم ہمیشہ توبہ کرتے رہو یہاں  
 تک کہ شیطان دفع ہو جائے گا، اور فرمایا خدا بندے کی توبہ سے خوش ہوتا ہے اور  
 خدا کا ارشاد ہے کہ بے شک اللہ توبہ کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے اور اللہ سے  
 آپ کو پاک کرنے والوں کو بھی دوست رکھتا ہے اور رسول اللہ نے فرمایا توبہ کرو  
 گناہ کرتا ہے۔ پھر کھڑا ہو جاتا ہے اور غنیمت کر کے دوزخ کے دروازے پر ہوتا ہے اور غنیمت  
 کرتا ہے تو خدا کی بخشش دیتا ہے اور خدا پر حق ہے کہ وہ اس کے متغیر نہ ہو کر رہے  
 کیونکہ وہ خود درمیان سے کہ جو شخص بڑا ہی کر لے یا اپنے نفس پر غم کرے پھر اللہ سے  
 متغیر کرے تو خدا کو غنیمت اور رحیم پائے گا اور آپ سے فرمایا توبہ گناہ کرتا ہے اور  
 اسی کی وجہ سے وہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔ عرض کیا گیا یہ کیسے ہوتا ہے۔  
 اللہ کے رسول فرمایا اس لیے کہ اس کا نسب اچھا ہے توبہ کرتا ہے کہ وہ ہمیشہ اس سے متغیر  
 کرتا اور اس کی بیشکات ہوتا رہتا ہے پس خدا اس وجہ سے اسے جنت میں داخل کر دیتا  
 ہے اور میں کسی نیکی کو اتنا بہتر نہیں سمجھتا۔ بتاؤ وہ نیکی جو ایک تدبیر گناہ کے بعد ایسا  
 ہو جسے شک نہیں ہر نیکیوں کو دے جاتی ہیں۔ یہ نصیحت ہے نصیحت نہ کرے  
 دلوں کے لیے اور فرمایا جب بندہ گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہی پڑتی  
 ہے جو جانتا ہے اب اگر وہ توبہ کرے اور اسے چھوڑ دے، اور اللہ سے توبہ  
 کا دل اس سے نہایت ہوجاتا ہے اور اگر وہ توبہ نہ کرے اور نہ استغفار کرے  
 تو گناہ پر گناہ اور سیاہی پر سیاہی بڑھتی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ وہ دل نہ دیکھ  
 لیتی ہے تو وہ دل کن ہوں گے پر دے کی زیادتی کی وجہ سے مر جاتا ہے اور



تو چوتھی دفعہ وہ جھوٹوں کی فہرستیں کھانیا بنائے گا اور بیعتیں سے کہا ہے تو خود اپنا وٹوٹی ہوئی در  
 لوگوں کو اپنا دھبی بنا اور کس طرح تو لوگوں کو اپنی وحیست کے متعلق کرتے ہوئے برہم کرتے کرتے  
 سے حیا، تکبر سے تو وہ اپنی زندگی میں اسے متعلق کر دیا ہے۔ حضرت امیر المومنینؑ نے ایک  
 شخص کو متفرق کر کے دیکھا تھا کہ قرآن پڑھتا تھا اور مال تیرے سے، تم میں روئے۔ کیا جنت معلوم  
 ہے کہ استغفر رک کی کیا تقریب ہے۔ استغفر رک کی کیا درجہ ہے۔ درجہ ہے اور یہ چھ مہینے پڑھتا  
 ہوتا ہے۔ پہلا معنی پیشانی ہوتا ہے۔ چوتھا چکا ہے۔ دوسرا یعنی یہ دوزخ میں رہ کر ناکہ پڑھتا ہے  
 اس کام کی شہرت نہیں لوگوں کو درجہ ہمارا یہ کہ تو حقوق خالق کے ہیں وہ انہیں داکر سے پہلے  
 تک کہ بارگاہِ بندگی میں نہایت پاک تو نہ بات درجہ تھا یہ کہ تو تشدد کر رہے ہو تو جنت  
 کا بٹہ منان کیا جنت ہے اس کے حق کو تو کرے اور پانچواں یہ کہ وہ گورنر شہر ہے تو جرم، مکرانوں  
 کے زہر نہیں اگا ہے اسے لکھ دیتے کہ وہ کرے اور تھپتھپا کر جہنم میں دلت کا دروازہ  
 تکلیف پہنچے اور جہنم طرقت سے نافرمانی کی مٹھیں میں بکھری ہوئی ہے پھر کہتا: متفرق شد۔



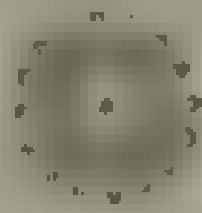


## پارہ سوالیہ باب

### موت اور اس کے واغظ کا تذکرہ

میں نے بڑے احسن اور عمدہ طریق سے کتاب کا مصنف خدا سے اپنی رحمت سے ڈھانپ لیا  
 کہتا ہوں جو شخص موت کو اپنا نصب العین بنائے تو وہ دنیا میں زبردست جتنا ہے درمقابل  
 دنیا کے بہت کمات ہو جاتے ہیں اور اس سے وہ اپنے افعال میں رغبت کرنے لگتا ہے اور یہ  
 بات سے تو یہ پرہیز کرتا ہے اور اسے اپنے دل سے ہر گز دنیا میں بیدار کے  
 پھینک دیتا ہے اور یہ کہ دنیا میں ہر گز دنیا پر اس کا دل  
 خوش رہتا ہے اور نہ اس سے دنیا میں کیا کہ وہ شہرت کے شہر کی یاد کو اپنا  
 نصب العین بنائے۔ سیلے خداوند عالم نے جناب ابراہیم اور نوح کی ذریت پر یہ حسان  
 جتنا دیا ہے کہ انھیں آخرت کی یاد کے لیے خاص کر دیا ہے اور رسول اللہ نے فرمایا ہندوں  
 کو دے دنیوی موت کو زیادہ یاد کیا کرو۔ کیونکہ اگر تم تنگی میں نہ آؤ تو ذکر موت میں کو دست  
 دے گا۔ پس تم اس پر راضی ہو گے ورنہ اسے قتل نہ ہواؤ گے درمقام تو تنگی میں نہ آؤ  
 تو وہ میں کو تمہارا مینو عنین دے گی۔ درمقام تو تنگی میں نہ آؤ گے پھر تم کو اجر ملے گا۔  
 کیونکہ موتیں میدان کو کھاتے دیتی ہیں اور اسی کو قریب لاتی ہیں۔ درمقام تو تنگی میں نہ آؤ  
 گے ورنہ اسے قتل نہ ہواؤ گے۔ درمقام تو تنگی میں نہ آؤ گے۔ درمقام تو تنگی میں نہ آؤ گے۔  
 یہ سب چیزیں دیکھ کر اس کا دل بے پرواہ کرنا اور کچھ یقین ہے۔ اور شاید باطل سے اس  
 نے جمع کیا ہو ورنہ حق سے منع کیا ہو۔ اور میرا مومنین فرماتے ہیں جتنے یہ معلوم ہوئے ہیں کہ موت  
 اس کا مندرجہ رتبہ اس کا موروث ہے۔ اور اللہ کے ساتھ اس کی پیشی ہے۔ اور اس کے اعضاء  
 و جوارح میں کے گواہوں کے تو اس کی حسرت و توبہ اور اس کے توبہ زیادہ نکلیں گے اور  
 ہمیشہ نکلے گا۔ اور فرمایا جو بھانپے کہ وہ اجاب سے مناسب ہے کہ وہ امید

کو توڑے نہ چٹائی کرے۔ پس یاد کر۔ تیرے پر رحم کرے تیرے کے سوا توں کوئی نہ  
 کیستی تیرے کا خدا ہی۔ وہ پیر ہے۔ کہ جس سے تو دور رہتا ہے۔ پس تم سے تیرے پروردگار  
 ہیں دیار پیر کی تفریق کے وان پیر ہے۔ یعنی وہ دیکھ رہی ہے موت کو بجھے میں ہیں کوئی  
 شک و شبہ باقی نہیں رہا۔ بعد میں سے کہ تو اسے خود بخود تو میں کہہ رہا ہوں کہ  
 تیرے در پہ ہے قریب کیا کیا ہے۔ پتہ نام میں سے قریب وہ قتل شدہ موت ہے۔ کہ تیرے  
 سے تیرے قریب تو موت کو تو میں سے قریب یاد کر۔ سے میں کہ یہ ہے بہترین قریب  
 کہ ہے کہ تیرے میں کی ہے۔ مستعد ہے۔ تیرے قریب قریب قریب قریب قریب  
 کہ ہے قریب قریب قریب قریب قریب قریب قریب قریب قریب قریب قریب قریب  
 قریب قریب قریب قریب قریب قریب قریب قریب قریب قریب قریب قریب



## تیسرا سوال باپ

### عمل میں ایک دوسرے سے محبت کرنا

مناجبات کا مستند بہت ہی کم ہے۔ خدا پرستوں کے لئے یہ انسان اپنے خواب و خیال سے بیدار رہنا اور اپنی مستحق سے فوق نہ ہونا اور جس کو چاہے کہ تجھے بھونٹے ہتے۔ اللہ کے نبوت سے محبت اور اس سے مخالفت کو جو تیرے ہاتھوں میں ہے اس کے یہ تیرے ساتھ ہے کیونکہ تیرے ساتھ ایک موت گئی ہے کہ بت کہ جو اولوں کے مدد کوئی ہے نہیں کرتے کہ۔ پس احسن طریقہ یہ تیار کر۔ اس گھر سے جس میں شکاد داخل ہو اٹھیں اور جس سے غریبوں میں غنا رت ہو کہ جب کہ خدا فرماتا ہے۔ البتہ میرے پاس تنہا آؤ گے جیسا کہ بتے تھے ہیں پہلی مرتبہ شوق کی تھی اور جو ہم نے تمہیں دیا کیا ہے اسے پسینہ چھوڑ کر جوڑے۔ اور بدتمیز سے ساتھ تھے۔ رت وہ سنارشی نہیں دیکھیں گے جنہیں تم گمان کرتے تھے۔ اور نبی رت سے فرمایا محبت میں چاروں کی سے پہلے اور جو ان میں بڑے سے پہلے اور فراقوت کے وقت شغل سے پہلے اور زندگی میں موت سے پہلے علی کرو اور جبرائیل میرے پاس آکر ہے۔ مرانے کے پہلے سے تم خدا تمہیں در دوستانہ کے بعد کہتا ہے جس کوڑی میں تم بے شمار رہو۔ وہ میرے پاس تمہارے سے بہت عزیز ہے۔ وہ ہر وہ گھڑی جس میں تم بے شمار ہو کر ہو۔ وہ جو کہ تمہارے جو کہی ہے۔ مرند و نیرم نے دو دوست و محبت کی۔ سے ان کو جس گھڑی تم بے شمار ہو کر ہو۔ میں گھڑی کو مہر و مکر دیتا ہوں اور میرے منہ میں کا رشاد ہے وہ شخص جو اپنی گھڑی سے گھڑی کو فغان کر دے اس پر تیرے مدد کسی بات میں کہ جس کے یہ وہ پیدا ہو رہے تو وہ اس وقت ہے کہ میں پر تیرا دست کے دن است طویل حسرت و ندامت ہو رہے ہیں۔ ہے کہ ایک جوت پت باپ سے کافی زیادہ مال کا ورست بنا تو اسے اللہ کی رہ میں خرچ کرتے رہا۔ پس اس بات کی شکایت اس کی ماں نے اس کے باپ کے ایک دوست سے

کی، ورہنے لگی ہیں اس پر غور و فکر سے دُور تھی ہوں۔ اس دوست نے اسے حکم دیا کہ اس مال میں سے  
کچھ اپنی ذات کے لیے بھی رہنے دے، تو وہ بھلاں بخت کا آپ کیا کہتے ہیں اس شخص کے متعلق  
جو کسی شہر کی سرائے میں ساکن ہو، اور چاہتا ہو کہ وہ شہر میں داخل ہو۔ اور وہ اپنی تمام مال و متاع  
کے ساتھ شہر والے گھر میں بھیجے تو یہ بات اس کے لیے بہتر ہے۔ یہ خود نہیں چاہے اور اپنا  
مال و متاع پیچھے چھوڑ جائے جب کہ اسے معلوم نہیں کہ پیچھے سے کوئی اس کو اس کی ضرورت  
بھیجے گا۔ پس وہ دوست سمجھ گیا کہ وہ اپنی مثال میں سمجھا ہے تو اس نے اُسے حکم دیا کہ تم  
صدقات میں اُسے خرچ کرو۔ لہذا اُسے بھائی محمد پر لازم ہے کہ ہمیشہ صدقہ دیا کرے کیونکہ  
اس سے ان کا دواؤں دینا اور آخرت کی نیک نیتیوں کی دلیل ہے اور تھوڑے صدقے کو تحفہ نہ  
سمجھو، کیونکہ تھوڑا تھوڑا مال زیادہ ہو جاتا ہے دردن رغبت کے ساتھ وہ جب زکوٰۃ  
کے نکالنے میں ہمدی کر دے۔ کیونکہ صدقہ مؤمن کے ہاتھ سے نہیں نکلتا۔ بسبب تک شریعت  
نہیں چڑھ جاتے۔ جن میں سے ہر ایک فرزند آدم پر دانت کا کتا ہے اور اسے زکوٰۃ  
نکالنے سے روکتا ہے، اور اسے بھائی محمد چیزتہ صدقہ میں دواؤں سے زیادہ دے گا اور تھوڑا  
مالیعت کو جب مؤمن بڑا سمجھے تو وہ شکر کے نزدیک چھوٹی ہوتی ہے اور جب مؤمن کے  
نزدیک سے بڑی ہو تو شکر کے نزدیک بڑی ہو جاتی ہے۔ روایت میں ہے کہ حضرت موسیٰ  
نے شیطان سے پوچھا کہ مجھے وہ کن ہوتا ہے کہ جب فرزند آدم اس کا مرکب ہو جائے تو تم  
اس پر غالب ہوتے ہو۔ وہ کہنے لگا۔ جب وہ اپنے اوپر آئے اور اپنے مال و زکوٰۃ  
کو بڑا سمجھے خدا اپنے گناہوں کو بھول جائے۔ اور پھر فرزند آدم پر چھا جاتا ہو۔ اور پھر فرزند  
سائل کو جھڑکنے سے یا اُسے ناامید پانانے سے اگرچہ کچھ رکھ رکھاؤ ہو مگر ایسی چیزیں ہوتی ہیں  
اگرچہ وہ سب میں پیچھے رہے۔ بلکہ اُسے خوب صورتی سے واپس کر دے۔ جب تیرے پاس  
اُس کو دینے کے لیے کچھ نہ ہو۔ یہ چیز تجھ پر نعمت خدا کا زیادہ باقی رہنے دے گی کیونکہ  
بعض وقت سے سواں کرتے والے فرشتے ہوتا ہے کہ یہ خدا کے تیری طرف دُور کی طرف  
بھیجا ہوتا ہے تاکہ اس سے تیرا متعلق کرے۔ اور وہ دیکھے کہ تیرا مال اس نے کتنے  
ہے اس کے ساتھ تو کیا کرتا ہے۔ حدیث میں ہے کہ جب خدا نے حضرت موسیٰ سے

منہ پر تکیہ کرنا یا اسے ٹوٹنے سے روکنا اور نہ اسے ٹوٹنے کی وجہ سے  
 سے ڈرنا دینا۔ کیونکہ کبھی تمہیں رس پائے وہ کتابت۔ جو نہ انسانیت اور نہ جن و بہک خدا کے رحمت کے  
 فرشتوں میں سے کوئی فرشتہ تم سے آکر قبول کرتا ہے اس سے جو تم پر تکیہ ہے اور وہ تم سے امتحان  
 کرتا ہے اس پر جو تمہیں رزق دیتا ہے اور رایت ہے کہ ایک نام اپنے مائیکول کے  
 ساتھ بیٹھ جوتے سے تو ایک مسکین آیا اور اس نے پچھ لیتے کے یہ سوال کیا تو وہ عالم ان سے  
 کہنے کے تمہیں معلوم ہے کہ یہ سائل کیا کہتا ہے۔ یہ کہتا ہے کہ مجھے کچھ دو۔ جو میں تم سے بیٹھ  
 آخرت کے سفر کی طرف اٹھ سکے۔ یہاں پر تمہارا ذخیرہ ہو کہ علی غرضہ محشر میں تم اس کے  
 پاس جاؤ۔ پس اسے بھائی میرے بیٹے ضروری ہے کہ تم ان فقرہ کے ہاتھ زیادہ سے زیادہ  
 اپنے والدین کے لئے بھیج دو کہ تمہیں جواب دیدار و انعم باقی و دائم میں جنت ہو۔ غلیل  
 بن احمد سے پتہ چلا کہ تو کبھی اس سے کہ تمہیں مل جاتا ہے جو ایسے شخص کے لئے ہے جو سب  
 کے سب سے دشمن ہیں یہ تو تمہارا سے بعد واسطہ اپنی بیوی کے شوہر کے سب سے اپنی  
 بیوی کے شوہر کے بیٹے اور باپ کے بیٹے کی بیوی کے بیٹے اور یہ سب تیری موت کی تمنا  
 کرتے اور تیری زندگی کو قبول سمجھتے ہیں پس اگر تم عقل مند اور اپنی نفس کے لئے غفلت  
 نہ تو اپنی آخرت کے لئے اور ارادہ کے لئے پراپت ساتھ ملو اور ان میں سے کسی کو  
 اپنی ذات پر ترجیح نہ دو ایک مرد دعا لیتے ہی عام سے کہا کہ مجھے وصیت و نصیحت  
 کرو۔ وہ کہتے تھے۔ میں تمہیں ایک ہی چیز کی وصیت کرتا ہوں۔ جان لو کہ رات دن یہی  
 پتلا دل کر رہتا ہے۔ پس تم بھی ان میں مل کر دو اس بات میں جس میں عقل مند غور کرتے تو اسے  
 معلوم ہو گا کہ یہ بہت بڑا موقع ہے۔ ایک عالم نے کہا کہ جو کسی کے دل میں ہمارے چیزوں  
 میں غفلت سے زیادہ رہے اور زیادہ مشغولی ہوں تو چیز بہت بڑا کہتے تھے کہ ایک ہی چیز اور  
 وہ کل سال کا شمار کرتے تھے۔ اتنی ہی خوشی کس چیز میں ہے کہنے لگے موت کے وقت  
 خوف سے ہونے ہو گا کہ پھر اس سے دو شدہ رہے۔ جو یہ تیری دل سے بچھے تھا تو  
 تو ان کا قیام و اس سے تیرے دل میں خوشی سے بچھے تھے۔ پس اپنے اپنے کوشش کرو کہ  
 یہ چیز تیری موت کے وقت رونے کی وجہ سے خوشی سے بچھے ایک شخص نے حضرت صادق

سے عرض کی کہ مجھے وصیت کیجئے۔ آپ نے فرمایا اپنا سامان تیار کرو ورنہ لیلِ شرک کے لیے  
 زادِ زیادہ تیار کرو اور اپنی ذات کا خود دوسی بن جاؤ کسی غیر کو امین نہ بناؤ وہ تیری قبر  
 کی طرف تیری تکیاں بھیجے گا کیونکہ تیری اولاد میں سے کوئی بھی نہیں بھیجے گا اور تجھے کفن و تشیع  
 ہے۔ دو آنکھوں والے شخص کے لیے دو دنوں میں سے ایک میں کوہِ پناہ بہت نیک  
 اعمال کا زور راہ کھٹا کرو اور فرائض مال سے صدقہ دو کیونکہ کوہِ پناہ قریب ہے قتلِ منہ  
 کے لیے ضروری ہے کہ وہ دن کے اول اوقات کی حفاظت کرے اور نیک کاموں کی طرف  
 جلدی کرے۔ پس نیک اور صدقات زیادہ دے کیونکہ عمر کے چند بخش ہیں اور کہا جاتا ہے  
 کہ نڈاں شخص مر گیا جب وہ قبر میں برنگِ جیزیں مر رہا ہے اپنی آنکھوں سے دیکھتا ہے تو  
 کہتا ہے مجھے دنیا کی طرف پٹا دونا کہ میں اپنے مال سے صدقہ دوں۔ پس اس سے کہا جاتا ہے  
 یہ بات اب دور کی ہے پس اسے نہا چپ قفل تو وقت باقی رہا ہے اسے نہایت سمجھ کر کہتے  
 تیری بقیہ زندگی کے لیے بھی بچا نہیں ہے پس اس کا تدارک کرے تو تجھ سے چھوٹ چکا  
 ہے اور کوشش کر کہ تیری نظر آخر متبر ہو۔ ورنہ اسے بے دنیا پریشاں کرنے سے زیادہ مفید  
 ہے کیونکہ دنیا فنا ہونے والی ہے اور آخرت نے ہی باقی رہتا ہے اور نیک بخت وہ ہے جو  
 آگے کے لیے تیاری کرے اور موت سے پہلے نیک اعمال آگے بھیجے کہ جس پر اس نے جانا  
 ہے کہ جس دن نہ مال نہ مدد دے گا ورنہ وہ زمین کہتے ہیں کہ مال جمع کرتا اور اس کا ہدف  
 ہر بخشنے والا ورنہ خدا میں اسے خرچ نہ کرنا ایسا ہے جیسے خدا فرماتا ہے ورنہ لوگوں  
 کے متعلق کہ جو بخشنے کرتے ہیں اس میں جو اللہ نے اپنے فضل و کرم سے انھیں دیا ہے وہ کمات نہ  
 کہ دکر یہ ان کے لیے بہتر ہے۔ بلکہ ان کے لیے بدتر ہے۔ منتریب قیامت کے دن  
 ملوث بنا کر ان کے گلے میں ڈال دیا جائے گا وہ مال جس میں وہ بخل کرتے تھے رزیت ہیں  
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ خداوند عالم تمھارے سے ماں پر بڑا زہریدہ سانپ بن  
 کے تمھارے گلے میں بطور شوق ڈال دے گا۔ پس وہ سانپ کہے گا۔ میں تیرا وہ مال ہوں  
 جس کو صدقہ کرنے سے ٹوٹنے روک رکھا تھا۔ پھر وہ اپنے ڈاڑھوں سے اسے کھائے  
 گا پس وہ اس سے بہت زیادہ پیچھے ہوگا۔ لہذا تم پر لازم ہے۔ اسے جنت اس کی نعمتوں

کے طلب گار کہ تو جنت دین اور اس کی زینت کو ترک کر دے کیونکہ خداوندِ عالم نے اپنی  
 کتابِ عزیز میں اس کی مذمت کی ہے اور فرمایا جو لوگ زندگی دیتا اور اس کی زینت کو  
 پیوستہ ہیں تو ہم ان کے انگوٹھوں کو اسی میں پھرا کر دیں گے اور اس میں ان کے لیے کوئی کمی اور  
 نقص نہیں ہوگا یعنی مال و عزت و منزلت میں نقص نہیں ہوگا۔ وہ ایسے لوگ ہیں جن کے لیے  
 آخرت میں جہنم کی آگ کے غداؤں کچھ نہیں درج ہوئے ہیں۔ وہ اس میں کرتے رہے  
 ہیں۔ لیکن ان کے دنیا کے اعمال باطل ہو جائیں گے۔ فرمایا جو آخرت کی کھیتی پناہ بتا رہا ہے  
 اس کی کھیتی بڑھا دیں گے اور جو دنیا کی کھیتی چاہتا ہے۔ تو اس میں سے ہم اسے دیں گے اور  
 آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہیں۔ حرثِ آخرت سے مراد آخرت کے لیے مل کرنا کہ اس سے  
 نشانِ جنت میں داخل ہونے کا مستحق ہوتا ہے کیونکہ حرث سے مراد زمین کی زراعت سے  
 نئی کھیتی کرنا ہے۔ فرمایا، اہل جنت امورِ دنیا میں سے کسی چیز پر پیشان نہیں ہوں گے  
 نہ اس کٹری کے کہ بد دنیا میں ذکر خدا کے تیران سے نہ رکے۔ نہ ہی اکرم نے فرمایا کوئی  
 دن نہیں گزرے گا کہ یہ کہ خداوندِ عالم نہ کرے۔ اسے میرے بندے کو نہ بخشے  
 انصاف نہیں کیا۔ میں تجھے یاد رکھتا ہوں اور تو مجھے بھولے اور سے ہے اور میں تجھے  
 اپنی عبادت کی طرف متوجہ ہوں اور تو میرے غیر کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور میں تجھے اپنے ثواب  
 سے دیتا ہوں اور تجھے حکم دیتا ہوں کہ میرے سامنے نہ تہ دے۔ پس تو میری طاقت  
 نہیں کرتا اور میں تجھ پر رزق کے دروازے کھول دیتا ہوں اور اپنے دروازے  
 بالیسا سے تجھ سے قریب ہوتا ہوں اور تو شر و فساد سے پیش آتا ہے اور میں تجھ سے  
 مصیبت کو نکالتا ہوں اور قریب سے کہوں پر ڈھکنا ہوتا ہے۔ اسے فرزندِ دانا کل میرے  
 پاس کیا ہے یہ ہم کا جب تو مجھے قریب دے گا ایک عالم کا قریب سے اسے بھائی مرنے  
 کی موت پر تمہیں روتے کیونکہ تو مجھے قریب ہے اور اس سے کوئی چارہ کار نہیں۔ بے ہوشی و اعمال  
 غافلانہ کے فوٹ نہ رہنے کی حسرت پر روتے ہیں۔ ایک بھائی سے اعمالِ نیک  
 کا راز دے گا کہ جس سے وہ بندہ رتوں کے مستحق ہوں اور جو کہ وہ چاہے کہ جسے  
 ایسا کرے کہ جس سے نیکیاں ملے اور وہ تیار نہیں کیا اور اتر چکے ہیں۔ ایسے گھر



میں جسے آباد نہیں کیا تو اس وقت وہ ہیں گے ہائے حسرت اس بات پر کہ ہم نے خدا کے  
 معاملہ میں کوتاہی کی۔ نبی کریم سے فرمایا: رت ملک موت پکارتا ہے کہ اسے مرے دوں  
 آج کے دن تم کس پر رشک کرتے ہو جب کہ تم مصلح کی ہوان کی کو اپنی نیکیوں سے دیکھ  
 چکے ہو تو مردے جواب دیتے ہیں کہ ہم زمین کی مسجدوں پر رشک کرتے ہیں کہ وہ نماز  
 پڑھ رہے ہیں و رسم نہیں پڑھ سکتے۔ و روزہ رکھ رہے ہیں ویت نہیں اور ہم نہیں دے سکتے  
 اور وہ ماہ رمضان کے روزے رکھتے ہیں و رسم نہیں رکھتے اور جو کچھ ان کے ہاں و غیر  
 سے بچے جاملت وہ اس کا مقدمہ دیتے ہیں و رسم نہیں دیتے اور وہ اشد کو زیادہ یاد کرتے  
 ہیں اور ہم نہیں کرتے پس ہائے حسرت واقف اس چیز پر جو دار دنیا میں ہم سے قوت ہوتی  
 ہے۔ اور لکھنا کہ اپنی بیٹے سے کہا ہے بٹیا کرتی جنت کو چاہتا ہے، تو تیرا رب رحمت  
 کو چاہتا ہے۔ پس تو اس چیز کو دوست رکھ جسے وہ پسند کرتا ہے تاکہ وہ تجھے وہ چیز دے  
 جس سے تجھے محبت ہے۔ و اگر تو جہنم کو پسند کرتا ہے۔ تو تیرا رب گناہ کو پسند کرتا ہے  
 پس اس کو پسند کر جسے وہ پسند کرتا ہے تاکہ وہ تجھے نجات دے اس سے جسے وہ پسند  
 کرتا ہے اور جان لو کہ موت کے بعد وہ چیزیں ہیں جو زیادہ عظیم اور زیادہ عظیمیست کہیں۔  
 تنہا ہند نام پتی کتاب ننگ ہیں۔ شرافت ہے اور حضور پھونکا گیا ہے آسمان و زمین میں جو  
 کوئی بت وہ مری جائے گا۔ مگر جسے خدا چاہے پھر اس میں دوبارہ پھونکا جائے گا اچانک  
 وہ کٹھے ہو کر دیکھنے نہیں گے قابل و شوق راویوں سے امام زین العابدین سے روایت  
 کہ بت کہ صورت ایک بہت بڑا سنگ ہے جس کا ایک سر اور طرفین ہیں و رسم کی ہر  
 طرف نیز زمین کی حرمت ہے اور ویرانی حرمت جو آسمان کی حرمت ہے کے درمیان کا فاصلہ  
 ساتویں زمین کی سرحد سے کہ ساتویں آسمان کے ویرانی سے جتن ہے اور اس میں مخلوق  
 کے روحوں جتنے سوراخ ہیں اس کے منہ کی وسعت آسمان سے کہ زمین تک ہے و رسم  
 اس میں تین دفعہ چھوئے جاتے ہیں کہ جس سے لوگ گھبرا جائیں گے دوسری دفعہ کے چھوئے  
 سے مریا ہیں گے اور تیسری دفعہ چھوئے گئے سے دوبارہ زندہ ہو جائیں گے۔ جب کہ  
 دن ختم ہوں گے تو خداوند عالم امرائیل سے کہے گا کہ صور میں گھیر دینے کے لئے کہے۔

ہاں چاہے وہ سب کچھ کو اس میں سمیٹ لے کر اس کے ساتھ خود ہو گا تو وہ کہیں  
 کے قدر و قدر سے بل کہان زمین کی موت کا کھمبہ دیا ہے۔ پس سب کچھ کو اس  
 کے پاس لے کر آئے گا اور کچھ کی طرف منہ کرے گا۔ پس خود میرا دین دلی پیر تک پہنچے گا  
 و شاد و قدر سے اور خود پیر کو لے کر آئے گا۔ زمین میں یہ کوئی تھا وہ کھمبہ تھا مگر یہ  
 قدرت نے وہاں درسیب میں کے پاس ذیل پر کر رکھا ہے۔ خدا کے اس قول تک جو کوئی نہیں  
 لے کر آئے گا تو اس کو اس سے بہتر ہے کہ خود وہ میں دلی کی کھمبہ سے مانوں ہوں گے  
 و زمین کی پختہ گئی کی اور پروردگار نے وہی پختہ سے ختم ہو جائے گی اور ہم  
 کا رہا ہوا بل کر دے گی و روک جائے گی اور بعضی جمل پر کر رہے ہوں گے گویا  
 وہ نشہ میں ہیں نہ تکرارہ نشہ میں نہیں ہوں گے لیکن وہ عظیم ترین کھمبہ ہیں ہوں گے  
 و تہوں کی ڈھیلیاں کھمبہ سے سفید ہو جائیں گی و شیاہین ہاگ کہ اطراف زمین  
 کی حرکت کر جائیں گے و گردنے مخلوق کے ہر جگہ میں تہ روک رکھتا ہو و خود  
 پختہ ہونے کی تہ کے ہول سے رواج ہم سے گاہ ہو جائے۔ پس وہ اسی حالت  
 میں رہے گا۔ جب تک بہت ہو پھر نہ مر جائے گا و دے گا یہ موت کا خود پختہ  
 ہوں و اس حرکت سے نہ کی جو زمین کی حرکت ہے تو زمین میں کوئی انسان جہاں اتر شیعان  
 و تہ ہاں جہاں روح ہے باقی نہیں رہے گا۔ مگر یہ کہ وہ تہ ہاں مر جائے گا پھر اس حرکت  
 سے آواز نہ آئے گی جو موت کی حرکت ہے و جو کوئی موت پختہ ہو گا وہ حرکت ہے و شاد ہو گا  
 پس کھمبہ خدا تو بہت اور وہ پیر میں کھمبہ اس میں و شاد ہو گا۔ پس تہ پیر سے  
 کہ وہی قرینہ ہاں کہ اس تک موت میری مخلوق میں سے دن یا نہ ہو۔ اس سے تو  
 ہر حال میں کہ اس سے پیر و گردن و تہ جہاں وہ نہ ہر دے ہو کچھ نہیں مرے گا۔ پیر میں  
 میرا تہ ہاں و زمین میں باقی رہا ہو گا۔ پس تہ ہاں تہ ہاں دے گا کہ موت کی روح ہاں  
 قبضہ کرے جس سے کہ اس تک موت قبضہ کرے۔ پیر شاد و قدرت ہو گا اسے  
 اس سے موت نہ ہاں باقی رہے بہت تک موت عیش کرے کہ پیر انصاف و مسکین بند تک  
 موت باقی ہو کہ پیر شاد و زمین میں سے پختہ ہو کہ موت پیر سے حکم سے

مرید پس ملک الموت مرید کے درجہ میں کی روح نکلے گی تو اتنی بڑی بینہ مارے گا کہ جسے گھر  
 اور دوا و دوا اپنی موت سے پہلے سنتی تو سب جگہ ہونی پائی اور ملک الموت بتا کر گئے معلوم  
 ہو کہ اولاد و دوا کی ارواح کے نکلنے میں یہ کڑوہٹ شدت مرستی سے تو یہ مومنین کی  
 روتوں کو قبض کرنے میں شغف کرتا۔ چوبندر کی مخلوق میں سے آسمان و زمین میں کوئی باقی  
 نہیں رہے گا، تو قہار کے چوبندر جو ان کی طرف سے خدا کے گناہ سے دنیا ہوا بدشاہ  
 اور بادشاہوں کے بیٹے۔ کہاں ہیں جب بدشاہان کے بیٹے کہاں ہیں فوج بزرگوں دنیا کے ملک  
 ہوئے کہاں ہیں وہ جو میرا رزق کھاتے کے اور وہ اپنی موت میں سے میری نہیں نکالتے  
 تھے پھر فرشتے کو کس کی بادشاہی ہے۔ کوئی جواب دیتے وہ نہیں ہوگا۔ پھر وہ خود ہی  
 جواب دے گا درقرآن ہے۔ خدا کے بندوں کی بادشاہی ہے پھر خداوند ہر مومن کو کہ  
 دے گا۔ وہ اپنے فوج و فریم کے ساتھ خود اپنے کے ہے۔ بیٹے پھر کھوتی ہے اور پھر انہوں  
 کو کہ دے دے پس وہ دونوں کی طرح ہیں۔ جہر زمین و زمین کے ساتھ یہاں دنیا کی  
 کہ جس پر گناہ نہیں ہوئے ہیں اور ہر سب بدشاہ برکتی کا خدائی بھاریا پناہ ہے نہ کہ ہر  
 ہوں کے درخت جاتا ہے جس طرح اسے پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا۔ اس طرح آسمان و زمین و پانی  
 کے جس طرح کڑوہ خود کھاتا ہے کہ جس دن زمین و آسمان میں دیتے ہیں اس کے عروج  
 خدائے واحد و ہمار کی بارگاہ کی طرف تھیں گے اور اپنے عرش کو پانی کی طرف ہوا دے گا  
 عروج کا آسمان و زمین کی خفایت سے پہلے مستحق تھی جس کی عظمت و قدرت سے کہ آسمان  
 کو تک دے گا وہ زمین پر ہر دین تک۔ رنگ۔ رنگ۔ یہاں تک کہ ہر چیز کے لیے ہر  
 بدشاہ کے کہ پس مخلوق کے جہر ہیں خدا کے ہر شے کے ہر شے کے ہر شے کے ہر شے کے  
 اجزاء کے قریب ہو جائیں گے۔ ہر چیز و ہر شے کی قدرت سے ہر شے کے ہر شے کے ہر شے کے  
 کہ ہر ایک کی قبریں ہر مرد و زن ہر ایک ہر شے کے ہر شے کے ہر شے کے ہر شے کے ہر شے کے  
 ہر شے کے ہر شے کے ہر شے کے ہر شے کے ہر شے کے ہر شے کے ہر شے کے ہر شے کے ہر شے کے  
 گے کہ ہر شے کے ہر شے کے ہر شے کے ہر شے کے ہر شے کے ہر شے کے ہر شے کے ہر شے کے ہر شے کے  
 ہر شے کے ہر شے کے ہر شے کے ہر شے کے ہر شے کے ہر شے کے ہر شے کے ہر شے کے ہر شے کے

یہ تین ہزار قبیل عزرائیل اور ہمالیہ میں عرش زندہ ہو جائیں پس وہ حکم خدا سے زندہ ہو جائیں گے پھر خدا  
اس میں کوئی حکم دے گا کہ وہ صور کو اپنے ہاتھ میں لے لے۔ اس کے بعد تمام مخلوق کی ارواح  
کو اکٹھا کر کے وہ صور میں داخل ہو جائیں پھر خداوند عالم اسرافیل کو حکم دے گا کہ وہ زندہ ہونے  
کے لیے صور پھونکے اور ان دو دفعہ صور پھونکنے کا درمیان بیس سال ہوگا۔ فرمایا پھر  
انہیں سور کے سواروں سے نکلیں گی۔ پہلی ہونٹی ہڈیوں کی طرح اور وہ آسمان و زمین کی درمیانی  
فصل پر گر دیں گے۔ پس زمین پر رُوح جیہوں میں داخل ہوں گی۔ درآئیں گے وہ قبروں میں  
سوئے ہوئے مردوں کی طرح ہوں گے۔ اپنا رُوح اپنے ہی جسم میں داخل ہو گئے پھر وہ ان کے تختوں  
پر واپس ہوں گی۔ تیرہ شد کے حکم سے زندہ ہو جائیں گے پس زمین ان سے پھٹ جائے گی  
تین طرح فرماتا ہے جس دن وہ قبروں سے پھر کی بندگی نکلیں گے۔ گویا وہ اپنے حسوں کی طاقت  
پر رہیں گے ان کی آنکھیں کھلی ہوں گی۔ ذلت سے انہیں گھبرائی ہوگا یہ وہ دن ہے  
جس کا کہن سے وعدہ کیا تھا فرمایا پھر اس میں دو بان پھونکا جائے گا۔ پس اچانک وہ  
اندر سے دیکھ رہے ہوں گے۔ پھر وہ غرغر شہ کی طرف بھاگے جائیں گے پس خداوند  
عالم صور کو حکم دے گا کہ وہ چوتھے مرتبہ سے پٹ آسمان کی طرف اتر آئے۔ اس کی مرقی  
وہاں کے مردوں کے قریب ہو جائے گی۔ پس انہیں اس کی کرن سے ایک ہیبت تفسیر  
ہو جائے گی۔ یہاں تک کہ اس کی کرن در زمین سے کی شدت سے انہیں پیچھے لے جائے گا  
یہاں تک کہ پچھلے بیسیوں میں ڈوبے ہوئے ہوں گے۔ پھر وہ مرتبہ پانچ ٹکڑے ٹکڑے  
کے درجہ سے ایک پناہ بان در حال ہونے پر پھیر دیا۔ فرمایا وہ اس وقت  
تین بار کرن سے ان کے سر پر ٹکے ہو جائیں گے پھر آسمان سے سارے مردوں کے  
رُوح اُٹھ جائیں گے اور وہ اپنے درجہ سے رُوح کو پانچ ٹکڑے ٹکڑے  
درجہ سے۔ وہاں تک پہنچ جائیں گے۔ ان میں سے پہلے پہلے یہاں تک پہنچیں گے  
پھر وہ ٹکڑے ٹکڑے ہونے لگیں گے۔ پھر وہ رُوح سے رُوح ہوتے ہوئے  
پس انہیں تیسری مرتبہ سے ان کے درجہ سے رُوح کو پانچ ٹکڑے ٹکڑے  
کہ جسے تیسری مرتبہ سے ان کے درجہ سے رُوح کو پانچ ٹکڑے ٹکڑے



اپنے دل میں تجھے اپنی ذات پر ترجیح نہیں دی۔ وہ کہے گا بے شک اس میرے باپ  
جو کہ جو کہ ہاں سے بہت دقیق ہے۔ پس تجھے کسی چیز کی ضرورت نہ ہو کہ وہ کہے گا بیٹا میرا  
ترتر و بہانہ اور میری برائیاں میری نیکیوں سے بھاری ہیں بلکہ یہ کہتے ہیں تیری نیکی کا  
پتہ نہ صرف ایک نیکی کا نتیجہ ہے نہ کہ وہ اس سے بھاری ہو جائے۔ اب میں تجھ سے یہ بات  
ہوں کہ تجھے ایک نیکی وہ دینا کہ اس غنیمت کے دن میں ترتر و بہانہ کی جگہ پر اسے تو دینا ہے  
کہ اسے باپ خدا کی تمہارے نہیں ہو سکتا یہ تمہاری بھی سی بات سے ڈرتا ہوں جس کا کہتے تھے نہ ہوتے  
اور مجھ میں یہ طاقت نہیں کہ میں اپنی نیکیوں میں سے کچھ دے سکوں۔ فرمایا پس باپ روتے  
ہوا ایشیائی کے سامنے کہ وہ اس سے دینا۔ میں کیا کرتا رہا۔ وہاں سے پلا بھاٹے گا اور اس طرح  
کہا کہ بے گناہوں میں وہ اپنے بیٹے سے ملتا ہے کہ اسے کی تو ہے کہ اسے بیٹا کیا میرا شکم  
یہ ثابت نہیں تھا وہ کہے گا بے شک اسے چھوڑ دے کہ کیا یہ سے پائتاں تیری میری ہذا کہ  
یہ سب نہیں تھے۔ وہ کہے گا بے شک سے ماں۔ پس وہ کہے کہ اب میرے گناہوں سے  
مجھے شکیں کر دیا ہے میں چاہتی ہوں کہ میرے ایک ہی گناہ ہو تو یہ گناہ مر رہا ہے اسے  
اس لیے مجھ سے دور رہی یا کہ یہ کہ میں اپنی ہی ذلت میں شغول ہوں پس وہ روتے ہوئے  
پلاٹ بھاٹے کی اور یہی بات تو اس کے اس قول کا کہ میں دن کے درمیان کوئی نہ سب نہیں  
ہو کہ ورنہ ایک دوسرے سے وہ چیزیں سے فرمایا اور ثواب دینا بیٹوں سے اپنے ورثہ  
کا اسے تو دینا۔ نیا میں تیرا شکر ہے کہ اس میں کی یہی قرینہ کہے کہ اسے اسے کی  
تو یہ کہتے ہیں شکر ہے کہ وہ کہے گا۔ پھر میں تجھ سے ایک ہائی چاہتا ہوں، شاید میں  
اسے دے دوں۔ یہاں سے نہ مل سکوں۔ وقت سے اب یہ شکر میں نے مر رہا ہے کہ نہ اسے  
میں کہ نہیں تو دیکھ رہی ہو وہ کہے کہ تمہاری قدر میں تمہارے میں اس کی ہمت نہیں تو یہ میں  
اسے اسے تو دے رہی ہوں جیسے تجھے موت ہے تو وہ خیرات و رحمت دل سے ساتھ دے دیتا  
ہو تو اسے اسے میری بات خدا کے اس قول کی تامل میں اور دے دیتی ہے کہ پورا دل اسے  
سہوا کر دے کہ اس کے اسے اسے کہ تو اس سے کہ کوئی چیز اسے دے دے کہ نہیں ہو۔ چاہے  
وہ اسے کہیں کہیں ہو۔ یہی وہ اسے کہیں کہیں ہو کہ اسے دے دے کہ وہ اپنے خیرات و







کہ اس قدر کہ وہ درختوں کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں اور ان کے پتوں کی طرح  
 شہر نہیں کر سکتا یہ پتے کے پتے کی منت کے لیے فریاد ہے۔ خداوند ہر روز  
 بت ہر گھنٹے پر درختوں میں یہ درختوں کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں اور ان کے پتوں کی طرح  
 میری خیانت و بھولائی ہیں اور میری مروت کرتے ہوئے میری خدمت ہیں۔ بتے ہیں  
 اور میرے شکر کرنے والے ہیں۔ میری نافرمانی کرتے ہیں اور میری پناہ رحمت  
 سے بد میں نہیں کرتے۔ گروہ تو یہ کہ میں تو ان سے سرکشی کرتا ہوں۔ گروہ ہیں اور ان کو  
 میں ان کا پیار ہوں۔ خداوند ہر گھنٹے کے ساتھ ان کا دل کرتا ہوں تاکہ ان کے پیار  
 سے پاک کروں۔ ان کی لچک میں ان کا دل کرتا ہوں تاکہ ان کے پیار سے پاک  
 خواہش نہ ہو کہ میری سے فتنہ میں بہرے ہوں۔ دنیا آخرت کے ہر رستے۔ نفس سنانا اور  
 ہے رستہ و دین پوچھتی ہیں۔ بہت آتش در جہنم خور رہے ہیں۔ خداوند ہر روز بتے ہیں  
 تیار نہیں ہوتے اور میری پوچھتی ہیں۔ جس میں خداوند ہر گھنٹے میں اس طرح آنحضرت نے  
 بھی فرمایا ہے کہ ہر گھنٹے میں میری نافرمانی کے ذریعہ کے پادشہ و اور واد کے  
 کہ میرے پیاروں کے پتے ہیں۔ درختوں میں ہر گھنٹے میں اس طرح میں جمع کر دیا  
 سے سے وہ دگوں جو میں سے ہوتے ہیں تمہارے سے میں خداوند ہر گھنٹے میں ان کے  
 کر دیں اور جو یہ کہیں گے تو وہی خسارہ میں ہیں اور نہ ہوا کچھ ایسے تو نہیں ہیں اور انھیں بت  
 اور خداوند ہر گھنٹے میں خداوند ہر گھنٹے میں نہیں کرتے۔ خداوند ہر گھنٹے میں انھیں سے بت  
 خداوند ہر گھنٹے میں خداوند ہر گھنٹے میں ان کے کچھ نہ پائے ہیں ان کا دل خداوند ہر گھنٹے میں  
 اس کی خدمت نہ کرے۔ جس کے دل کو ہم نے اپنی یہ دست نازل کر دیا ہے اور وہ اپنی خواہش کا  
 تباہ کرتا ہے اور میں ہر گھنٹے میں کہتا ہوں کہ میری نہیں نے فرمایا خداوند سے اپنی ذکر  
 کو میں نے بل فرار دیا ہے۔ وہ ہر گھنٹے میں خداوند ہر گھنٹے میں خداوند ہر گھنٹے میں  
 اس کے ذریعہ درختوں کے پتوں کے ذریعہ میں بتا ہے اور خداوند ہر گھنٹے میں  
 اس کے ذریعہ درختوں کے پتوں کے ذریعہ میں بتا ہے اور خداوند ہر گھنٹے میں  
 بتوں کے ذریعہ میں بتا ہے اور خداوند ہر گھنٹے میں بتوں کے ذریعہ میں بتا ہے اور خداوند ہر گھنٹے میں

باتیں کر سکتے ہیں وہ اس حالت میں جیت کر رہے ہیں کہ بیداری کی روشنی ان کے کانوں آنکھوں اور  
 دلوں میں بکھری ہوئی ہے۔ وہ شد کے دھوکے دیکھتے اور ان کے تقدیر و مرتبہ سے ڈرتے ہیں اور یہ  
 بات ان کے دلوں میں دیکھوں کی جگہ پر ترقی ہے (ب) جو بیدار راستہ اختیار کر کے گناہ سے  
 ان کے سینے پر مستعد ہیں ان کو سست نہیں ضرورت نہایت کا شہرت دیتے ہیں، اور جو دماغی یا جسمی کا  
 مستعد نہیں کر سکتے۔ اس کے راستے کی مذمت کرتے ہیں اور اسے پاکت سے ڈراتے ہیں وہ  
 اس دیت سے ان کی عیوب میں چہ رخ ہیں اور ان شہادت کی دیہیں ہیں۔ اور ذکر کے چہ بل ہیں۔  
 بشعور نے اس دنیا کے بعد سے اپنا راستہ انھیں تجارت اور خرید و فروخت سے منع کیا  
 نہیں کرتی اور اس میں وہ اپنی زندگی کے دن کاٹتے ہیں وہ غربت ہی سے زبرد تو بچنے کی  
 پہاڑنا نہیں کے کانوں میں کرتے ہیں وہ اچھی چیز کا نام دیتے ہیں اور خود ہی غم کی پیروی کرتے  
 ہیں اور بڑی چیز سے منع کرتے ہیں اور خود اس سے لڑتے ہیں اور وہ دنیا کو عبور کر کے آخرت  
 میں پہنچنے لگے ہیں۔ یہ کہ وہ بھی دنیا میں ہیں لیکن انھوں نے اس کے بعد تو بچھ کیا ہے اس کو  
 دیگر یہ بات ضرور کہ یہاں دنیا کے شہوت پرست ہو چکے ہیں، باوجود دنیا میں تیار کے اور  
 تیار سے گناہوں پر متعلق ہو چکا ہے۔ پس انہوں نے اس کا پردہ ہل دیا کہ بتائیں  
 دنیا سے گریہ کہ وہ کی چیز کو دیکھ رہے ہیں جسے ہم کوک نہیں دیکھ رہے اور کس نے  
 جیت سے وہ نہیں کس رہے۔ کون کہہ گا کہ ان کے عقل سے تصویر کشی کرتے۔ ان کے مقدمات  
 میرے ہیں اور ان کی نیکی میں نہیں دیکھ جا سکتے کہ انہوں نے اپنی ناک کے ریشہ کھول  
 رکھے ہیں اور انھوں نے ہر چیز کے بڑے گناہ کے حساب کے ساتھ اپنی کوتاہی  
 کی وجہ سے گناہوں کو انھیں کم دیا ہے اور انھوں نے اس میں کوتاہی کی گئی یا اسے اس  
 سے روکا ہے اس اور انھوں نے اس میں کوتاہی کی اور اپنی بدعت پر، اور یہ  
 ان کو سست کرنا ہے۔ ان کے دماغ ہیں وہ جیتے ہیں۔ اور وہ ایک دور رس کو براہ  
 دیتے ہیں۔ وہ تمام پیشانی درناہ، مکتوف کرتے ہوئے بارگاہ خدا میں پہنچ دیکھ کر  
 ہیں ان میں وہ پست کے جہت سے اور ان کیوں کے چار ماٹھنہ کی گناہیں ملانے  
 عبور کر کے ہر نہ بد سائبر و دناہ و نازل ہو اسے ان کے پیسے آسمان کے دروازے کھل

گئے ہیں اور ان کے لیے کرمت کی سبکیں تیار رک گئی ہیں جہاں خداوندِ عالم ان پر نگرہ رحمت سے  
 دیکھتا ہے۔ پس ان کی کوشش پر وہ خوش ہے اور ان کی تعزیت کرتا ہے بجا و کرمت کرتا ہے  
 وہ سب دیکھتے ہیں اسی کے فضل کی طرف احتیاج کے گروہ ہیں اور اس کی غنیمت کے بقیہ  
 میں ذمت کے قیدی ہیں۔ طویل تکلیف تے ان کے دلوں کو بخیر و رح کر دیا ہے ورنہ وہ دوسرے  
 سے ان کی آٹھوں کو زخمی کر دیتا ہے۔ اللہ کی طرف ہر غنیمت کے دروازہ کھول کر رکھتا ہے  
 دق الباب کرتا ہے۔ اسی ذات سے سب کو کرتے ہیں کہ جس کے ہاں پر وہ داریوں  
 کے لیے کئی تھیں اور جہاں موال کرتے دے نا امید نہیں ہوتے پس اپنی ذات کے لیے پ  
 کا حساب کرے۔ کیونکہ تیرے خدا وہ نفوس کے دوسرے حساب کرتے اس پر خود ہیں۔  
 جناب نبی کریمؐ است روایت ہے کہ جنت کے باغوں میں بہت بہتر ربوہ و دوسرے من  
 کیا جنت کے باغ بون سے ہیں۔ فرمایا صبح و شام ذکر خدا کرنا۔ لہذا ذکر ہی کیا کرنا اور  
 جو پاتا ہو کہ اللہ کے ہاں اپنی قدر و منزلت معلوم کرے تو وہ دیکھے کہ اللہ کے نزدیک س  
 کی کیا قدر و منزلت ہے۔ کیونکہ خدا بندے کو اس مقام پر رکھتا ہے جہاں بندہ اپنے خدا کو  
 سمجھتا ہے۔ یاد رکھو کہ تمہارے خدا میں سے بہترین اور وہ کہ جن کا تمہارا رے اللہ ہے  
 تذکرہ ہوتا ہے و جو تمہارے درجیات کو اللہ کے ہاں زیادہ بلند کرتا ہے اور کہ بہترین  
 پر جو صبح شروع کرتا ہے ان سے بہتر اللہ تعالیٰ کا ذکر اور یاد ہے۔ اس کا اپنا تعلق خیر دی  
 ہے کہ میں ہی کا ہم نشین ہوں جو میرا ذکر کرے اور خدا کے ہم نشین سے کس کی قدر و منزلت  
 زیادہ بلند ہو سکتی ہے۔ اور روایت ہے جب کوئی قوم کو کر خدا کے لیے جمع ہوئی ہے  
 خوشیٹن اور دنیا و ہاں سے الگ ہو جاتے ہیں۔ پس شیطان دنیا سے کہتا ہے کہ جیسی  
 نہیں کہ یہ لوگ کیا کہ رہے ہیں تو دنیا کہتی ہے انھیں رہت و وجہ یہ ایک دوسرے  
 سے الگ ہوئے تو میں ان کے دلوں کو پڑھ لوں گی۔ نبی کریمؐ اتے فرمایا: اللہ قدرت ہے  
 جس سے حدت مرزد ہو اور وہ دھونہ کرے تو اسی سے مجھ پر جہاں کی ہے

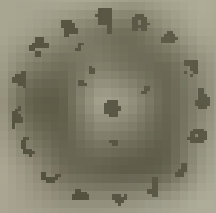
اور جس سے حدت ترقی ہو اور

دھونہ کرے۔ لیکن دور کھست کا نہ پڑے اور مجھ سے دُعا نہ کرے تو اس نے مجھ

[illegible]

سے پوچھتا ہے کہ اس میرے فرشتوں تم کہاں تھے۔ حالانکہ اس معلوم ہوتا ہے۔ تو وہ  
 کہتے ہیں ہمارے امام تھے معلوم ہے کہ ہم ایک ذکر کی مجلس میں حاضر ہوئے تھے۔ ہم  
 نے انھیں دیکھا کہ وہ میری بیسیج و آئندہیں درجہ سے استغفار کر رہے تھے۔ وہ میری آگست  
 ڈسٹ و تیرے ثواب کی امید رکھتے تھے، تو خداوند عالم فرمایا ہے تم گواہ رہو کہ میں نے  
 تمہیں بخش دیا ہے ورنہ میں اپنی آگست ہائوں قرار دیا ہے اور ان کے یہ جنت و جہنم  
 کر دی ہے۔ وہ فرشتے کہتے ہیں کہ خدا یا تھے معلوم ہے کہ ان میں ایسا شخص بھی تھا جو تیرے  
 ذکر نہیں کر رہا تھا تو ارشاد ہوتا ہے کہ اسے اہل ذکر کے ساتھ بیٹھنے کی وجہ سے میں نے  
 بخش دیا کیونکہ ذکر سے دلوں کا بد نشین بد بخت نہیں ہو سکتا۔ ایک بزرگ سے درجہ سے  
 ہے کہ میں ایک رات سویا ہوا تھا تو میں نے ایک بانگ کی قوت سنی وہ کہہ رہا تھا یہ تیرے  
 رتھن کے حضور میں حاضر ہونے سے پہلے ہوئے ہے۔ حالانکہ وہ درجنوں کے انوارات بہت جوت  
 کر لے اور دوستوں کے درمیان نسیم کو رہا ہے۔ پس تیرے ہم سے مزید خام کا خواب ہو  
 وہ اپنی طویل رات میں نہیں ہوتا۔ ارپے آپ سے تھوڑے سے پر قناعت نہیں کرتا کہ یہ  
 اہل جہان کہتے ہیں کہ تیرے میں کچھ ہوا ہے اسے موتی تو مجھ سے محبت کرتا ہے وہ  
 مجھے نہیں بھولتا اور جو میرے حلقہ میں آتا ہے۔ وہ مجھ سے ملنے کے لیے ہر  
 کرتا ہے اسے خوشی میں اپنی انھوں سے نال نہیں ہوا۔ لیکن میں دوست رکھتا ہوں کہ  
 میرے فرشتے دُعا کی جیت و پکار کو سنیں اور میرے محافظ فرشتے کو دردم کا پیر سے بال و  
 قربت سے دیکھیں کہ جس پر میں ہی انھیں قوت دیتا ہوں اور میں ہی اس کا سبب ہوں  
 سے میری جی مرہل سے کہہ دے کہ تمہیں نعمت تو اچھی سے ملکر رہا ہے۔ ورنہ بعد کی  
 تم سے وہ نعمت قول چھین جائے گی ورنہ ذکر و شکر سے نافع تر ہو ورنہ نعمتیں تم سے  
 سبب ہو جائیں گی ورنہ پر فرشت و تیرے نازل ہو گے اور احوال و تیرے سے دُعا کر رہے  
 اب بت دے تمہیں شامل ہو گے ورنہ نعمت و غنیمت کے ساتھ میں سے یہ خوشی ہو  
 ورنہ خدا کو ارشاد دیا ہے کہ ستر سے ڈرو تو حق ہے ڈرتے نہ ہو۔ فرمایا میں کی نعمت کی  
 جائے اور انفرادی نہ کی جائے ورنہ اسے یاد رکھ جائے اور بعض یہ نہ جانتے ہیں کہ

تمتوں کا شکر ادا جائے اور کفرانِ نعمت نہ کی جائے اور رُحوں اللہ کے بوڈے سے فرمایا اے  
 بوڈے اپنی شہادت کو کم کر دے تو فقیر و فقیہ تیرا کم ہو جائے گا اور گناہوں کو تھوڑا کر دے  
 حساب کی پتھر پر تخفیف ہوگی اور جو کچھ تجھے دیا گیا ہے اسی پر قناعت کر تیرے لیے  
 موت سے سن ہو جائے گی اور اپنا مال آگے بھیج دے تو تیرے لیے اس سے ملنا خوشی کا باعث  
 ہوگا اور میں عمل کو شری میں رکھ کر جس کے متعلق تو دوست رکھتا ہے کہ جب موت آئے تو تم  
 میں میں مشغول ہو پس اسے کرو اور اس کو چھوڑ کر جو تم پر فرض کیا ہے اس میں مشغول نہ ہو  
 جس کی ضمانت دی گئی ہے اور کوشش کر اس ملک کے لیے جس میں زواں تہیں جو یہی جگہ  
 ہے جس سے منتقل تہیں ہو تا پڑے گا۔







## چودھواں باب

### موت کے وقت مومن کی حالت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ جب مومن کی موت کا وقت ہوتا ہے تو خدا کے  
 رحمن کے فرشتے اس کے پاس سفید حریرہ درتھڑے کر آتے ہیں پس اس کی روح کو کہتے  
 ہیں اے روحی و مرنی روح درخیاں وراپنے پر درکار کی طرف جو منصب ناکہ نہیں تو  
 وہ روح اس رات نیک کی جیسے خوش بوسٹوری سے نکلتی ہے۔ یہاں تک کہ بعض فرشتے  
 دوسروں سے اُست لیتے ہیں پس وہ اُسے کر آسمان کے دروازے تک پہنچتے ہیں تو  
 اسی کے رہنے و بے کہتے ہیں کس قدر عذوبے اس کی روح خوشیہ ورجب ایک آسمان  
 سے دوسرے آسمان تک پہنچتے ہیں تو ہر ایک کے رہنے والے یہی کہتے ہیں یہاں تک  
 کہ اسے جنت میں رواج موزنین کے پاس لے جاتے ہیں تو اُسے دنیا کے بحر و نعم سے  
 راحت و آرام مل جاتا ہے اور باقی رہا کہ قرآن اس کے پاس عذاب کے فرشتے آتے ہیں  
 تو اس کی روح سے کہتے ہیں کہ کارہ و مکروہ ہو کر نکل اُس کے عذاب و ترار اس پر مقرر  
 کی حرکت جو تجربہ پر غضب ناک ہے نبی کریم نے فرمایا تم دیکھتے ہو کہ عادت استرار ہیں  
 مگر وہ انہیں پھنسا کر دیکھتے ہیں کہ گول نے کہا ہاں ایسا ہوتا ہے فرمایا اس کی نشر  
 اس کی رُوح کے پیچھے ہوتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر کسریٰ تک موت  
 روز نہ پانچ مرتبہ آتا ہے۔ جب کسی شخص کو دیکھتا ہے کہ اس کی مدت ورامی کی روشنی  
 نیک ہوئی ہے تو موت کا غم اس میں ڈال دیتا ہے۔ پس موت کے دُکھ و درد اور اس کے  
 شدائد و مصائب سے گھبریتے ہیں اس کے گھر وں میں سے کوئی اپنے ہاں کھین دیتا ہے  
 کوئی اپنے منہ پر نمائیے کرتا ہے۔ کوئی درخت آواز میں روتا ہے کوئی داد پیا کر کے  
 بیچ دیا کرتا ہے تو ملک موت کہتا ہے تم پر ویل و ہلاکت ہو یہ جزع و فزع کس

بیٹھتا ہے۔ میں تم میں سے کسی کا رزق لے کر کیا ہوں اور تم میں کی اصل کو نزدیک نہ رہا ہوں اور  
 جب تک مجھے حکم نہیں دیا نہیں ہوا اور تم ہی میں سے اس کی روح قبض کی ہے وہ جریب  
 تک کہ میں نے نیازت نہیں لے لی اور میں نے تو بار بار تم کی معرفت کتاب یہاں تک کہ تم  
 میں سے ایک بھی ذاتی نہ رہے کہ۔ پھر فرمایا قسم ہے اس کی جس کے قبضہ میں میری ذات  
 رہے اس کو دیکھو اور اس کا کلمہ استغوث پڑھو پڑھو سے نکل ہو جاؤ اور اپنے اوپر رزق نہ  
 جب ہیئت کو پیر پائی پڑا تھا یہ جانتے ہو کہ اس کی روح اس کے اوپر پھیر پھرتی ہے اور  
 پیکار کرتی ہے اس میرے عمر و اول اس میری اولاد دنیا میں رہے ساتھ کیسے جس طرح  
 مجھ سے کہیں کیسے ہے۔ میں نے عدل و غیر عدل سے مال جمع کیا ہے اور اسے تم سے  
 یہ چھوڑ دے جا رہا ہوں۔ اس کی خوش گوئی تم سے یہ ہے دربار میں ہی موت  
 ہو گی۔ پس اگر وہ اس مصیبت سے تر تھو پڑا نال ہوئی ہے۔ سلامتی ناری سے فرمایا میں  
 پھر نال سے بھٹے ہمسایہ اور میں ہی جیروں سے رہا۔ مجھے اس نال پر بھی کئی ہے میں سے  
 نفقت تمہیں ہوتی کئی۔ اور اپنے سننے واسطے کے سامنے ہنستے ہیں۔ نادموت میں  
 کی توشیں ہیں۔ اور تیر دنیا کی بیدار مکتبہ نادموت میں کی موت اب  
 آجائے کی ورنہ دوستوں کی جذباتی آخرت کی ہوتا کی ورنہ کی بارہ وہیں مانتی کے  
 وجہ یہ کہ مجھے معلوم نہیں کہ وہ پھر سے خوش ہے یا ناراض اسے کہ یہ ہے در میان ورنہ  
 تمہیں رحم نہ رہے کہ صحیح و صام کو اس میں رزق کی توقع سے جو اسے پاک کرے کی مرہمی  
 موت جو اسے بارہ مصیبت کے نزدیک کرے گی کہ یہ وہ دنیا میں رہا ہی نہیں رہا۔ نہ  
 وہ سی کی معرفت مال ہے موت اس پر نال ہوئی ہے جب کہ وہ اپنے مال انیال کے  
 در میان پڑتا ہے۔ لیکن ان کی بات نہیں سمجھ سکتا۔ اور نال کے موم کا جو یہ ہے کہ  
 ہے۔ اس کا پھر نہ رزق ہو چکا ہے۔ اس کی خبریں پٹی ہوئی ہیں۔ اس کے بیٹے کو تر  
 نس رہی ہوئی ہے۔ اس کا تئیں خوش ہو چکا ہے اس کے تئیں کانپ رہتے ہوئے  
 میں اور اس کی انٹریاں پھڑک رہی ہوئی ہیں اس کے دوست و بیاب اس کے رزق  
 ہوتے ہیں دیکھتا ہے لیکن انہیں پہچانتا نہیں۔ ان کی آواز سنتا ہے۔ لیکن جو یہ نہیں

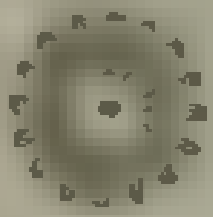
دستِ سلاست پادشاہی تابت۔ وہ بتایا نہیں دے سکتا۔ وہ قصر و عمارت اپنے پیچھے  
 چھوڑ رہا ہے۔ مگر جس سے خالی ہے وہیں وہ روزِ مزدوں کی گردنوں پر سوار ہے اور اسے  
 ہمدردی مزدوں کے محسوس و خوارہ کے گھر و رہائش گاہوں کی طرف اور وحشت کی جگہ کی طرف اپنے  
 بازو سے دیتا ہے۔ پھر وہ اس کے مال کو تقسیم کر دیتا ہے۔ اور اس کے گھر میں رہنے لگتے ہیں۔  
 اور اس کی بیویوں سے شادی کر لیتے ہیں اور وہ اپنی بیویوں سے پسندیدہ گھر کر کے اس  
 شخص پر جس کو ایک ہی تم و تہ ہو۔ وہ اپنی زندگی کے گھر پر اپنی تل کر کے وہ تم و تہ کی  
 بیدار ہے۔ ایک روایت ہے کہ جب دشمن خدا کی قیامت کی طرف اٹھا کے۔ یا بجا ہے  
 تو یہ اس کے پیچھے آ رہے ہوتے ہیں انھیں پکار کر کہتے ہیں۔ سے بھاگو اور اس سے  
 جس میں میں کر ہوں۔ میں شکایت کرتا ہوں کہ دین نے مجھے دھوکا دیا ہے یہاں تک  
 کہ جب میں اس پر دشمن ہو گیا تو اس نے مجھے فرس و تہ کر کے اور میں شکایت کرتا ہوں ان  
 دوستوں سے جو خواہش نفس کے ہیں یہی جیب میں ہے ان کی مروت کر لی تو وہ بھڑکتے  
 برکت کرتے ہیں اور میرا ساتھ چھوڑ دیا اور میں بھی اس سے ملنے والا وہ شکایت کرتا ہوں  
 کہ تمہیں میں نے اپنی فرست پر نہیں رہی اور انہوں نے مجھے چھوڑ دیا اور میں کہتا ہوں  
 ان کی شکایت کرتا ہوں کہ میں نے دشمنی سے تعلق کرتے ہیں میں نے تنہا  
 اور اس کے لیے ہونک منظر داشت کئے ہیں اسے میرے دشمن سے لگے اور میں  
 ہوں میرے گھر پر رہا اور اس کا خلع و رومال کو پہنی اور میں اس کا گرد پڑ ہوں اور میں قوت  
 تنہائی وحشت کا رہا اور درجہ شرف کے گھر سے ہٹ کر شکایت  
 کرتا ہوں کہ تیرے کی مصیبت سے دور کو نہیں ہیں ہیں ہر ہون۔ یہاں ہے میری  
 مصیبت کا کیا ہے اور غیب منہ کی نہ ہیر کوئی سفارش ہے وہ نہ خاص دوست اور ہوں  
 شہر کی تہذیب کے جیسے قیامت میں ہوتے تو اسے سلاہندیکہ بننا رہا  
 ان کتاب و انعام انہو کے۔ میں خیر جت ہوں میں بحسب انہو و  
 منہ است منہ برہنہ انہو ادھر عیہد روح منک و سلاہ  
 منہ و منک یا زحید بر احیہ

ترجمہ: تم پر سلام ہو اس پر اسے ہو جاؤ اسے اجناؤ اور جو سیدہ بڑیوں پر تو کہ دنیا  
 سے اس کی حسرتیں لے کر نکلی ہو۔ اور قبروں میں نہیں کے کر دے پڑے ہو۔ نہ اپنی عزت  
 سے راحت و آرام پر در در اور ہمارے اور اپنی عزت سے ملنا اس پر تم لوگوں  
 میں سے زیادہ رحم کرتے نالے۔

ایک بزرگ نے کہا قبرستان میں ترین و غنہ ہے۔ اپنی قبروں کی زیارت یہاں پر۔ اور  
 قبرستان دقیقہ موت کے دن ہوشیاری سے بھرتے ہیں۔ روزیت بہت کہ ایک شخص  
 رات کو قبرستان میں جاتا تھا۔ پس وہ پکار پکار کر کہتا اسے اے ابو عبد اللہ! کون ہو؟ پھر فرماتا  
 تھا اب دیکھتا ہوں! پکارا پکارا کرتا تھا۔ میں نے کہا: یہ تم دوست و حباب اور ہر دو میں ہیں  
 ہم دوست و حبابی ہیں۔ ہم نیت کرنے والے مانتے ہیں ہم کو پڑے ہوئے سے  
 میں دیا ہے اور پتھروں اور نئی سے ہم کو بھی دیا ہے۔

راوی بن عازب کہتے ہیں ہم رسول اللہ کے پاس گئے۔ یہاں تک کہ ایک شخص کی قبر پر  
 بنا رہے پر پڑی جو دفن ہو رہا تھا۔ پس آپ ہماری بارگاہی اس کی عزت گئے۔ اور اس کے  
 پاس جا کے رک گئے اور رونے لگے یہاں تک کہ آپ کا پیر کر ہو گیا۔ پھر آپ چاروی  
 طرف ملکت ہوئے اور فرمایا اسے یہاں سے اٹھو۔ میں جیسے وقت کے بیت عمل کرنے والوں کو  
 عمل کرنا چاہیے میں سے خود اور میں کے بیت عمل کرنے۔ کہیں بزرگ سے ایک بادشاہ کی عزت  
 نہ ملے کہیں اور میں میں خود غلط کیا۔ اس بادشاہ اپنی رعیت کے ساتھ عدل و انصاف کرتا  
 اور جو تیرے ماتحت ہیں پر رحم کر اور ان پر ہرگز نہ کر اور اپنے آپ کو بڑا نہ سمجھو اور اپنی  
 قبر کو نہ بھولو کہ تیرا انجام ہے۔ کیونکہ موت تیرے پاس کے رہتے ہیں چاہے تیری  
 عمر طویل ہو اور حساب تیرے آگے بہت درقیقہ تیری زندگی وہ کہہ دے تیری حکومت  
 جو تیرے پاس بہت تیرے غیر کے ہاتھ میں تھی کہ میں کے بیت باقی رہتی تو تیرا ملک نہ پہنچتا اور  
 مقترب ہوئے منتقل ہو جائے گی۔ جس طرح اس سے منتقل ہوا ہے۔ نہ وہ تیرے لیے  
 باقی رہے گی ورنہ تو اس کے بیت باقی رہے کہ پس اپنے بیت کی گئے ورنہ اگر اس سے نہ پہنچے  
 گا اور غرور کے گھر سے فرج و سرور کی منزل کے لیے زاد راہ تیار کر اور عزت و منزل کرے

دُکوں سے جو تجھ سے پہلے تھے جنہوں نے مال کے خزانہ اور تے ثبات تعمیر کئے اور جمع  
 کیا۔ لیکن وہ موت کو نزدیک کے اور منیبت کو تہاں سکے۔ پس اس پست دنیا سے مغرور  
 ہو جس کو خداوند عالم نے اپنی دنیا کی جزاء اور اپنی دشمنوں کی سزا کے یہ پسند نہیں فرمایا  
 اور عبرت حاصل کرنا سر کے من قول سے کس طرح زندگی سے لذت حاصل کرتا ہے وہ جسے  
 یقین ہے کہ موت پر نہایت بھاتی ہے اور کس طرح لذت حاصل کرتا ہے نہ بخند سے وہ جس کا  
 یہ نسبت کہ خداوند عالم من سے سو کرے کہ کس طرح لذت حاصل کرتا ہے زندگی  
 سے جو تیر میں جاتا ہے۔ جسے جواب میں کہ پرتا کر دیتی ہے اور کس طرح خند سے لذت حاصل  
 کرتا ہے وہ جس پر مینوں کو ہر ادا دیا گیا ہے۔ ان چیزوں کا جنہیں وہ کرتا رہا ہے۔

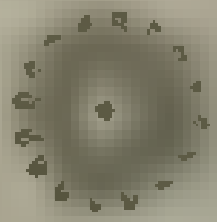








وجہ سے جس پر جبر کیا ہے۔ یہاں تک کہ جب یہ شخص منہ لم میں اضافہ کرتا ہے اور کتا ہوں  
 میں کسر بنا تا ہے۔ پھر کہتا ہے کہ میں نے زیارات کی ہیں ہیں تے جی کہ در صدقہ دیا۔ تاکہ  
 وہ خود کا ارشاد قبول کیا ہے کہ سدا نہ صرف مستحقین سے قبول کرتا ہے اور یہ ارشاد  
 کہ یہ آخرت کا گھر تمدن ہوگاں کے لیے قرار دیں گے جو زمین پر پڑائی و رفتہ نہیں چاہتے  
 اور ماقبلت متقیوں کے لیے ہے جی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص قرآن پر ایمان نہیں  
 لایا جو اس کے راہ شدہ افعال کو حلال سمجھے اور اگر یہ زمین خراب ہے کہ وہ شخص میرا شیخہ نہیں  
 جو حرام سے کسی مومن کا ہل کھائے اس کیفیت کا شخص مفتوں کی بھی زندگی بسر کرتا ہو معذور  
 ہو کے مرتبہ از قیامت کے دن وہ ابراہیم جیسے اشخاص اہل سعادت ہیں سے جنت میں  
 یا تے والوں سے کہیں گے کیا تم تمنا سے ساتھ نہ تھے۔ وہ کہیں گے ہے تو ایسا ہی ہیں مرنے  
 اپنی نفوس کو مستیوں کر رکھیں۔ اور تمنا میں رہتے رہتے درجہ میں سے درجہ میں  
 تے تمہیں دھوکا دے رکھی تھیں یہاں تک کہ تم خدا کی رحمت میں تھوڑے قدرت دھوکا میں  
 رکھی۔ پس جنت میں تے تھوڑے تے کفر کیا ہے کوئی قدر یہ ضرور نہیں یہاں سے گئے گا  
 یہ ارشاد و بتا ہے کہ وہ جو کدھر نہیں ہوں گے درجہ سلسلے میں گئے۔





پر غالب آجائیں گے۔ اور مرہم معروف و نہی میں مناکہ ہو جائے گا۔ ورنہ نفع و ہلاکت کی  
 اور شہوات کی تباہی کی بجائے گی اور خواہش کی طرف جھکا جائے گا۔ پس عالم امیر کے درمیان سے۔  
 پس وہ شہادت کریں گے اور وزیر و قاضی ہوں گے۔ نہ تو یہیں جنس و نفع و رغبہ و ترغیب کا نام  
 ہوگا۔ تو اس وقت سے پہلے وہ مصیبت نازل ہوگی۔ نہ تو اس وقت مقدس و پاک نہیں ہو سکتی  
 یہ ملک جس کے نزدیک صاحب قوت کے خلاف مدد کی جائے۔ مسابہ میں نقشہ فساد  
 کے بائیں گے۔ ورنہ صاف قرآن مجید پر ہونے کا پانی پڑ جائے گا۔ اور منبر و پتہ بنتے  
 جائیں گے۔ ورنہ نہیں زیادہ ہوں گے۔ اور مسابہ میں بیٹ و چاکر شہرت سے چڑگی۔ بیم اکٹھے ہوں گے  
 اور زبانیں مختلف ہوں گے۔ اور ایک کا دین میں کی زبان کی چٹاٹ ہوگا۔ گھر سے چھوڑ دیا جائے  
 تو شکریہ ادا کرے گا اور اگر روک دیا جائے تو شہر نماندہ کرے گا۔ وہ پیوستہ رہے۔ ہم نہیں  
 کریں گے۔ اور بڑوں کی عزت و وقار نہیں سمجھیں گے۔ اپنے غصیل کو تو بیچ دیں گے۔ ملک کی بل  
 حرم سے بدکاری کی جائے گی۔ ورنہ میں نیک و چارہ گوئی کے۔ خدائے ان کے حاکم ہوں گے۔ ورنہ اس  
 ان کے ملک اور ان کے من و ملت کی تدبیر فرمائیں کریں۔ مرد و عورت پر ہندی کے زیور و رت پہنیں  
 گے۔ زر و شہ و دیانت تربیت کریں گے۔ اور شہریوں و کھنیزوں کو سیب و ستر و قلعہ رتی کریں گے۔  
 راستہ تو تھیں کہ کہیں کے۔ چہرہ رنگیں تو مکرر دی جائیں گی۔ ورنہ اس وقت جنگ و کشتار سے  
 صلیب کریں گے۔ پس اس وقت بارش زیادہ ہوگی۔ ورنہ گوری مٹائے گی۔ ستہر و کشت و کشت  
 زیادہ ہو جائے گا۔ کہ ہوں گے۔ اور زیادہ ورنہ تھوڑے ہوں گے۔ اس وقت ورنہ نرس  
 صیوت کے چہرے ہوتے ہیں جو اس کے کنارے کھیل ہوں گے۔ پس تھوڑے سے نماندہ  
 ہر گز بنائیں گے۔ اور ایک بچہ کا ایک شخص کہتا ہے کہ رسول اللہ نے ہمیں تدبیر سے ہیں  
 ناز پڑھائی تو ایک شخص نے اپنے روبرو اسے اس کے رسول اقبال کیا مست کیا کہ نہ پانچ  
 نے اسے شہرک دیا۔ یہاں تک کہ جب ہم پر دشمنی چھ گئی تو آپ نے اس کی قربت سمجھ کر  
 چھٹے کے نزدیک۔ پھر فریاد باریکست ہے۔ اس کا پیر کرنے والا۔ اس کو مست و سرور ہے۔  
 ورنہ شہادت و شہرت اسے رستہ کرتے ہیں۔ پھر فریاد سے قیامت کے متعلق ہوں  
 کرتے ہوتے وہ امراء کے خبیث ہونے کا رویوں کے کہہ کر فریب ہونے کے نماندہ

وقت سے گئی اور جب میری موت ثم نجوم کی تصدیق اور قضاء و قدر کی تکذیب کرے گی۔ جب  
دورانِ کونینیت صدر کو چھٹی بدکاری کو مباح عبادت کو تکبر اور لوگوں پر اپنی بڑائی سمجھیں گے  
فرمایا تم سب اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ قیامت اس وقت تک نہیں  
آئے گی جب تک تم پر قاضی امیر نیابت کرنے والے وزیر اور حکومت کے معاون ظالم اور فاسق  
تورن ورجیل عبادت گزار نہ ہوں۔ خداوند نامہ ان پر تار یک غبار والے نقشے کا دروازہ کھول  
دے گا۔ پس وہ اس میں سرگردان ہوں گے جس طرح یہودی سرگردان ہوئے تھے اس وقت اسلام  
ایک یس دستہ ڈٹنے کا یہاں تک کہ صرف اللہ اللہ کہہ جائے گا۔ امیر المؤمنین نے فرمایا  
جس بادشاہ کو تہ نعمت و قوت عطا کرے۔ پس وہ اس سے بندوں پر ظلم کرے تو خداوند  
عالم پر لازم ہے کہ وہ اس سے سلطنت چھین لے کیا تم خدا کے اس ارشاد کو نہیں دیکھتے کہ خدا  
کسی قوم کی عزت کو نہیں بدلتا جب تک وہ اپنے آپ کو توبہ لیں نہ ہی اگر تم نے فرمایا اے امت  
ہمیشہ خدا کے نام اور رحمت کے سایہ میں رہتے گی۔ جب تک اس کے تباری امر و حکم صرف  
مال نہ ہوں۔ اور اس کے صلی، بڑے لوگوں سے دوستی اختیار نہ کریں۔ جب وہ ایسا کریں گے  
تو خدا ان سے اپنی نعمت چھین لے گا اور انھیں فقر و قافہ میں مبتلا کرے گا اور یسے لوگوں  
کو ان پر مسلط کر دے گا۔ اور ان کے دل غفلت سے بھر دے گا اور ان میں سے ہمارے لوگوں  
پر سخت قذیب کرے گا۔ پس وہ دعائے غریق پڑھیں گے تو وہ قبول نہیں ہوگی۔ آپ  
نے فرمایا بڑا زندہ وہ ہے جو مغفرت کی دعا مانگتا ہے عبادت کو دگنہ کرتا ہے ورنہ جس سے  
کئی بند رکھتا ہے اور اس کے یہ عمل نہیں کرتا اور قذیب سے ڈرتا ہے اور اس سے  
بچتا نہیں۔ گنہ میں جیسے ورنہ یہ ہیں تاخیر کتابت اور خدا پر تھوڑی امید نہیں لگائے ہیں  
جسے پس درل ہے اس کے یہ پھر ویل ہے اس وقت جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ  
میں پہنچے ہوگا۔ بروی ہے کہ جب عمر بن عبد العزیز ہشتم بن عبد ملک کی طرف سے عراق کا  
گورنر بنے تو اس نے سب سے پہلی اور حسن بصری کو دربار میں بلایا اور ان دونوں سے کہنے  
کا۔ ہشتم بن عبد ملک سے اس کا کہنا تھا کہ سنئے اور انصاف سے کہنے پر مجھ سے بیعت لی  
ہے پھر اس نے جسے عراق کا گورنر بنا دیا ہے۔ پھر اس کے کہیں اس سے اس کی حکومت

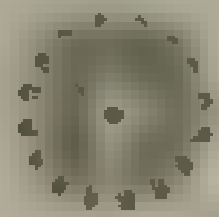


کی قسم لوگوں کو ہر گز نہیں کیا اور حجت وہیل سے قیدیہ ویدیزمانہ میں نہیں بٹایا۔ مگر بڑے نکار  
 نے وہ حضرت کے راستہ پر بیٹھ جاتے ہیں اور لوگوں کو اس پر پھنسے سے منع کرتے ہیں اور اس  
 سلسلہ میں انھیں شک میں ڈال دیتے ہیں۔ اس کی مثال اس شخص یہی ہے جو یہاں سائیں  
 سے ایک پانی کا بھرا ہوا گڑا دیکھا۔ پس اُس نے چاہا کہ اس سے پانی پٹے۔ تو اس سے ایک شخص  
 نے کہا۔ اس میں ہاتھ نہ ڈالو اس میں سانپ ہے جو تمہیں ڈسے گا اور وہ نہر سے بھرا ہوا ہے  
 پس وہ شخص وڑک گیا اور منع کرتے وہ اس میں ہاتھ نہ ڈالے گا۔ تو یہ بات نے ہمارے  
 میں نہر ہوتا تھا تو یہ اپنا ہاتھ اس میں نہ ڈالتا۔ اب بڑے نکار کی عامتہ لوگوں کے ساتھ ایسی ہے  
 وہ لوگوں کو دیتا ہے پس ہیرا کاری کی باتیں کرتے ہیں اور خود اس کی طرف اشارہ کرتے ہیں وہ لوگوں  
 کو یہ باتوں کے پاس جاتے اور ان کی تنبیہ کرنے سے روکتے ہیں اور خود ان کے پاس جاتے ان  
 کی تنبیہ کرتے ان کی مدح و ثنا بجاتے اور ان کے اعمال و کردار کو ان کے سامنے چھپا جلاتے  
 اور انھیں سلامتی کا وعدہ دیتے ہیں۔ یہ کدوں سے کہتے ہیں بہت تمہارے متعلق خوب دیکھتے  
 ہیں یا خبر من زل اور قبول بارگاہ ہونے کے۔ پس انھیں مفتوح کرتے اور دھوکا دیتے ہیں  
 اور خدا کے ارشاد کو بھول جاتے ہیں کہ بے شک نیک لوگ جنت نعیم میں درج ہوں گے  
 دوزخ جہیم میں ہوں گے اور اس کا یہ ارشاد کہ ان کو کوئی حمایت کرنے والا اور اہل امت  
 کرنے والا شفیع نہیں ہے اور خدا کا یہ ارشاد جب فی م۔ پٹے ہاتھ کاٹے گا اور ارشاد  
 اُس دن کوئی دوست دوسرے دوست کو کسی چیز سے بے پروا نہیں کر سکے گا نہ نبی اکرم  
 نے فرمایا جنت حرم ہے۔ جس پر جس سے حرام کی غذا کھائی ہو۔ اور امیر المؤمنین فرماتے  
 ہیں وہ شخص یہ شیعہ نہیں ہو کسی کا دل بے حرم کھائے۔ نبی کریم سے فرمایا وہ جہم  
 جنت کی پور نہیں کھائے کہ جو حرم سے اُٹھائے۔ اور فرمایا تم میں سے ایک شخص اپنے ہاتھ  
 آسمان کی طرف بلند کرے۔ اور یا رب یا رب کہتا ہے حالانکہ اس کا کھانا اور سکا کباب  
 حرم ہے۔ پس کون سی اس کی دلی مرض قبول ہوگا۔ یہ کہ وہ عدل مال سے خرچ نہیں کرتا  
 رہے کہ سے کو حج حرم۔ اگر صدقہ دے تو صدقہ حرم۔ اگر شادی کرے تو شادی حرم  
 اگر روزہ رکھے تو افطار حرم کے ساتھ کرتا ہے۔ پس ہائے انہوں اس کے لیے کیا اُسے



معلوم نہیں کہ خدا نیت میں ہے اور لیب و باطن میں قبول کرتا ہے ورنہ نہ پتی کتاب  
 میں کہہ دیا ہے کہ اگر صرف مقتولوں سے قبول کرتا ہے، مگر اس سے بڑا ہے میر  
 اور حکم ہوں گے۔ جو شخص ان کے قول کی تصدیق کرے گا اور انہیں ان کی مدد کرے گا۔  
 ورنہ ان کے در و زول پر جائے گا۔ وہ نہ سب نہیں ورنہ اس سے نہیں درجی میں کا میرے  
 ساتھ نہ میرا اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں، درود خوش کوثر پر میرے پاس ہرگز نہیں آئے گا۔  
 آپ نے خدیجہ سے فرمایا، اسے خدیجہ کیوں ہو؟ تمہارا جب تمہارے یہ بیت شخص  
 ہوں گے کہ گرم نے ان کی الی غت کی وہ تمہیں کافر بنا دیں گے ورنہ ان کی نافرمانی کی تو  
 وہ تمہیں قتل کر دیں گے۔ خدیجہ نے اپنے پھر میں کیا کروں اس کے رسول قرین کر  
 قوت میں تہ ہو تو اس سے بہادری کرنا ورنہ کمزور ہو تو ان سے بھاگ جانا، فرمایا میری  
 اہمیت کی دو ایسی صفیں ہیں کہ وہ در مدت جو چاہیں تو وہ گول کی صلاح ہو جائے گی ورنہ  
 نہ نہ ہو گئے تو دگ نہ ہو خرب ہو جائیں گے۔ در میرا درجہ، شد و قدرت بہت  
 ورنہ نال ہو جائے ان لوگوں کی طرف جو قسم کرتے ہیں۔ پس تمہیں جہنم کی آگ میں گرے گی ورنہ  
 فرمایا میں نے ان سے کہہ دیا میرا غضب تم پر نازل ہو گا۔ خدا کی قسم لوگوں کے ملامت  
 نہ یہ نہیں ہوتے مگر تمہیں دو صفتوں کی بدولت خصوصاً وہ شخص جو اپنے فیصد و رقت و  
 میں نل کرے اور تکلم کرنے پر رشوت قبول کرے، یونہی اس نے کتنا عہدہ شعر کہا ہے۔ جب  
 میرا اس ہنسی تیار نہ کرے در حکومت کا قاضی قضاوت میں لکھو و فریب کرے  
 تو ویل ہے چرویل ہے۔ رہا کت پھر ویل ہے۔ حکومت کے قاضی کے لئے آسمان  
 کے قاضی کی عزت سے اور خدا کے اس قول کہ اس قوم کو نہیں پائے گا جو اس قدر اخوت  
 پر رہیں کہتے ہیں کہ وہ محبت کریں، جو شخص سے یو خدا و رسول ہے دشمنی کرتا ہے، کی  
 تفسیر میں یہ بات کہ یہ آیت ان لوگوں کے متعلق نازل ہوئی ہے جو بادشاہوں و زعماء  
 سے میل جول رکھتے ہیں۔ فرمایا اس زبان سے اعلان کرتا ہے ورنہ ان دل میں چھپا ہوا  
 ہے اور تقویٰ عطاء و جو رح سے مل کر نے کا نام ہے تم کیسے ملنا ہو سکتے ہو؟ جب کہ  
 لوگ تم سے سامنے رہیں اور اس طرح موسیٰ بن سکتے ہو جب کہ لوگ تم سے من میں رہیں

درمختگی کیلئے ہر سبب کو یکجا کر کے ضرورتاً زیت سبب تک پہنچا دیا  
 جو کہ وہی سبب کا وہی اثر ہے۔ درجہ اول کے سبب پر عمل نہیں کرتا تو وہ نہ جانتا کہ سبب اور نہ ہم  
 میں سے کیا تعلقات پیدا ہو رہے ہیں۔ سبب سے پہلے ہی کے متعلق تو وہ قیامت کہہ  
 گا کہ ہم سبب کیلئے رکت ہو تو میرا اعتبار کرنا نہ آتا ہے۔ جوت کر رہا ہے درجہ اول  
 نے پہلے سبب سے زیادہ تعلق نہ کرنا ہے۔ یہ غلط فہمی ہے کہ وہ سبب کو دیکھ کر خوش ہو کر  
 سے نہیں ہے۔ درجہ اول کے سبب سے زیادہ تعلق نہ کرنا ہے۔ یہ غلط فہمی ہے کہ وہ سبب کو دیکھ کر خوش ہو کر  
 ہو کر رہی ہے۔ درجہ اول کے سبب سے زیادہ تعلق نہ کرنا ہے۔ یہ غلط فہمی ہے کہ وہ سبب کو دیکھ کر خوش ہو کر  
 نہیں کر رہی ہے۔ چھوڑ دینا ضروری ہے کہ ہر چیز کا سبب ہے۔ یہاں تک کہ جو کہی  
 میں سے سبب سے زیادہ تعلق نہ کرنا ہے۔ یہ غلط فہمی ہے کہ وہ سبب کو دیکھ کر خوش ہو کر  
 یہ سبب کے پاس نہیں ہے۔ درجہ اول کے سبب سے زیادہ تعلق نہ کرنا ہے۔ یہ غلط فہمی ہے کہ وہ سبب کو دیکھ کر خوش ہو کر  
 ہو رہا ہے۔ یہ سبب سے زیادہ تعلق نہ کرنا ہے۔ یہ غلط فہمی ہے کہ وہ سبب کو دیکھ کر خوش ہو کر  
 ہو رہا ہے۔ یہ سبب سے زیادہ تعلق نہ کرنا ہے۔ یہ غلط فہمی ہے کہ وہ سبب کو دیکھ کر خوش ہو کر





## مستزاد باب

### زنا اور سود کا عذاب

بنی کرہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا اہل جہنم جہنم کے زانیوں کی شرمگاہ سے زنا کرنے والی بدبو سے، جس قدر کہ تانتا ہے چھو کیونکہ اس میں چھو برائیاں ہیں۔ تین دنیا میں اور تین آخرت میں۔ جو دنیا میں ہیں، وہ یہ کہ اس سے چہرہ کا حسن و رونق ختم ہو جاتی ہے، فقر و فاقہ کا مسبب بنتا ہے، اور عمر و زندگی کو کم کر دیتا ہے۔ اور وہ جو آخرت میں ہیں کہ قدر کی تار افنگی۔ جس سے حساب و رنجیم مذہب کا مسبب ہے۔ بے شک زنی قیامت میں اس حالت میں آئیں گے کہ ان کی شرمگاہوں میں آگ بھڑک رہی ہو گی۔ وہ اپنی شرمگاہوں کی بدبو سے پہچانے ہوئیں گے۔ بنی کریم نے فرمایا تمہیں دنیا میں خلیفہ بنانے والا ہے۔ یعنی گزشتہ لوگوں کا قیامت میں تم دیکھو کہ کس قسم کاٹل کر رہے ہو۔ پس زنا اور سود سے بچو کہتے ہیں کہ معتزلہ نے ہم رفتا کی مجلس میں ایک دن کہا کہ گناہان کبیرہ میں سب سے بڑا گناہ قتل ہے کیونکہ خداوند عالم فرماتا ہے۔ جو کسی عورت کو قتل کرے تو اس کی نذر جہنم ہے ہمیشہ اس میں رہے گا۔ ہم رفتا سے فرمایا میرے نزدیک قتل سے بڑا گناہ اور اس سے زیادہ بڑی مصیبت زنا ہے۔ کیونکہ قتل مقتول کو قتل کرتے کے بعد صرف اپنے آپ کو خدا سے دفا سے کرتا ہے اس کے آگے کوئی خرابی نہیں۔ زنا قیامت تک کے لیے نسل کو خراب کر دیتا ہے۔ زنا وہ جو چیزوں کو حلال کر دیتا ہے۔ پس اسی مجلس میں کوئی ایسا نصیحت نہ تھا جس نے پہلے کہا کہ بھائی بھائی، بدو اور آپس کے قول کو ترک نہ کیا ہو اور آنحضرت نے فرمایا جب تم میں باجگاہ پتھر ہیں، بول گئی تو پاؤں صلیبوں میں مبتلا ہو گئے۔ جب تم سود کھاؤ گے تو زمین کے دھنس پاتے ہو، مبتلا ہو گئے۔ جب تم میں زنا نہ ہو، بظاہر ہو گا تو تم جلدی مرو گے۔ اور جب مراکھ ختم کر دیں گے تو چوپائے مرغ بائیں گے اور جب اپنی ملت ختم کر دیں گے تو حکومت نازل ہو جائے گی۔ اور جب تم سنت کو چھوڑ دو گے تو بدعت ظاہر ہو گی۔ آنحضرت نے



## اٹھارواں باب

### بہارِ لہستان کا اپنے بیٹے کو علوم و حکمت طبعیہ کی وصیت کرنا

قریب سے میں ترغیب سے زیادہ نکل مندر وقت ست نماز کا زیادہ میں قند و گہبان تہ  
 ہونے کی ایک تہیں جو کہ ہر روز کے وقت دن کہتے ہیں اور حرکت وقت وہ تار بلند رہتا  
 ہے یہ سب کو یاد ہو جاتا ہے۔ قرین بیٹے کی زبان پر کہہ نہیں وہ پیشان جو وہ درخت پر  
 آئے اور جو وہ درخت سے مرچہ بڑی کی پتوں پر بننا ہے وہ منہ جو کہ۔ جو بڑے شخص سے  
 دوست کرتا ہے۔ وہ شخص سے نہیں رہ سکتا اور جو میں روکے پر کی نسبت ہے وہ قلم و افسانہ ہے  
 سے ہیں۔ شوق یہ ہیں کہ کون کون موت پہنک جاتا ہے۔ یہ تیرا دل و فکر ہونا  
 ہے بہت مرتبہ دیکھتا ہوں کہ تو بچوں کے لئے اس کا تذکرہ کر۔ اور نہ ان کی بات ہیں  
 ان پر جو رہتے ہیں ان کے نفس و کمر سے سواں کر۔ اسے پیشہ وہ تیرا بہت جو کہتے  
 ہیں۔ ان کو بڑا دل سے دیکھتا ہے یہ کتنا تیرا کہ اس سے تیرا تعلق بہت بڑی سے  
 لگا ہوا ہے۔ ان کی شکر و شکر سے لگا ہوا ہے۔ یہ تیرا سیرت تیرا ہر شامت نہ کر  
 تیرا پرستار نہ کر اور تیری کو تو روک کر نہ دے یہ تیرا نیا و آخرت تیرا بہت دیکھتا ہے۔ اس  
 دنیا میں اس سے تیری کو نہ خیر دیتی ہے۔ یہ چارہ بہا بہت دیکھتا ہے۔

تو ان میں رہتی ہو رہتا ہے اس سے کہ تیری بہت بہت ہو کہ رہے ہیں۔ یہ  
 بہت سے تو شکر و ادب سے رہتے ہیں ان کی شامت بہت شامت اور شامت کی شامت۔ یہ بہت  
 اور تو ان کی شامت بہت بہت ہے۔ یہ تیرا بہت بہت ہے یہ بہت شامت اس کے جس  
 سے بہت دیکھتا ہے بہت بہت ہے۔ اس کی شامت بہت بہت ہے۔ یہ تیرا بہت بہت ہے  
 یہ بہت دیکھتا ہے یہ تیرا بہت بہت ہے۔ یہ تیرا بہت بہت ہے۔ یہ تیرا بہت بہت ہے  
 یہ تیرا بہت بہت ہے۔ یہ تیرا بہت بہت ہے۔ یہ تیرا بہت بہت ہے۔ یہ تیرا بہت بہت ہے

اور جیسے گناہ کے ترک کرتے کا عزم یا بجز مکر و مروت کو اپنا نصب العین بنے اور اللہ  
 کے دربار میں ٹھہرنے کو اپنا مسلح نعرہ قرار دے اور اپنے ذہن میں اپنے غصہ و عجز  
 اور ان رنک کا تیرے خلاف گوئی دیتا جو تجھ پر ہو گئی ہیں تیرے گرد و شرم و حیا کے دشمنوں  
 سے اور اللہ تعالیٰ سے جو تجھے دیکھ رہا ہے وہ تجھ پر لازم ہے کہ تیرے غصہ پر عمل کرے  
 کہ تو تک عقل مند کے نزدیک یہ شہادت زیادہ بیٹھی ہے اور جو قوت کی یہ بیڑی ہے  
 شخص کے طبع و عین پر چڑھنے سے زیادہ دشوار ہے اور جو و اعصاب کی باتیں نہ سنا کرے تو نہ  
 وہ آخرت کو بھلا دیتی ہیں۔ بلکہ جن زمیں پر تیرا غرور ہو کر وہ برتت ان کی نہایت کیا کر و اور  
 موت و مرگ کے بعد کہ تو ناک بول کر یاد ہو اور اپنا بچاؤ کرے۔ اس سے بڑی غریب  
 سے خدا کی پناہ مانگو۔ نہ تو بھی غرور سے بے گن درستی رہو۔ اسے بیٹھا کسی پر غرور سے  
 خوش نہ ہو۔ بلکہ نہ کرنے پر سزا و منہ ہو۔ اسے میں نے میں تیری کیاں اور آخرت میں  
 حسرتیں ہیں اور جب تیری قدرت اپنے سے پست پر نہ کرے پر اک سے تو خدا کو تو  
 قدرت تجھ پر حاصل ہے اسے یاد کر اسے بیٹھا۔ معاہدہ وہ چیز ہے جس سے دیال  
 ہیز اور جو سکھو۔ اور اس کی تعلیم دوزخ و عذاب سے سکھاتا ہے اسی میں تذکرہ ہو جائے بیٹھا۔  
 سب لوگوں میں سے زیادہ غنی و توانا وہ ہے جو اس چیز پر رت و عت کرے کہ اس کے  
 اپنے ہاتھ میں ہے اور لوگوں میں سب سے زیادہ فقیر وہ ہے جس کی انگلیوں میں چیز  
 ہر گئی ہوں جو لوگوں کے ہاتھ میں ہے۔ اسے بیٹھا جو کچھ لوگوں کے ہاتھ میں ہے اس سے  
 ماہر جس ہو جو اور ستر کے وعدے پر بھروسہ کر دوزخ و عذاب سے بچا پر غرور کیا ہے اس  
 میں کوشش کر۔ اور جس چیز پر وہ نام نہا ہے اس کو چھوڑ دے۔ اور اپنے کام اور  
 میں ستر پر توکل کر وہ تیرے پیسے کوئی ہے۔ اور جب تو نہ پڑھے تو نہ سمجھتے ہوئے  
 والے شخص کی طرح ادا کر دوزخ و عذاب میں رکھ کر تم میں کے بعد ہرگز زندہ نہیں رہا ہے  
 نہ رات ہی چیزوں سے نیچو کر جس کی معذرت کرنی پڑے کہ یہ نہ خیرت معذرت  
 نہیں کہ تو پڑھنی دوزخ و عذاب کے یہ نہ کچھ پسند کر۔ تو اپنے لیے پسند کرتا ہے اور  
 ان کے یہ وہ پسند کر جو اپنے سے پسند کرتا ہے اور وہ بات نہ کہہ کر جس



تھے مگر نہیں اور کوشش کر کہ تیرا آج کا دن کل سے بہتر ہو اور آنے والا دن آج سے بہتر ہے  
 کیونکہ جس کے دونوں دن برابر ہیں وہ خسار سے بیستہ اور جس کا آج کا دن کل سے بڑا  
 ہے وہ ملوث ہے اور جو کچھ اللہ نے تیری قسمت میں لکھا ہے اس پر رشتہ ہے۔ کیونکہ وہ  
 کہتے ہیں کہ میرے بندوں میں زیادہ بڑا گناہ گار وہ ہے جو میری قضا و قدر پر فحش نہیں  
 اور میری نعمتوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا اور میری بلا پر ہیر نہیں کرتا۔ رسول اللہ نے  
 معافین جیل کو وصیت کی۔ فرمایا میں تجھے وصیت کرتا ہوں۔ اللہ سے ڈرنے، پیسے  
 دینے، مانیت کے ادا کرنے، تواضع و انکساری سے رہنے، وعدہ کی وفا کرنے،  
 تیاریت کے پتہ ڈرنے اور بڑی سے اچھا سلوک کرتے، صلہ رحمی کرتے، یتیم پر رحم  
 کرتے، زمر گنگو کرتے اچھے اعمال بجالانے، امید کو کوتاہ کرتے، ایمان کی تاکید کرنے  
 دین کو بچھنے، قرآن میں تدبیر کرنے، آخرت کو یاد رکھنے، حساب سے کھانے اور موت  
 کو زیادہ یاد رکھنے کی اور کسی مسکن کو سب و شتم نہ کرنا و گھر کی انعت نہ کرو  
 کسی رشتہ دار سے قطع رحمی نہ کرو کسی بڑے کام پر راضی نہ ہو۔ ورنہ اس کے بچانے  
 نہ کی طرح ہو جو بڑے اور ہر درخت و درخت کے پاس و سحری کے وقت میں  
 بکھیرا مت میں اس کو یاد کرو۔ وہ تمہیں یاد رکھے گا۔ کیونکہ تمہارا دستاورد کہتا ہے  
 تم سے یاد رکھنے و اس کو شکریہ کی جزاء دے گا۔ جو اس کا شکریہ دے کرے ورنہ ہر  
 دن کی آبی کی تجدید کر پویشیدہ کی پویشیدہ اور عینہ کی عینہ اور جان سے کہ سب سے  
 بچا ہے۔ سدا کی کتاب ہے۔ اور زیادہ قبل و ثقی عزت ستوی ہے اور زیادہ  
 شریعت ذکر سدا ذکر ہے۔ و بہترین قصص قرآن ہے و بہترین طور وہ ہیں جو سننے  
 میں دہشت ہیں و بہترین بدعت انبیاء کی ہدایت ہے و شریعت قرآن میں موت  
 نبی و سب سے زیادہ اندھا پن ہدایت کے بعد گمراہی ہے۔ یہی ناسی ورنہ  
 بہترین مذہب ہے جو نفع دے و بدترین اندھا پن دل کا اندھا پن ہے۔ ورنہ  
 ورنہ بہترین و سب سے باقیست بہتر ہے۔ ورنہ کم متدرد کافی ہو بہتر ہے۔ سب سے  
 جو زیادہ ہو ورنہ نفع دے ورنہ ہی ہے وہ معذرت ہدایت کے وقت کی

جائے درید ترین پشیمانی قیامت کے دن کی بات اور سب سے بڑے گنہگاروں کی زبان سے  
 اور بہترین نعتی و تہذیبی نفس کی نعت و تذکرہ کی بات اور بہترین زور و شوکت کی بات اور حکمت  
 کا سرخسوت و عینیت میں غور و تدبیر اور بہترین ذوق و تہذیب و ادب کی بات اور بہترین  
 بات اور گناہوں کا پاپ چھوڑنے اور شک سے اور فوہ میں نیلوان کا جہاں ہیں اور جو ان  
 باتوں کا ایک شہید ہے درید ترین۔ یہ خود ہے درید ترین گنہگاروں کی زبان سے اور  
 تیک بخت و دست خود و زور و سب و غلبہ و اصل کر کے۔ وہ جہم و تہذیب و تہذیب سے  
 ہے اس کے یہ جہم کی تک کے نہ وہ پڑ نہیں اور جو جسم و اندام کے وہ تہذیب کا نعتی بات  
 اور اس کی گنہگاروں نہیں ہوتی اور نہ زور ہے۔ صہ و تہذیب اور تہذیب کی بات ہے۔  
 رزق و تہذیب و اصل ہے سکینہ و زمین و تہذیب سے اور میں کو چھوڑا دینا پڑتی بات اور تہذیب  
 کے یہ ایک ایسا وقت ہے جو نہ چاہتے ہیں وہ۔ یہ تہذیب و تہذیب کی بات ہے  
 اور ایک وقت ہے یہ تہذیب میں تہذیب کی تہذیب اور تہذیب کر کے اور ایک وقت  
 ایسا ہوتا ہے میں پتہ نہیں کہ یہ ایک یا ایک یہ وقت ہے تہذیب کی بات ہے  
 کہ یہ تہذیب میں ہے اور تہذیب میں تہذیب کی بات ہے کہ اس کی کو تہذیب و تہذیب میں  
 ہوتا ہے کہ یہ تہذیب کی تہذیب اور تہذیب و تہذیب کی بات ہے کہ اس کی کو تہذیب و تہذیب میں  
 کو یہ پتہ ہے کہ تہذیب و تہذیب میں تہذیب و تہذیب کی بات ہے کہ اس کی کو تہذیب و تہذیب میں  
 اور تہذیب کی بات ہے کہ تہذیب و تہذیب میں تہذیب و تہذیب کی بات ہے کہ اس کی کو تہذیب و تہذیب میں  
 و کتاب کا بہترین ہے کہ اس طرح نہ کہ تہذیب و تہذیب میں تہذیب و تہذیب کی بات ہے کہ اس کی کو تہذیب و تہذیب میں  
 ہوتا ہے اور تہذیب کی بات ہے کہ اس طرح تہذیب و تہذیب میں تہذیب و تہذیب کی بات ہے کہ اس کی کو تہذیب و تہذیب میں  
 رہتے وادوں کے ساتھ ایک تہذیب و تہذیب میں تہذیب و تہذیب کی بات ہے کہ اس کی کو تہذیب و تہذیب میں  
 ہے تہذیب و تہذیب میں تہذیب و تہذیب میں تہذیب و تہذیب کی بات ہے کہ اس کی کو تہذیب و تہذیب میں  
 تہذیب و تہذیب میں تہذیب و تہذیب میں تہذیب و تہذیب کی بات ہے کہ اس کی کو تہذیب و تہذیب میں  
 میں اصول تہذیب کے پانچ پانچوں کی تہذیب و تہذیب کی بات ہے کہ اس کی کو تہذیب و تہذیب میں



ہو گئی ہیں اور نہ وہ اپنے گمرو لوں کی طرف پلٹ کے آئیں گے۔ پس کہتے ص جہان عقل ہیں  
 کہ جنہیں خواہش نفسانی مشغول کر دیتی ہے اس پتیر سے کہ جس کے لیے وہ پیدا کئے گئے  
 ہیں۔ یہاں تک کہ وہ بے عقلوں کی طرح ہو جاتے ہیں اور اپنے نفسوں کو غلطی کرتے ہیں  
 معذرت سمجھو اور اس بات میں جھگڑا نہ کرو جو تمہاری خواہش کے موافق ہے بلکہ تمہاری  
 بہمت حق کی نصرت ہو۔ چاہئے وہ تمہاری طرف ہو یا اس کی طرف جو تم سے جھگڑ کر رہا  
 ہے کیونکہ خداوندِ عالم فرماتا ہے اسے وہ لوگوں جو ایمان لے آئے ہیں اللہ کے مددگار بنو اپنی  
 خواہش اور شیطان کے مددگار نہ بنو اور جانو کہ گمراہی ہم کی طرح دین کا کوئی نہیں منہدم کرتا اور  
 اور گمراہ لوگوں کو گمراہ کرتا ہے اور منافق کا باطن کے لیے جہال و جھگڑ کرنا اور دین سے  
 طلب گاروں اور مس میں رغبت کرنے والوں کی گردنیں توڑ دیتی ہے اور جان لو کہ قبر جنّت  
 کے باغوں میں سے ایک باغ یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھ ہے لہذا اس کو عقل  
 علاج سے درست کر رہو رہتا ہو پس تم میں سے جو نیک کام کرتا ہے اس کی مثال اس  
 شخص جیسی ہے جو ایسی بات کرتا ہے کہ جس سے وہ اپنی رہ ہموار کرے۔ خدا فرماتا ہے وہ  
 اپنے نفس کے لیے اسے ہموار کرتے ہیں اور جب تم دیکھو کہ خدا بندے کو وہ کچھ دیتا  
 ہے جسے وہ چاہتا ہے حالانکہ وہ اس کی نافرمانی پر قائم ہے تو سمجھو کہ وہ اسے بتدریج مذہب  
 کے قریب لے جا رہا ہے ارشاد ہے کہ ہم عنقریب درجہ بدرجہ انہیں قریب کرتے  
 ہیں یہاں سے انہیں جہنم نہیں ہوتا۔ بن عیاض سے سوائے کیا گمان تو لوگوں کے متعلق جو خدا کا  
 پتہ خوف رکھتے ہیں کہ وہ ایسے لوگ ہیں کہ جس کے دل خوف سے نہ ٹھہری ہیں اور ان کی  
 آنکھیں اشک بار ہیں اور ان کے آنسوؤں کے رخساروں پر بہتے ہیں وہ کہتے ہیں ہم کیسے  
 خوش ہوں گا۔ کہ موت ہمارے پیچھے لگا ہوئی ہے درحقیقت ہمارے وار و ہارنے کی جگہ  
 ہے۔ قیامت ہماری وعدہ گاہ ہے اور اللہ کے سامنے ہماری پیشی ہے اور ہمارے صف  
 و جو روح ہمارے خلاف گواہ ہیں اور جہنم کا پل ہمارا راستہ ہے اور اللہ کے ہمارے  
 سبب مینا ہے۔ پس متردب ہے ہمارا خدا ہم پناہ مانگتے ہیں اس سے تفریق کرنے والے نہ ہوں  
 اور موافق اس سے جب کہ دل پہنچانتے ہیں یہ شک عمل عم کا شرب اور خوف عمل کا

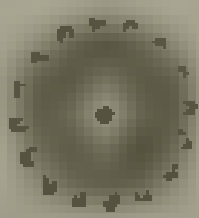
نتیجہ سے اور میدان حقین کا پھل ہے اور جو جنت کا مشتاق ہے وہ اس ملک پہنچنے کے سبب  
 میں کوشش کرتا ہے اور جو جہنم کی آگ سے ڈرتا ہے تو وہ اس پیرستہ دور ہوتا ہے جو اس  
 کے قریب کرے اور جو خدا کی عداقت کو دوست رکھتا ہے وہ اس کی عداقت کی تیر کی کرتی  
 ہے رزایت ہے کہ خداوند عالم ایسا جنس کتب میں ارشاد فرماتا ہے۔ اسے فرزند آدم  
 میں زندہ ہوں بھڑ پر موت نہیں تو ان چیزوں میں میری اطاعت کرنا کہ میں نے تجھے حکم دیا  
 ہے تجھے ایسی زندگی دوں گا کہ تیرے یہ موت نہیں ہوگی۔ اسے فرزند آدم میں کسی چیز  
 کے یہ کہتے ہوں ہر جہاں وہ ہوتا ہے تو میری نافرمانی نہ کرو میں جہاں کا ہیں تجھے حکم دیتا  
 ہوں تو تجھے حکم دیتے ہوں تو تجھے یہاں دوں گا کہ کسی چیز سے ہے کہ ہوں تو وہ ہوجائے گی  
 اور کسی طرح خداوند عالم اپنی کئی غریبوں میں ارشاد فرماتا ہے اور میں اسے یہ ہے کہ میں  
 ہوں اسے سنو میں چاہوں اور تم اسے واسطے ہے اس میں وہ جو تم کو یہ چیزیں خدا  
 تمہارے رزق کی طرف سے نازل ہوتی ہیں۔ تمہارا اللہ کے فرمایا میں جہنم میں ہاک کرنے والی  
 اور زمین نجات دینے والی ہیں۔ وہ جو ہاک کرنے والی ہیں تو وہ صفت جس ہے کہ جس  
 کی رستہ کی جائے درود خود بخش ہے جس کی پیروی ہو درنہاں ہا پش اور پشترانہا  
 اور جو نجات دینے والی ہیں تو خیرت و سعادت میں خدا کا خوف رکھنا خیر و فقر میں نہ روری  
 نتیجہ رکھنا دررہنا و غضب میں نہ رور و تصافت کرتا اور نام حسین کا رشتہ ہے کچھ لوگ  
 میں نہت ہیں بیچ کر ہے کہ وہ جنت میں اس کی نعمتوں کو آگ اور اس کے شعلوں کو دیکھتے  
 ہیں جہاں گناہ کرتے ہیں کہ وہ ہیں رہیں۔ نہ انہیں کوئی چیز کی ہیں یا وہ خود بخود انہیں  
 نہ انہیں کے دل وہ غم میں غم غم کا تھوڑا سا پے درود ہے خوف خدا و مردلوں  
 ہیں اس کی ہدایت وہ کہتے ہیں کہ دنیا کی ہیں ضرورت نہیں ورنہ ہم اس کے یہ پیدا  
 ہوتے ہیں ورنہ اس میں کوشش کرتے کا ہیں حکم دیا گیا ہے۔ انہوں نے اپنے مال اور  
 خون خرچ کر دیئے ہیں اور ان کے ہر سے پشہ نفاق کی مرضی خریدی ہے۔ وہ یہ جنت  
 میں کہ ان کے دل اور نفس ان سے جنت کے ہر سے خریدے درود انہیں پہنچ دیا میں  
 تو ان کی جنت سے نجات کا ہے ورنہ ان کی سعادت اور غم خوش بختی ہے ورنہ اس سے ان

[illegible]

پھر فرمایا کہ میں سے زیادہ شہید بننا۔ اب اس کے دل میں نے عرض کیا ہاں میرے سید و  
 سرور فرمایا جو شخص مومن کے قریب ہو اس کی قسم کہ عیب سے بچے۔ پھر فرمایا یہ ہے قریب ہو  
 بتا کہ مزید تجھے بتائیں وہ شخص جس کے رسول درہم اہل بیت کی ولایت پر ایمان  
 نہیں رکھتا کہ جس کے پاس کوئی مومن کی ضرورت و حاجت کے لیے سے زور دے اس کے سامنے  
 جھکے ہوئے پیش نہ آئے۔ پس اگر وہ حاجت پر پور کی کر سکتا ہے تو خود پوری کرے ورنہ  
 وہ پیڑس کے پاس نہیں نہ وہ اپنے ذمے سے رہاں تک کہ ست چڑا کرے اور اگر وہ  
 یہ نہ کرے تو اس کے درمیان کوئی ولایت و خلیفہ نہیں اور رسولوں کو معلوم  
 ہو جائے کہ مومن کی زندگی میں یہ قدر و منزلت ہے تو مومن اس کے سامنے جھکے بغیر نہ خداوند  
 مہربان مومن کا نام اپنے ناموں سے مشتق کیا ہے۔ خداوند مومن ہے اور اس نے اپنے بندے  
 کو نام مومن رکھا ہے اس کی شرافت و حرمت کو جو تو رکھتے ہوئے و زور دینا مرستہ کے دان  
 تہ کے ساتھ اپنا بیان پیش کرے کہ خدا اس کے ایمان کو اپنی پناہ میں لے لے گا اور خداوند  
 نام فرماتا ہے کہ وہ شخص میرا ساتھ جنگ کا عدن کرتا ہے جو کسی مومن کو عزت و تہیافت  
 دے گا۔ اور جہاں پہنچے فرماتے تھے اسے تو ارمین کی بدعت تہ کے جو یہ جو گنہگاروں  
 سے بغض رکھ کر دور شد کہ قریب حاصل کرے۔ اس سے زور دے کہ دوران پر غضب ناک ہو کر اس  
 کی رشتہ کشی کرے ورنہ جو یہ کہیں بیٹھ کر ایسے شخص کے پاس بیٹھو جس کی گنت رحمتیں  
 زیادتی کا سبب ہو اور جس کو دیکھتے تمہیں زندگی یاد دلائے اور اس کا عمل تمہیں آخرت کی عزت  
 و غلبہ کرے۔ پھر مومن نے بوقرآن سے فرمایا اپنے دل پر فکر و زہد پر تو کر۔ و تم  
 پر میں دست کو اور تمہیں پر خوف خدا سے روتے کہ لازم قرار دو و رکھ کی روزی کا ہنر  
 تاکہ زور مساجد کو لازم پکڑو انہیں آباد رکھتے والے ہیں اور اس کے مخصوص بندے میں  
 کتاب کی قرأت کرنے والے میں پڑھنے والے ہیں اور فرمایا مروت چھ چیزوں میں  
 ہے نہ میں سے تین سفر میں اور تین گھر میں۔ و تو گھر کے متعلق ہیں قرآن مجید کی تلاوت  
 کرنا مساجد کو آباد رکھنا و راشد کے لیے بھائی بنانا اور جو سفر میں ہیں زوراء کا خرچ کرنا  
 تو ان فضیلت سے ہمیشہ زوراء ہیں برتاؤ کرنا ہے۔ اور اہم حسن فرمایا کرتے تھے اسے فرماتا



آدمؑ تجھ سے کیا کون ہے۔ حالانکہ تجھ سے خدا عز و جل میں گفتگو کرتا ہے جب چاہے تو اس کی  
 بارگاہ میں بنا سکتے ہو۔ دقت کو دور اس کے سامنے کھڑے ہو جاؤ، اس سے تیرے اور اپنے درمیان  
 حجب و پردہ بان مٹ کر نہیں کیا۔ تم اپنے ہم و غم و رقت و فنا قدر کی اس سے شکایت کرو اور اس سے  
 اپنی حاجت حدیث کرو وراپت معاملات میں اسی سے مدد چاہو۔ پھر وراپت فرمایا کرتے تھے کہ  
 اے مسجد! اللہ کے نام پر ہیں درختوں کی زیارت کی جائے میں پرانہ نام ہے کہ زیارت کرتے وقت  
 کہ تجھ سے اور رزائیت ہے کہ پھر شخص مسجد میں ناک نہایت کرتے تھے اس کی دہشت قیامت  
 کے دن وہ روائی کا سامنا کرے گا۔ دروگ مسجد میں تین قسم کے ہوتے ہیں ایک صفت نمازیں  
 ایک قرآن مجید کی تلاوت میں در ایک صفت علوم سیکھتے ہیں شغول ہوتے ہیں ایک صفت  
 خرید و فروخت کرتے ہیں۔ ایک صفت دوسری صفت کرتے ہیں در ایک قسم تیسری  
 اور باقی قسم کی باتیں کرنے والوں کی ہوتی ہے در فرمایا جو قید کی مرث ناک نہایت کرتا ہے تو  
 اُسے سجدہ بخون پناہیئے۔ کہ جب وہ بیخوش ہو گا تو وہ نہایت اس کے چہرے پر ہوگی در  
 آپؐ سے فرمایا کہ تیرے ہاتھ دو۔ مجھ سے سرگوشی کرتا ہے اور خیر چاہتا ہے۔ باوجود میری کوتاہی  
 کے مجھے قرض دیتا ہے اور روزہ در میرا قرب و صل کرتا ہے۔ قریب و رشتہ میں ایک ہی  
 نماز میں ہوتے ہیں اور لہذا اب میں ان کا خدمت زمین و آسمان جنتا ہوتا ہے۔

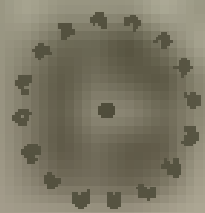


قرآن مجید کی تلاوت

[illegible]

حالانکہ مقصود اس کی آیات میں تدبیر کون دروس کے حکم پر عمل کرنا ہے۔ قدرِ نذرِ مذکور ہے کہ یہ  
 کتاب ہے برکت کریم نے نازل کیا ہے تاکہ جو اس کی آیات میں تدبیر کریں وہ جان لیں  
 خدا آپ پر رحم کرے کہ تدبیر صرف ایک ہی رستہ ہے اور اس کا نمونہ ہدایت ہے اور وہ  
 عام ہے اس پر عمل کرے اس کی برکت جنت ہے اور جو اس کا حق تلف ہو اس کا نقصان جنت  
 اور ایمان صحت و رزق کا نام نہیں بلکہ ایمان و دین ہے جو دل میں نقش ہوئی ہے اور غفلت و غیبت  
 جس پر عمل کرتے ہیں۔ اور عیبِ صانع اس کی تصدیق کرتے ہیں اور آج تو جہاں ہر جگہ ہے اور  
 وہ کہتے ہیں کہ برکت کو چھوڑ دیا ہے۔ اور بدعت ہی ہر جگہ ہے اور لوگوں نے فسق  
 و فجور پر بھائی چارہ بنالیا ہے اور ان سے شرم و حیا دور ہو گئی ہے اور معرفتِ تبارک و تعالیٰ  
 ہے اور جہالت بڑھ گئی ہے۔ جسے تسلیم نہیں آئے کہ مگر نازل و نعمت کا وہ ہوا شخص تو دنیا  
 درست اسی پر خوشی اور جو اسی سے ناراض ہو رہا ہے اور اسی پر جنگ کرتا ہے۔ نیک و بد  
 چلے گئے ہیں اور کھجور کا پھٹا ہوا رہ گئے ہیں اور ہر مہلت سے فرمایا کہ دنیا میں باقی رہتے  
 وہ کتاب میں سے بھی قرآن رہ گیا ہے اس کو ہم بنا دے یہ ہدایت پر تمہاری رہبری کرے گا  
 اور قرآن کو زیادہ حق و درود ہے جو اس پر عمل کرے کہ یہ اسے یاد نہ ہو اور اس سے زیادہ  
 و درود شریف جو اس پر عمل نہ کرے کہ یہ اسے پڑھتا رہتا ہو۔ فرمایا قرآن اپنی رستہ  
 ہے جو اس پر عمل نہ کرے کہ یہ اسے پڑھتا رہتا ہو۔ فرمایا قرآن میں اپنی رستہ سے گفتگو  
 پس وہ درست بھی کہے تب بھی ختم کرے فرمایا قرآن قیامت کے دن قلم و ساق  
 رہائے دے ہو کہ اسے کا ایک گروہ کو جنت کی طرف سے کرے کہ۔ جنہوں نے اس  
 کے بدل کو دس در حرم کو حرام سمجھا ہے اور اس کے متشایہ پر ایمان رکھتا ہے اور ایک  
 قوم کو جہنم کی طرف ہانک کرے جائے گا۔ جنہوں نے اس کے حدود و احکام کو خلاف  
 کر دیا اور اس کے احکامات کو بدل سمجھا ہے اور آنحضرت نے فرمایا قرآن کو تمہاری سند  
 پڑھو۔ اسے زیادہ نہ بکھرو اور نہ شکر کی طرح اس کو کہو کہ اس کے عجائبات کے نزدیک  
 رک جڑ و رس کے دلوں کو جیتھو۔ اور تمہیں اس سے کسی کا مقصد سورت کے آخر تک  
 پہنچانا ہو۔ آنحضرت نے خلیفہ دیا اور فرمایا زندگی میں اچھا لی نہیں مگر نشوونما کرنے دے

نام در سن کرید رکھنے والے شخص کے یہ ہے کہ وہ کوئی صبح کے زمانہ میں ہو اور تھیں تیز  
 پتہ یا با رہا ہے درمیان دیکھ رہے ہو کہ رات دن کی طرح ہر نئی چیز کو پرانا کر رہے ہیں  
 ہر چیز کو قریب لارہے ہیں اور ہر وعدہ شدہ چیز کو رہے ہیں پس مقدمہ اس سے آپ سے  
 ورنہ کیا ہے اس کے بعد بھی تلی تدریجہ درمیان ہر صبح کا زمانہ رات کا زمانہ ہے۔ فرمایا ہے  
 اور ان کی بات کا عروج و معالیٰ تمام پر مشتمل ہو جائیں تا کہ ایک رات کے مگر دن کی طرح تو  
 تم ہر لازم بات کو قرآن سے تسک کر رہو۔ چونکہ یہ مشق سخت ہے اس لئے درمیان میں کتب در  
 یہ ہر گز نہ ہے جس کی تصدیق کی جائے گی جو میں کو آگے رکھ گا۔ یہ اُسے جنت کی طرف  
 سے بہتے گا اور جس سے اُسے بے پشت دس دیا ہے اس سے ہاتھ کر جہنم کی طرف سے  
 پتہ لایا ہے بہترین رستہ کی زیادہ و شیخ دین ہے میں کا ہر حکم ہے درمیان میں کہ نہیں  
 اس کے بعد بات کا شمار نہیں ہوتا۔ درمیان کے ہر شے کو سمجھتے ہیں نہیں اس لئے بہت  
 مشورہ درمیان میں کہ یہ درمیان میں بہت قرآن سے گفتگو کرے وہ یہ بات اور تیز  
 سے کم ہوگا وہ بدل و صف کرتا ہے درمیان میں ہر شے کو اسے وہ کام میں یہ ہے کہ یہ  
 جو مومن قرآن پڑھتا ہے وہ مشن بھیوں کے ہت جس کا زمانہ درمیان میں ہے درمیان میں  
 کہبت جس کا زمانہ درمیان میں ہے اور شہرت میں تدریجہ درمیان میں ہے فرمایا کہ میں  
 ان میں سے زیادہ شہرت زیادہ نہیں زیادہ نہیں زیادہ نہیں اور زیادہ غائب کی نشات  
 درمیان میں وہوں نے غرض کیا کہیں نہیں اس لئے کہ رسولؐ، فرمایا کہ میں سے زیادہ شہرت  
 وہ شخص بہت بڑھ جائے گا اور نہ اس کے ہر وہ زبان سے ذکر نہ کرے درمیان  
 میں وہ بہت بڑھ جائے گا اور نہ اس کے ہر وہ زبان سے ذکر نہ کرے اور زیادہ  
 ہوگا وہ شخص بہت بڑھ جائے گا اور نہ اس کے ہر وہ زبان سے ذکر نہ کرے اور زیادہ  
 وہ نماز میں کہ منہ پروردگار کی باتوں اور زیادہ بتا کر وہ شخص بہت کہ جس کے سامنے ہر ذکر ہو اور  
 وہ شخص بہت بڑھ جائے گا اور نہ اس کے ہر وہ زبان سے ذکر نہ کرے اور زیادہ



سوال

سورۃ الف ایک بیسیا خلیفہ کو اپنے منہ میں لیے ہوئے ہے

اسے دیکھو! اترتے ہیں تہ بڑے ہیں وہ تھیں نیک! کی عزت رہی رہے اور  
 کے تم کے ساتھ بریدم خم کر دیکھو دیکھو چاہتا ہے۔ مگر کہتا ہے۔ مرد عید مرد عید  
 سے اور درتہ ان کی عزت کے طور پر نہیں کر رہی بندوں کی شان ہے۔ مگر اس کے خلاف ہے  
 دروہیں گئے جہاں سرکش کے کہ جن کی گردنیں، اس کے نوڑوں ہیں۔ قی۔ قسم ہے قرآن مجید  
 کہ ہے وہ جس نے پختہ مکان: ات و ات بخو گئے۔ عین در گزری مردوں پر گزشت  
 کی در پختہ زبات میں سرزاری کی در چہ امت و تجارت کی بن، پرکات کیا اس کی حکومت نہیں  
 بد گزرتہ ان پر پن در سنے ن سے چہ بن یہ۔ چہ چہ تھیں دینے۔ جب تھیں سنے  
 نسق و غیر کی تو پختہ کہ پختہ تھیں پر دیکھو کہ تم پہلی دفعہ تھیں گزرتہ سنے کوئی و جہاں تھیں  
 کی نفقت سے شبہ دینا یہ۔ پس سے وہ شخص کہ جس کے حق و رکش ت گزرتہ ہر گز کے سنے  
 در یہ ہے در شمس و قمر ت گزرتہ سے کہ سنے سے تھیں کی پختہ در سنے کہ بلیا سنے در سنے  
 یہ بین لب و روتہ و دمن تھیں گزرتہ میں کہ شمش کر ت پختہ پختہ سنے کی تھیں  
 کہ نہ نہ قریب آگیا ہے در پختہ ہم ت سنے کہ پختہ پختہ سنے در پختہ پختہ پختہ  
 سنے کے ساتھ کیا و نموت سنے پختہ ہم اس کی ش و رکش سے زیادہ قریب ہیں تھیں  
 معلوم نہیں کہ تھیں، سنے تھیں کے متعلق سنے کیا پختہ کہ۔ چہ تھیں تھیں تھیں  
 در تھیں تھیں و تھیں تھیں کے در دینہ ہیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں  
 پختہ پختہ کہ در دینہ تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں  
 مگر سنے کے پختہ تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں  
 کی حکومت کے پختہ تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں

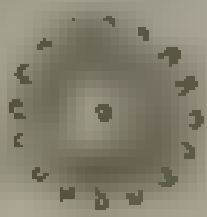
[illegible]





اَللّٰهُمَّ اَمِنْ وَاسْتَرْعَوْسِرِّ اَمْنَهُمْ سِدْرٌ دِينًا اَذَى هُوَ  
 خَصِمُهُ اَمْرًا وَّ اَصْدَقَ لَنَا دُنْيَانَا اَلَّتِي فِيْهَا مَعَاشُنَا وَ اَصْلَحَ  
 خِرَتُنَا اَلَّتِي عَلَيْهَا صَنْتُ بِنَا وَ جَعَلْ حَيَاتُنَا زِيَادَةً لِّاَلَّتِي كُنْ خَيْرَ  
 اَيُّوفٍ لَّا رَاحِلَتِنَا مِنْ كُنْ سَوْدِيَّةً نَاسِيَةً مَوْجِبَتِ رَحْمَتِكَ وَ  
 غِيَاثَهُ مَغْفِرَتِكَ وَ اَغْنِيَهُةً مِنْ كُنْ بَرٍّ وَّ اَنْسِرَامَةً مِنْ كُنْ شَرٍّ مَوْجِبَتِ  
 كُنْ تَنَكُّوِيٍّ وَّ اَلَمْ تَكُنْ تَجْوِيٍّ وَ كَشَفْتَ كُنْ بَرٍّ وَّ اَلَمْ تَكُنْ تَرَفُّ وَّ اَلَمْ تَكُنْ  
 اَنْتَ بَاغِيَةً لِّاَعْلَى سَعْدِكَ رَجْنَةً وَّ مَا يَقْرَبُ نَبِيٍّ مِنْ قَوْلٍ  
 وَ فَعَلٍ وَّ اَسْوَدَ بَلَدٍ مِنْ لَنَا وَّ مَا يَقْرَبُ اَلِيٍّ مِنْ قَوْلٍ اَوْ فَعَلٍ اَللّٰهُمَّ  
 اِنِّيْ سَعْدِكَ خَيْرٍ اَحْيِرَ رَحْمَتِكَ وَّ اَلْجَنَّةَ وَّ اَعْوَدَ بَلَدٍ مِنْ شَرِّ شَرِّ  
 سَخَرْتُمْ وَّ لَنَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ سَعْدِكَ خَيْرٍ مَا تَقْدِرُ وَّ اَسْوَدَ بَلَدٍ مِنْ  
 شَرِّ مَا تَقْدِرُ فَ اَنْتَ اَعْلَمُ اَمَّا غِيُوبٌ

و در این سری است روایت است که این بیت متذکر یک پشیمانی است که در  
 کتاب است و هر یک در کتاب است و هر یک در کتاب است و هر یک در کتاب است  
 و هر یک در کتاب است و هر یک در کتاب است و هر یک در کتاب است و هر یک در کتاب است  
 و هر یک در کتاب است و هر یک در کتاب است و هر یک در کتاب است و هر یک در کتاب است  
 و هر یک در کتاب است و هر یک در کتاب است و هر یک در کتاب است و هر یک در کتاب است



ذکر اور اس کی نگہداشت

[illegible]

نہ کہ وہ مستحق ہو جائے اور فیضیت محمد سے فوت نہ ہو جائے۔ زیادہ کے متعلق سوال  
 کیا گیا تو فرمایا وہ شخص ہے جو اپنی روزی سے کم کے ساتھ بہت مقصد تک پہنچتا ہے اور اپنی  
 موت کے دن کے لئے تیار کی کتابت فرمایا دنیا فتنہ ہے اور آخرت بیداری ہے اور ہم  
 ان کے درمیان خواب پریشان ہیں فرمایا انسان خدا کے غضب کے زیادہ قریب کی وقت  
 ہوتا ہے جب غضب ناک ہو اور شیطان کی اطمینان کے زیادہ قریب تب ہوتا ہے  
 جب کیلا ہو۔ عمر بن عبد العزیز نے خلیفہ دیا اور کہا اسے لوگو تم فقیہ پیدا نہیں ہو گئے اور  
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دیا گیا ہے اور تمہارے سے ایک یا زکشت کی جگہ ہے کہ میں  
 فیاض نہیں فیصلہ کے دن تمہارے درمیان کم کے لئے جمع کرے گا پس فیاض و غریب  
 وہ شخص ہے اس کے بڑے عمل کی وجہ سے اپنی اس رحمت سے نکال دے جو ہر چیز پر  
 رحمت رکھتا ہے اور پھر اس رحمت سے جس کا عرض آتا ہے اور نہ بنوں کی رحمت ہے  
 اور ان کے دن میں شخص کے لئے ان سے بہتر تھوڑی سی چیز کہ بڑی چیز کے مقابلہ میں اور ان  
 رحمت والی کو باقی رہتے والی کے بدلے اور شرف و ثروت کو سعادت کے مقابلہ میں بہت دے  
 یہ تم کو دے ہو گئے لوگوں کے باشندوں کو نہیں دیکھتے اور تمہارا رب باشندیں دوسرے  
 ملک نہیں گئے وہ تمہاری میراث سے لیں گے اور تمہارے گھر تمہاری قیام میں جائیں  
 کے اور تمہارے شام ایسے شخص کی ہجرت و تکفین کرے جو جس نے اپنی مدت ختم کر لی ہے اور  
 یہ کہ اسے اپنے رب کی رحمت کی ہوتی ہے تم اسے زمین کے اس حصہ میں ہمارے رکھتے ہو  
 جو میں تم کو اور فرشتہ نہیں بچھایا گیا وہ اسباب کو توڑ بیٹھتا ہے اور مٹی میں ماکن ہو گیا ہے  
 وہ دوستوں سے جدا ہو گیا ہے اور حباب و کتب سے اس کا سامنا ہے اور اس کا محتاج  
 ہے کہ جس کی رحمت کیا ہے اور اس سے یہ پرواہ ہے کہ یہ بچھوڑ گیا ہے۔ وہ اپنی  
 مٹی میں زیادتی نہیں کر سکتا اور کسی بڑائی کو نہیں کر سکتا اور جو کہ ہر منفر کے لئے ترورہ  
 کا ضرورت ہے کہ جس سے چارہ گاہیں۔ ہذا بہت منفر کے لئے تھوڑی کا زاوہ تیار کر  
 ہر شخص کی طرح ہڈی ٹوٹنے میں ہیز کہ دیکھ چکا ہے۔ خدا کے واپس و حساب میں سے  
 نہ تدریس میں کہ یہ تیار کر رکھتا ہے کہ تدریس اور کرور اور امیدوار و زمین غریب غریب

اور مدت دنیا کو طویل نہ سمجھ کر یہ کہ خدا کی قسم وہ شخص اپنی بیداری نہیں سمجھتا جسے موت کے وقت معلوم  
 نہیں کرتا کہ اس کے گھر میں کس وقت معلوم نہیں کہ صبح ہو گا یا شام کی طرف سے کس وقت درمیان و وقت میں موت  
 کو چٹ لینا ہے اور وہ کہ باز شیلن کی طرف سے بیدار کے خطر سے ہیں اور وہ کہ وہ کھانا  
 بیٹے راستہ کرتا ہے تاکہ اس کا رتک ایک کروڑ اور تو یہ بھی دیتا ہے تاکہ اس سے بھوکا نہ رہے  
 ایک کہ تمہاری غفلت کے وقت موت آجاتی ہے پس اس کے دھوکے کی طرف متامل نہ ہو اور باز  
 وہ تمہیں پتہ چلائے گا کہ تمہارے گھر میں کس وقت موت آجاتی ہے تاکہ اس سے بھوکا نہ رہے  
 خدا اور تیری موت کے دن کے احوال معلوم نہ کرنا سے نجات کا وقت ہے یہی بات ہے یہ معلوم نہیں کہ  
 اس کا رتک اس پر تار نہیں ہے کہ رضی وہ اس طرح کھٹکے ہو سکتا ہے میں مدت پانچ دن کا ہے  
 اس سے کہ میں تمہیں کہ دوں یا تم کہ دوں ایسی چیزوں سے جن میں میں تمہاری موت کی طرف  
 ورنہ میرا معد خسارہ میں ہو گا اور میرا غم و غصہ فقیہ ہو گا اس دن ایک رات و سچائی کے ساتھ  
 کوئی چیز نجات نہیں دے گی اور نہ اس شخص کو مینا یہ نہیں ہو گا کہ موت اس کے ہاتھ میں ہے  
 کے ساتھ خدا کی مدد سے اس کے گھر میں شہر کے نزدیک سے تو تمہارے لیے مستقیم درجہ سے  
 ہو جائیگا کہ وہ فرما رہا ہے اس شہر کے لیے مستقیم ہو جائیگا اور اس سے سب مغفرت کرو اور  
 جو لوگ پہنچتے ہیں کہ ہر ایک شہر سے پہنچ رہا ہے کہ وہ سچائی کا رتک ہو جائیگا اس دن  
 اس عورت کی طرح تیرے ہاتھ میں ہے اس کے ہاتھ میں ہے کہ تمہاری سحر و جادو اور پتہ  
 درمیان کھول کر نہیں دے گا اور جن کو یہ شخص پتہ کی غفلت میں مستقیم نہ ہو جائیگا اس دن  
 سے دوسرے مقام کی طرف بند نہیں ہو سکتا اور وہ فتح نہیں ہو سکتا کہ اس پر غصہ ہو سکتا ہے  
 شہر کی عزت سے نافرمانی کی ذلت کی طرف نہ نکل جائیگا اور اس دن کے ساتھ  
 نفس کی وحشت میں نہ جائیگا اور اپنے ہاتھوں سے پتہ شہر و دھوکے نہ کرے کہ وہ  
 اپنے ہاتھ سے پتہ شہر ہو رہا ہے کہ وہ سو کہ اس سے تو خدا میں کو اس کے ہاتھ سے خود اس دن  
 کی زبان کے لیے سوچتے سمجھتے غافل ہیں نہ ہر گز دیتا ہے یہاں یہ چیز دنیا کی ذلت و غفلت  
 میں رہوئی غریب و پیشانی کو با عزت ہو جائیگا ہندوؤں کے اعمال کے لحاظ سے خدا میں ہو جائیگا  
 صدق سے فرمایا تمہیں پتہ اس کی زبان جن کے ہاتھ سے پتہ ہے کوئی چیز منتر نہیں منجھتی





باب

نماز شب (تہجد) کی فضیلت

[illegible]



بعد جو آپ نے ہم سے انصاف نہیں کیا، پھر وہ کہیں گے ہمارے مالک تیرے دل بندوں  
 سے تجھ سے ہمارے عہد وہ کس طرح یہ کرامت جلیلہ حاصل کی ہے تو انہیں بولیں غرض  
 سے ایک فرشتہ بیمار کر کے گایہ لوگ رات کو کھڑے ہو کر عبادت کرتے تھے جب تم لوگ  
 سو رہت ہو تو دریا زورہ رکھتے۔ جب تم کہتے رہتے اور یہ اپنے ہاتھ اندر کی  
 رنہ کے پتے دے دیتے جب کہ تم بچل کر رہتے تھے اور یہ اندر کی زیادہ دیر سے دور  
 سست نہیں پڑتے تھے زور یہ پتے ایک خوف سے روت روت کر رہتے تھے  
 تمہیں ورنہ زندہ نہیں رہتے تو مناجات جناب دوزخ کی سے اس میں یہ بھی تھا پھر زور  
 ہے متغیر کرتا رات کی تاریکی اور سحر کے وقت اسے دوزخ جیہ تجھ پر رات پتہ پر وہ  
 دُش دے تو سمجھ میں نہ رہے کہ بندہ موت کو دیکھ کر میری جیسے کہ وہ راز کر رہا ہے کہ  
 تاکہ میں بھی تمہیں یاد رکھوں۔ سے دوزخ متقی لوگ رات کو نہیں سو رہے بلکہ وہ میری نذر پڑتے  
 ہیں اور بناؤں میرے ذکر میں گزارتے ہیں سے دوزخ غارت و گم بیداری کی سڑک سے  
 اپنی آنکھوں میں ٹہر رہے ہیں در رات کو کھڑے ہو کر میری رنہ چاہتے ہیں۔ اسے دوزخ  
 جو شخص رات کے وقت نہ پڑھے جیہ کہ دُش ہوئے ہوئے ہوں اور اس سے تنہا  
 مقصد میری رنہ ہو تو میں اپنے فرشتوں کا نذر دیتا ہوں کہ وہ اس کے لیے متغیر کریں اور  
 اس کی طرف میری جنت مشتاق ہوتی ہے اور اس کے لیے ہر شک و تردید چیز نہ کرتی ہے  
 اسے دوزخ سنو جو میں کہتا ہوں ورنہ میں ہی کہتا ہوں کہ میں اپنے گنہگار بندے پر اس کی اپنی  
 ذات سے زیادہ رحیم ہوں کہ میں اپنا اس بندے سے محبت کرتا ہوں جو جنت سے محبت  
 نہیں کرتا ورنہ اس سے شرم و حیا کرتا ہوں۔ نہ کہ وہ مجھ سے حیا نہیں کرتا۔

و عنایت سے بھائی جان سے کہ رات زورن اپنے چلتے ہیں کسستی نہیں کرتے زورہ  
 فرزند آدم کی عمر کو ناقص کرتے کے لیے پتے ہیں زورہ گھڑیاں ورنہ کھسے ہیں۔ پس جیہ  
 تم ان کی تیر رفتاری کے باوجود ایک خطہ کے لیے غافل ہو جاؤ گے ہو تو وہ دن کی مائے  
 گھڑیاں غفلت میں ختم ہو جاتی ہیں۔ پھر جیہ رات آجاتی ہے گرم ساری رات ہوئے  
 رہو تو تم ایسے شخص ہو گئے کہ جس کے یہ رات و دن میں کوئی خیبر نہیں۔ اب جس شخص کی

یہ ناست ہو تو اس کا موت اس کی زندگی سے بہتر ہے کیونکہ اس کا دل مر چکا ہے اور اس جسم کی زندگی میں  
 کوئی تبدیلی نہیں۔ جس کا دل مر چکا ہو، پھر کہا اسے رات میں مرد اور دل میں بے کار ہے  
 اسے کام تو تو فیروں والے کرتے ہیں۔ درمیان میں یہ کہہ رہا ہے کہ یہ بھی نہیں ہو سکتا ہے  
 ایک قدر نشتہ کی موت پر تھوڑے سا رے کا مرنی کر کے تار دو ہوا ہے اور در آدم میں  
 سے ہر ایک کے علاوہ باقی غنیمت اور نعمت میں ہیں کیا تم دیکھتے نہیں کہ جب کسی کے مال میں  
 زیادتی ہو تو وہ خوش ہو جاتا ہے اور یہ رات دن اس کی فکر کر لیتے ہیں رہتے ہیں۔ لیکن اس کے  
 نزدیک اس کی کوئی اہمیت نہیں اور نہ یہ بات اسے محزون کر دیتی ہے اور اسے وہ مال  
 کی زیادتی کس قدر بے پرواہ کر دے گی کہ جیسے غم نہ ہو جی۔ کسی شخص سے کہا گیا کہ اس شخص  
 سے ماں کا انتقال وہ کیا ہے کہ اسے دنوں کا انتقال وہ بھی کیا ہے کہ جن میں اس کی خبر نہ  
 کرے اور کہا کہ یہ کہ تمہارا ایک رشتہ منادی کرتا ہے۔ اس پر اسے ماں والو اس رشتہ  
 کا کہنے کا وقت گینا ہے۔ اسے ماں والو اپنے لیے کون سا عمل صالح آگے  
 دے چکے ہیں اور کہتے موال پہلے لوگوں کے لیے چھوڑ رہے ہیں جو تم پر رحم نہیں کریں گے  
 اسے شرمالہ والا اپنے آپ کے مردوں میں شرم کر رہا ہے کہ اس کا شوق پیدا نہ ہوتا ہے اور سب پر  
 ہونے کی ترکاش انہیں معلوم ہوتا ہے کہ وہ کس سے پیدا ہوئے ہیں پس اسے یہی اس بات کو  
 کہ وہ مرے لیل تیر کے لیے بلی کی کر رہا ہے بلی کی کر رہا ہے اس کے کہ تجھ پر وہ چیز نازل ہو جس  
 کا ہیکے موت ہے اور کوئی شخص بھی تجھے تیری ناز دیا اور تیرے رب کے ذریعے شمول  
 نہ رہے اور رقیب و عقیدہ رشتہ وہ چیز زور پر لے جائیں جو کم ہو اس سے جو پہلے دینا ہے  
 سے نہ رہا اس پر تجھ سے رانجی نہیں ہو تا۔ مگر وہ تو پتا ہے کہ اس کے ہر دن کی ان غمت  
 پہنچے ست نرا وہ ہو رہی اگر تم سے فرمایا جس کے دونوں دن برابر ہوں وہ خسارہ میں ہے  
 ورنہ اس کا اتنا وار دن آج سے یہ کہہ دے وہ ملحقون سے اور جو اپنے عمل کی کمی نہ محسوس  
 نہ کرے تو اس کی عقل ناقص ہے اور جس کے عقل اور عقل میں نقص ہو تو اس کے لیے  
 موت اس کی زندگی سے بہتر ہے اور حیاں لو اسے بھائی کہ وہ عقل مند ہو اللہ وہ پہلے  
 رہا اور تمہارا کہ عقل کے حصول میں کوشش کر رہے ہیں تم انہیں رات کے اکثر حصہ میں دیکھو

گے کہ وہ لپٹ پر وردگار کے ذکر سے مدت نسل کر گئے ہیں ورنہ اس کی غیر درست رہنے  
 بلکہ رہتے ہیں کبھی نافرمانی بھی کسی صورت کی نافرمانی بھی کسی بھی واسطے روایات سے  
 وزارت اور اس کے تحت سے شرف سے گریز کرتے ہیں گئے رہتے ہیں وہ رات کو نہ پاتے  
 نہ حریف نیند کا غور ہو جائے یا جس سے وہ اپنے اہتمام کو رخصت ہو جائے یہ لوگ ہی نہیں  
 اور اپنے یہ و سرری کیفیت تو دیکھنا ہوتا ہے جیسی ہے کہ رات کو دروازہ کھول کر  
 بت مروت کو کھڑے ہو کر بیاوت نہ کرے جو کھڑے ہو کر بیٹھ کر بات کرتا ہے پھر سے  
 قہر کی کیفیت دیکھ میں دن کی شدت سے تنہا ماندہ ہو لیں یہ بڑے بول سر ہیں در نہ پتہ  
 سر دیوں میں سر دی کی دلیں پیش کرتا ہے۔ اور کہ بچوں میں کوئی کہ جائے یہ بڑے بول سر ہیں  
 اگر کوئی بادشاہ تک ایک دیوار دے یا لال میں دے اور چھوٹے کمرے کو جس کے دروازے  
 پر کھڑے ہو کر رات کو پہرہ دے تو فوراً ملک کی تیار ہو جائے وہ کسی کیسے کہ اپنے  
 ہاتھ پیرائی ڈاؤن میرے آگے آگے ہو اور میرے دشمن سے تنگ کر دے تو اپنی حریف  
 روئے اس کے یہ قہر کر دے گا۔ چاہے تو قتل ہی کیوں نہ ہو جائے اور گتے اٹھیں ہیں  
 ہر ایک درہم جرت دوسرے کی نہ رست پھیل کی کہانی کے یہ بیٹے ہیں در نہ رست ہی  
 یا تخت رقی میں ساری رات پہرہ دیتے ہیں اور گریہ اور ہونہر کرنے کا یہ کسی ذی دلی  
 کہ میں مشغول ہوتے کہ تو ساری رات سہان فقر کے درمست کرنے میں مشغول رہتا ہے اور  
 اپنی تجارت کی حفاظت کرتا ہے اور اپنے پروردگار کی تہمت کے بیٹے یہ غدار بول  
 کیوں پیش کرتا ہے۔ تو یہ رات تیرے چھوٹے عریان چیزوں کے متعلق کمزور ہیں کہ  
 دلیل ہے کہ جن کا لہجہ ان کے ان وقت پر گویا اور جنت میں سے و مدہ کی ہے  
 یہ شک تو ہے اس بار سے میں اپنے نفس کی ہمدردی ہیز کا حکم دیتا ہے اور بیٹوں کی بات  
 کی ہے۔ اور نہ تو انہیں دیکھتا ہے اس نیت سے مثلاً کہ اپنے در فرمایا ہے یہ شک تو ہے  
 تمہیں را دشمن ہے۔ پس اسے اپنا دشمن کہہ دے چاہے وہ موت کو بھاتا ہے تاکہ وہ جہنم ہو  
 جائیں۔ فرمایا شیطان تمہیں فقر کا وعدہ دیتا ہے درحقیقت کا مریں کا حکم دیتا ہے اور  
 اپنی مغفرت اور فضل کا وعدہ کرتا ہے پس ڈرا اپنے نفس کو۔ اسے بھائی بول نیند

سے دیر اپنے رب کی عبادت کی یہاں تک کہ اس سے اپنی مراد پائے خدا بھلا کر سے ایک  
 زہد کا جس نے یہ شعار رکھا ہے اسے میرے دوست بہتر سے دوزخ و موت کے خوف سے جو  
 سکراتِ موت سے ڈرتا ہے اسے جو تمہیں کہیں کہ ہذا کی ہذا کی کسی سے نہ راضی است آخر کو یہ پتہ چلے  
 ہے اب اس کے کاٹنے کے لئے وہ کوئی پارہ کا نہیں ہذا سے ہذا کی ہذا ہذا پتہ تو اب  
 غنیمت سے بھری ضرر کا اثر نہ ہو غفلت و زمیند میں گزر چلا ہے۔ اب اللہ کے لئے قیام  
 کرتا ہے جو باقی عمر میں نہ بھولے یا نہ کہ میرا نہ بھولے یا نہ کہ میرا نہ بھولے۔ اس کو غنیمت سمجھو تو  
 قیام نہ کر کے گناہ و اس سے فاضل نہ ہو ورنہ پشیمان ہو کہ خداوند عالم سے قیامت  
 کے دن کو حسرت و ندامت کو نام دیا ہے ورنہ اس سے مقام پر تھیں ان کے ہذا کا دن  
 کہا ہے۔ جو کہ اسے مردی ہے کہ قیامت کے دن ہر خلیفہ کی پشیمان ہوگی۔ یہیں اسے پشیمان  
 نہ ہو نہیں دے گی نیک بخت تو جہنم جہنم اور یہ کچھ خداوند عالم سے اس میں اپنے  
 جتنی دیر اس کے لئے تیار کیا ہے کہ دیکھو کہ پشیمان ہو گا۔ کیونکہ اس کا عمل ان کے عمل کی  
 امرت نہیں ہوگا اور اس کے عمل سے زیادہ عمل درکار ہوگا کہ فرزندِ امی میں ان کے  
 ہذا دیر تک پہنچ سکے اور اگر انسان شکیاویں سے بد بخت ہو تو جہنم وہ جہنم  
 کی آگ میں اس کی دوزخ کو اسے کا دوزخ پر اللہ تعالیٰ نے اس میں دروزنک مذہب نہیں  
 کیا ہے اسے دیکھو کہ قیامت کے دن پشیمان ہو گا کیونکہ اس سے اپنے گناہ اور نافرمانیاں  
 ترک نہیں کی تھیں تاکہ وہ اس چیز سے بچ سکے جس میں جہنم ہوگا۔ ہذا یہی اور یہی بڑی  
 سبب سے ہے۔ یہ تدبیر کر کے سے جہان کی جو کچھ چھو سے کوئی نہ جانی ہے افسوس  
 یہ دوزخ پر اسے جہنم آسویا ہو گا تو اس میں قابل نہیں نہ ہوتا، اس کے دوزخ سے پر  
 کہہ ہو گا۔ لہذا اسی سے تجھے ملادیا ہے اور اگر وہ سمجھتا کہ تو اس کے دوزخ سے پر کھڑا  
 نہ ہو گا، تو ہے تو زندگی ختم ہوتے سے پہلے فوراً تجھے کھڑا کر دیتا۔ یہ دوزخ دوزخ آرت  
 کہ کہتے دوزخ دوزخ دوزخ میں بوسے کا آتا ہی آخرت میں کائے ہو، اور باری تعالیٰ اپنے  
 بندوں کو اس کی ان عتوں کی طرف بڑی درستی کرتے کہ حکم دیتا ہے۔ ہذا فرمایا ہے  
 کہ اپنے رب کی محضرت کی طرف اور جہنم کی طرف جس کا عرصہ زمان و زمین جتنا ہے

[illegible]

ہر کون ہیں کہتے ہیں وہ لوگ ہیں جو رات کو تلاوت قرآن کر کے بیدار رہتے ہیں اور خدا کا ذکر  
نیت و جہوت میں زیادہ کرتے ہیں اور ہر قدر میں خرچ کرتے ہیں اور آخر کے اوقاف میں استفادہ  
کرتے ہیں۔ پس اسے بھائی اپنے آپ کو تنہا و سر تن نش کر اور رات کو کھڑے ہو کر عبادت نہ  
کرتے کہ خدا اس سے قبول نہ کرے نہ یہ نذر باطل ہیں پس رات کو کھڑے ہو کر عبادت کرتے  
و اسے بیداری و قیام و تقوٰی کے متحمل ہوتے اور بسر جمیل کرتے ہیں۔ اس کے بدلے آخرت  
میں نہیں دیل رحمت یعنی نعمت کے ساتھ میسر ہوگی جس کے بدلے تم ہوتا نہیں اور تو اسے  
نہیں گرتے کہ طرح میسر کرے اور ان کی طرح عمل کرے تو تجھے بھی ان چیزوں میں کامیابی  
نہیں ہوگی جن میں انہیں ہوئی ہے لیکن تو تے موتے کی لذت کو نہ دے اور ان کے عمل کو نہ پر  
گزشتہ و فی سہ مساکین بھروسہ پر تو نے اپنے مال سے سخاوت نہیں کی۔ لہذا خدا نے اپنے  
زہر بھروسہ کو تجھ پر گزشتہ دے کر انہیں قریب دیا ہے اور تجھے دور کر دیا ہے اور انہیں  
بہت دراز سے کے نزدیک کیا ہے اور تجھے دُستکار دیا ہے اور جان لے کر اگر تو ایک  
لوگ اور سدا کی بنا دت سے شورش نہیں ہوتا تو مجھ سے کہتے ہرگز لوگ ہیں بگڑا ہوا قیدی ہے  
بہت لگا کے کھڑا ہوا اور تنہا ڈال تے قید کر رکھا ہے۔ لہذا اوڑھ لے اسے بھی فی عبادت کرتے  
لوگ کے ساتھ رات کو بیدار رہ کر تاکہ بنا تے اپنی زبان سے گوشتے عبادت کے بدلے  
باز رہتے کہ رات کے پڑھتے و نامزدہ گھبراہٹ کہ جس پر مسالین سمجھ رہے کہ بنا تے کے  
بند رہے۔ ان کی طرف سے یہ پس تو بھی ان شئی میں سے ہر بائے کا۔ جن کی قدر اسے  
بھی کا ہے نہ نہ یہ تعزیت کی بنا و فرمایا ہے ان کے پہلو فرشتے خواہستہ زور رہتے  
آپ وہ اپنے رب کو خوف و شمع کی بنا سے ہیں چکا ہے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں رزق  
دیا ہے اسے شکر کرتے ہیں۔ پس تم تیرے رب کی عبادت کی بنا سے شکر سے ان لوگوں کی جو  
تے کو نہ پڑھتے اور جو کچھ شکر انہیں دیا ہے اسے شکر نہیں ہر خرچ کرتے ہیں اور  
کے بنا تے ہرگز نہ تو شکر کے بعد نماز کے بیت۔ بیدار نہیں ہو سکتے کہ تو موت سے پہلے  
باز آتے ہے اور رزق بہت خیرین شکر کرتے ہے تا کہ ان کے رزق۔ یہ وہ وقت ہے  
کہ ان کے بعد ہرگز نہ ہو سکتے۔ بیدار نہیں ہو سکتے۔ ہرگز نہ ہو سکتے۔ ہرگز نہ ہو سکتے۔

اور تمھارے اوپر لازم ہے دعاؤں کی تلاوت اور متابیات کرنے کیونکہ دعا عبادت کی  
گود ہے اور تمھارے لیے سونے سے کہی گئی ہے رہ نہیں تیرے پھر بھی ایک گھنٹہ تو یہ گریہ اور  
دعا کے بیسے بیدار رہ کیونکہ اگر تو غافل رہا اور ساری رات سو تارہا یہاں تک کہ دن کے وقت  
بچ تو تمھارا دل مر چکا ہے اور جس کا دل مردہ ہو جائے تو خدا اسے اپنی قریب سے دور کر  
دیتا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ مومن کی کم از کم کیفیت یہ ہے کہ وہ ہر رات نماز شب کی پابندی  
کرتا ہے اور اس سے کم یہ ہے کہ زندگی بھر عزیز کی سوا آیات کی تلاوت کرے یا ہر شے کی  
کی نیکی اور پتے سے اپنے والدین اور مومنین کے لیے دعا کرے۔ پھر اللہ سے استغفار کرے  
تاکہ تعاقب کے رہے مگر میں اس کا نام نہ لکھتا ہوں کہ تمہیں علم ہو جائے یا اپنے مغرب و مشاء  
کے درمیان والی نماز کی بہت کیفیت ہے اور یہ سونے والا بہت ہے اور اللہ کے  
دے اور مروی ہے کہ اس کا بہت شہرت کی عمر ہے اور یہ مغرب و مشاء کے درمیان  
دور رکھتا ہے۔ پہلی رکعت میں الحمد کے بعد دو سو نو رکعتیں اور  
دوسری رکعت میں الحمد کے بعد دو سو نو رکعتیں اور یہ نماز اللہ کے نزدیک  
دن کے روزے سے بہتر ہے اور جانے آئے بھائی اگر تو اہل علم پر عمل کرے اور  
عبادت پر موافقت کرے، روزے رکھے، صدقہ دے نیکی اور صلوٰۃ رکھی کرے اور  
تیرے بعد اللہ کی رضا ہو تو یہ باریک سے غامی ہو کہ اعمال کو تیرے رضا کی کیفیت  
اور میں تمہارے اس قول کی پیروی کی اور ابتم آخرت کا گھر بہتر ہے اور آخرت سے فرمایا  
کہ خداوند عالم فرماتا ہے ہمیشہ میرے بندہ جس کو غافل کے ذریعہ میرا قریب حاصل کرتا رہتا  
ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرتا ہوں تو جب مجھے اس سے محبت ہو جائے  
تو میں اس کے وہ کمان ہو جاتا ہوں جن سے وہ سنتا ہے اور وہ آنکھ ہو جاتا ہوں جس  
سے وہ دیکھتا ہے اور وہ ہاتھ ہو جاتا ہوں جن سے وہ چیر دے کہ پڑتا ہے۔ گھر کی خدمت  
سوال کرے تو میں اس کو عطا کر دے اور گھر کی خدمت پناہ مانگے تو میں اسے پناہ دے دوں گا  
آخرت میں فرمایا۔ جب بندہ اپنے بستر سے اٹھے اور اس کی آنکھوں میں دھندلہ ہو جائے  
وہ اپنے ایک کونہ پر تہجد کے ساتھ رخصی کرے تو خداوند عالم اسے اپنے ساتھ آخرت میں



کرتا ہے اور فرماتا ہے کیا تم میرے اس بندہ کی طرف نہیں دیکھتے جو اپنے بستر سے اٹھا  
 سے اس کا ترکہ بچانے کے لیے اس نے اپنی مٹھی میں ترکہ کر دی ہے جو ایک نے اس پر  
 فرشتہ نہیں کیا۔ گویا وہ کہ میں نے اسے بخش دیا ہے اور آنحضرت نے فرمایا کہ سحری کھانے سے  
 دن کے روزے پر اور دن کو قیام لے کر رات کو کھڑے ہو کر عبادت کرتے پر مدد حاصل  
 کر۔ کوئی شخص ساری رات نہیں سوتا مگر یہ کہ شیطان اس کے کان میں پیشاب کر جائے  
 و قیامت کے دن وہ منکس اور غالی ہوتا ہو کر آئے گا، ہر شخص کو ایک فرشتہ رات سب کے  
 وقت و درجہ پر بیدار کرتا اور کہتا ہے اے اللہ کے بندے اٹھ کر اپنے مالک کو یاد کرو  
 اب اگر میری مرتبہ وہ بیدار نہ ہو تو شیطان اس کے کان میں پیشاب کر دیتا ہے حضرت  
 عائشہ رضی اللہ عنہا کہ رسول اللہ کھڑے ہوئے نماز پڑھتے، قرآن پڑھتے اور روتے  
 تے۔ پھر آپ بیٹھتے قرآن پڑھتے دن کرتے اور گریہ کرتے۔ پھر آپ بیٹھ کر قرآن پڑھتے  
 نہ کرتے اور روتے تے۔ یہاں تک کہ جب آپ فارغ ہوئے تو یہ گئے اور آپ  
 بستر پر روتے رہتے۔ یہاں تک کہ آنسوؤں سے آپ کے رخسار اور ریش مبارک  
 تر ہو گئے، تو میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول کیا خداوندِ عام نے آپ کے زینتہ اور  
 آئینہ گنہ گناہات نہیں کر دیئے تو آپ نے فرمایا کہ یہ شک تو کیا میں شکر گزار ہوں نہ  
 بنوں۔ مقرر کتابت کہ اس روایت کا فقیر غنیمت انبیاء کے نزول سے بہت بڑھ کر کہ  
 یہ شکر ہے ایک آیت کی طرف جس کی موت میں کسی قسم کا شک و شبہ نہیں لہذا آیت کی  
 یہ روایت کو میں قبول کرتی ہوں۔ جیسا کہ تفسیر الانبیاء اور دیگر کتب کے بموجب ہے  
 ہے۔ فرمایا سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کہ بہار ہے۔ دن اس کا چہرہ تاباں ہے میں نے روزہ  
 رکھتا ہے اور رات نیک عمل کرتی ہے۔ اس میں کھڑے ہو کر عبادت کرتا ہے اور فرمایا  
 بت عزت ہو کہ نماز تہجد سے سو جائے گا تو موت وقت یہ آیت پڑھو **قُلْ اِنَّهَا**  
**اَلَا تَسْمَعُوْنَ اِنَّهَا اِلَٰهٌ اَحَدٌ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ**  
**رَبِّهِ فَلْيَسَّرْ لَمَآ وَ لَا يَسِّرْ لَكُمْ رَجْعًا ذٰلِكَ رِبِّهِ اَحَدًا** اور یہ کہے **اِنَّهَا**  
**اَلَا تَسْمَعُوْنَ اِنَّهَا اِلَٰهٌ اَحَدٌ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَسَّرْ لَمَآ وَ لَا يَسِّرْ لَكُمْ رَجْعًا**

اَسْتَغْفِرُكَ فَتَغْفِرْ لِي اَللّٰهُمَّ اَبْعَثْنِيْ مِنْ مَّصْنَعِ جِبْرِائِلَ  
وَشُكْرِكَ وَاسْتَغْفِرْ لَكَ وَرَأْسَكَ اَوْ نَعْمَ كِتَابُكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ  
يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

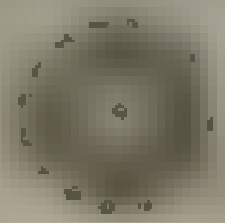
یہی کہ ہماری سزا کا وہ دم ہے فرمایا جن گھروں میں نماز پڑھنے والی جاتی ہے اور قرآن  
کی تلاوت پڑھتی ہے وہ بال آسمان کے ایسے ہی طرح پہنچتے ہیں جیسے کہ ایک درخت کی پتوں  
کے نیچے پہنچتے ہیں اور علم الیقین کے ساتھ جہاں تک قرآنی تقریبات کے ذریعہ بندہ خدا کے  
قریب ہوتا ہے وہ تابت کے نزدیک زیادہ قریب ہیں وہ نماز پڑھنے والی کے پھر سیدہ خدیجہ  
اور خدیجہ عزیٰزہ و نمید سے مناجات کرنے اور اپنے گناہوں سے شوق رکھنے اور  
نماز پڑھنے کی دعاؤں کو یہ اور متوجع و مشغول سے پڑھتے ہیں شروع قرآن مجید  
کی تلاوت کرنے اور نماز پڑھنے کو نماز میں تابت سے زیادہ قریب ہیں رکعت  
پہلے شکر میں ایسے شخص کو دنیا میں بغیر کدے کوشش و تہجد و تکبیر و زقی و بیت و تہجد  
خیری و سنا ہوں۔ وہ غایت و صحت کے جو اس کے تمام کوششوں اور تہجد و تہجد  
جائے اس کی قریب ہیں بہت کی نعمتوں اور اس نماز کے نور و تہجد و تہجد و تہجد و تہجد  
قریب کے تہجد ہونے کی بشارت دیتا ہوں اور میں اس تہجد خیری دیتا ہوں کہ تہجد و تہجد  
میں سے حساب و کتاب نہیں ہے گا اور اپنے فرشتوں کے حکم دے گا وہ اس تہجد کے  
وہ تہجد میں تہجد و تہجد کے جو رہیں داخل کریں۔ نصوت سیدہ خدیجہ و تہجد و تہجد  
کس اور تہجد و تہجد کا تہجد وہ کہ جس کو انجی م آتا بہتر ہے۔ جب کہ بڑا بڑی اور  
تہجد سے عالم ہو اور تہجد و تہجد کے تہجد و تہجد و تہجد و تہجد و تہجد و تہجد  
اور تہجد کے تہجد و تہجد کے تہجد و تہجد کے تہجد و تہجد کے تہجد و تہجد کے تہجد  
تہجد و تہجد کے تہجد و تہجد کے تہجد و تہجد کے تہجد و تہجد کے تہجد و تہجد کے تہجد  
زیادہ تہجد و تہجد کے تہجد و تہجد کے تہجد و تہجد کے تہجد و تہجد کے تہجد و تہجد کے تہجد  
ہذا اس سے اتنا تہجد و تہجد کے تہجد و تہجد کے تہجد و تہجد کے تہجد و تہجد کے تہجد و تہجد کے تہجد  
کے متعلق سوال کیا گیا ہے کہ آپ سے فرمایا اس کا وہی تہجد و تہجد کے تہجد و تہجد کے تہجد و تہجد کے تہجد

[illegible]

خدا کے کچھ ایسے بندے ہیں جو اس سے ان کے خاص مجید میں معاملہ کرتے ہیں۔ جن میں سے  
 سے خاص نیکی کا معاملہ کرتا ہے۔ وہی وہی ہیں جن کے اعمال کے دفتر قیامت کے دن بہری  
 سے گزریں گے۔ پس جب وہ بارگاہِ ایزدی میں کھڑے ہوں گے تو خدا تعالیٰ پر نور سے  
 گا۔ ان پر شیدہ چیزوں سے تو پلہ شیعہ طور پر ان سے اس کے لیے معاملہ ہوئی ہیں۔ میں نے کہا  
 یہ کس طرح فرمایا خدا تعالیٰ انہیں بل و بلند قرار دیا ہے جس سے کہ گراؤ کا تہیہ نہ ہو  
 مصلح ہوں جو اس کے اور ت کے درمیان ہیں اور اس راہیت میں میں سر پر دامت تو تیر  
 ہے کہ چپ کر عبادت کرتا انھیں ہے ظاہر ہوتا ہے میں دوست سے اور جناب سے استتاب  
 کا ارشاد ہے کہ بہترین عبادت وہ ہے جو زیادہ چپل کے کی جائے اور بہترین ذکر انھیں  
 و پو شیدہ ہے اور آپ کا فرمانا کہ چپ کر تا پڑھنا حدیث کی نماز سے ستر گنا زیادہ خوب  
 ہے اور قدرتی میں تہ حشرت ذکر کیا کی مدت کی ہے جب کہ اس نے اپنی رب کو توفیق نور  
 پر پکا را اور عبادت فرمایا ہے کہ اپنی رب کو تشریع و تزاری و چپ کر پکا را و زیند و زار  
 سے تیرا حدیث و آیات صریح ہیں کہ چپ کر عبادت کرتا انھیں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 علیہ وسلم کے کچھ لوگوں سے عبادت کر وہ بندہ اور اسے دے مانگ رہے ہیں تو آپ نے فرمایا  
 آہستہ کر و تم اس وقت کہ چپ کر رہتے ہو جو سنت اور حدیث سے اور انھیں سے ساتھ رہتے ہو  
 اور یہ چیز دار ہو اب کہ مستحب ہے کہ نہ تہجد یا پھر پڑھو جسے تہذیب و معرفت و سنت و حدیث  
 سورۃ سے محفوظ ہے نہ کہ وہی، ورمو رہت نہ تہذیب و رفق پیری کی کیفیت یہ ہے کہ  
 کچھ بہرے نہان کے ہاتھ بیٹے کے محو ذرات میں ہیں سعد بن ابی رست مریض کہ نہ دق  
 نے فرمایا اس طرح سے رہتے کہ نہ تہذیب و رفق پیری کے ہاتھ بیٹے کے محو ذرات میں ہیں  
 پھر فرمایا اس طرح نہ تہذیب و رفق پیری کے ہاتھ بیٹے کے محو ذرات میں ہیں  
 اس طرح ہے تشریع و تزاری اور اپنی دونوں نہادت کی انگلیوں کو دائیں بائیں حرکت دینی نہ  
 فرمایا اس طرح ہے سب کچھ چپ کر تہذیب و رفق پیری کے ہاتھ بیٹے کے محو ذرات میں ہیں  
 کہیں اور چپ کر تہذیب و رفق پیری کے ہاتھ بیٹے کے محو ذرات میں ہیں  
 کے ساتھ تہذیب و رفق پیری کے ہاتھ بیٹے کے محو ذرات میں ہیں

منسوب رہا۔ ہول پر بہہ رہے ہوں اور گروہ تو نہیں تو رونے کی شکل بنائے اور جو شخص کھڑے  
 ہو کر تار پست کی حالت میں رکھتا وہ بیٹھ کر پڑھتا ہے اور میرا لکھنا یہ فرماتے ہیں جو شخص سونے  
 کے وقت شتر تیرہ شدت استغفار کرے تو اس کا شمار ان لوگوں میں ہوگا۔ جس کے متعلق خدا  
 فرماتا ہے جو شتر کا وقت متعلق رکھتے ہیں اور فرمایا جو شخص ہر رات شتریات پڑھے  
 ان کا شمار فی جن میں نہیں ہوگا۔ ایک بزرگ نے کہا کہ میں رات گزروں سو کر اتر صبح  
 کروں شتریات کے نام میں تو یہ بہتر ہے اس سے کہ رات گزروں کھڑے ہو کر عربیہ دت  
 کرتے ہیں اور پنج گروں میں۔ کے ساتھ ورنی اسرائیل کے ایک شخص نے قرآنی  
 میں ہیں وہ قیصر تہ ہولی وروہ اپنا آپ کو رامت کرتا رہا۔ رات میں اس شخص نے تیرہ سے  
 وزیر کی طرف سے پھر پر مشیبت آئی ہے تو اس کو تداوی کہ تیرہ پست نفس پر نہ رہی ہو  
 ایک کہ سال کی بنیاد سے بہتر ہے ایک بزرگ کہتا ہے کہ یہ ایک رات پست درو  
 وغیرہ سے ہو گیا تو ایک بات کی توجہ دینی ہے کہ یہ بات کہ یہ تیرہ سے رہن کی جانوری  
 سے ہو گیا ہے۔ تیرہ دروہ رتوں کے نام جناب و دروہوں میں تیرہ کہ یہ بات دروہ  
 سے تیرہ پر بہت و دروہ رت نہیں ہوتا۔ وراپستہ جس کے ہے تیرہ کی سی یہ دت  
 بہتر ہے۔ عت نہیں کرتے۔ دروہ رت کہ دنا کرتے وقت اس کے ہاتھ کپڑے کے  
 شپ تہ ہوں۔ ایک بزرگ نے بیان کیا ہے کہ اس نے دنا کی جیب اس کا ایک ہاتھ  
 باہر تھیں اور دروہ رت کے نیچے تو اس نے عام خواب میں دیکھا کہ باہر وراہ ہاتھ  
 دروہ رت ہے اور دروہ رت ہاتھ میں کچھ بھی نہیں ہیں اس نے تیرہ ہی کی حالت میں  
 دنا کیا کہ اس کی تیرہ رت تیرہ رت بن گیا اگر اس کی تیرہ باہر رت تو یہ تیرہ رت  
 بہتر ہے۔ تو اس نے تم کو کہ وہ بھی ایسا نہ کرے گا۔ اب میرا منہ یہاں سے فرمایا جو شخص  
 کہ ہے بزرگ تیرہ رت پڑھتا تو اس کے ایک ہر حرف کے بعد جو دروہ رت ہے  
 سو تیرہ ہیں اور تیرہ کہ پڑھتے ہیں دروہ رت کہ تیرہ رت تیرہ رت تیرہ رت  
 تیرہ رت تیرہ رت تیرہ رت تیرہ رت تیرہ رت تیرہ رت تیرہ رت تیرہ رت تیرہ رت  
 بلکہ اس کو ح کے بعد دس دروہ رت کے بعد دس دروہ رت کے بعد دس دروہ رت کے بعد

غریب کی ضرورتوں کے لئے قربان ہو کر رہا ہے جس سے مدت ہو اور روزہ وغیرہ کر کے سست  
 پھر پریشان ہو کر ہو کر رہا ہے اور درگاہت نماز پڑھتا ہے اس کے پھر پریشان کی اور یہ کہتے  
 نماز پڑھتا ہے اور نماز کے لئے پھر پریشان کی اور یہ کہتے کہتے ہو کر رہا ہے  
 اور رکعت نماز پڑھتا ہے اور نماز کے لئے پھر پریشان کی اور یہ کہتے کہتے ہو کر رہا ہے  
 کی اور میں پریشان کر رہا ہے اور یہ کہتے کہتے ہو کر رہا ہے اور یہ کہتے کہتے ہو کر رہا ہے  
 اور اپنے دل کو رافت اور رحمت کا دین بنا کر زیادہ غور و فکر اور غور و فکر سے  
 کر رہا ہے اور یہ کہتے کہتے ہو کر رہا ہے اور یہ کہتے کہتے ہو کر رہا ہے اور یہ کہتے کہتے ہو کر رہا ہے  
 شناس بھی بزرگ فرما کر رہا ہے اور یہ کہتے کہتے ہو کر رہا ہے اور یہ کہتے کہتے ہو کر رہا ہے  
 نے فرمایا جو شناس اپنی زندگی کی ایک عمر کی بنا پر تیرنہ تہا کر رہا ہے اور یہ کہتے کہتے ہو کر رہا ہے  
 تہا کر رہا ہے اور یہ کہتے کہتے ہو کر رہا ہے اور یہ کہتے کہتے ہو کر رہا ہے اور یہ کہتے کہتے ہو کر رہا ہے  
 فرمایا اور یہ کہتے کہتے ہو کر رہا ہے اور یہ کہتے کہتے ہو کر رہا ہے اور یہ کہتے کہتے ہو کر رہا ہے  
 نہ نہ دین سے زیادہ اور یہ کہتے کہتے ہو کر رہا ہے اور یہ کہتے کہتے ہو کر رہا ہے اور یہ کہتے کہتے ہو کر رہا ہے  
 تمہیں بھی رہا ہے اور یہ کہتے کہتے ہو کر رہا ہے اور یہ کہتے کہتے ہو کر رہا ہے اور یہ کہتے کہتے ہو کر رہا ہے  
 شمار رہا ہے اور یہ کہتے کہتے ہو کر رہا ہے اور یہ کہتے کہتے ہو کر رہا ہے اور یہ کہتے کہتے ہو کر رہا ہے  
 تقابلہ میں شمار رہا ہے اور یہ کہتے کہتے ہو کر رہا ہے اور یہ کہتے کہتے ہو کر رہا ہے اور یہ کہتے کہتے ہو کر رہا ہے  
 نہ فرمایا تم میری نسبت پر شناس کو اب تک کے ترک کر رہا ہے اور یہ کہتے کہتے ہو کر رہا ہے اور یہ کہتے کہتے ہو کر رہا ہے  
 اس کا شمار رہا ہے اور یہ کہتے کہتے ہو کر رہا ہے اور یہ کہتے کہتے ہو کر رہا ہے اور یہ کہتے کہتے ہو کر رہا ہے  
 ہم نے پتہ نہ کر سکتے تھے اور یہ کہتے کہتے ہو کر رہا ہے اور یہ کہتے کہتے ہو کر رہا ہے اور یہ کہتے کہتے ہو کر رہا ہے  
 کا معنی یہ ہے کہ ہم نے اپنا رہا ہے اور یہ کہتے کہتے ہو کر رہا ہے اور یہ کہتے کہتے ہو کر رہا ہے اور یہ کہتے کہتے ہو کر رہا ہے  
 سے رو کر رہا ہے اور یہ کہتے کہتے ہو کر رہا ہے اور یہ کہتے کہتے ہو کر رہا ہے اور یہ کہتے کہتے ہو کر رہا ہے  
 بہت روزہ نہ کر رہا ہے اور یہ کہتے کہتے ہو کر رہا ہے اور یہ کہتے کہتے ہو کر رہا ہے اور یہ کہتے کہتے ہو کر رہا ہے









## چوبیسواں باب

### راہِ خدا میں جہاد کرنا

یہ دندہ مفرات ہے جو ہماری راہ میں کوشش کرتے ہیں۔ ہم نہیں اپنے راستوں کی  
 طہارت پر توجہ کرتے ہیں۔ قرآن مجید میں مذکور وہ لوگ جو آپ پر ایمان لائے اور  
 انھوں نے اپنے دلوں اور جانوں کے ساتھ جہاد کیا ان کے لیے ہی خیرت ہے اور وہی  
 قیامت پائے ہوئے ہیں۔ قرآن مجید میں مذکور ہے کہ جو لوگ اپنے جان و مال  
 خیرات کے لیے بنائے ہوئے ہیں ان کے لیے جنت ہوگی۔ وہ اللہ کی راہ میں جنگ کرتے ہیں۔  
 پس وہ قتل ہوئے ہیں اور قتل کرتے ہیں یہ اللہ کا تقی وعدہ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اور  
 قرآن میں مذکور ہے کہ جو لوگ اپنے وعدہ کو پورا کرتے ہیں وہ جنت میں خیر  
 و جزا سے پریشان رہیں گے جو جو قسم لے کر ہے اور جو عہد کا یہی ہے کہ یہ قسم لیتے ہیں  
 ہے کہ جنت کا ایک دروازہ ہے جسے باب النجا کہتے ہیں جہاد کرنے والے  
 میں دروازے سے داخل ہوں گے اور انہیں مرحبا کہیں گے اور انھیں اللہ کی طرف  
 دیکھ رہے ہوں گے۔ بسبب اللہ کے جو ان پر ہوا جو ان پر سب سے  
 عقیدہ ہے و جس سے جہاد کرنا ہے کہ وہ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں  
 انھیں اللہ تعالیٰ بڑا اجر دے گا جو ان کو بڑا اجر دے گا اور انھیں اللہ تعالیٰ بڑا  
 اجر دے گا۔ یہاں سے وہ دروازے کو کھولیں گے اور ان کو گنہگار نہ رہیں گے۔  
 اللہ تعالیٰ ہم پر فرماتا ہے کہ جس بڑا اجر دے گا وہ تم کو اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے  
 جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ جہاد کرتے ہیں انھیں اللہ تعالیٰ بڑا اجر دے گا۔ انھیں اللہ تعالیٰ  
 انھیں اللہ تعالیٰ بڑا اجر دے گا۔ انھیں اللہ تعالیٰ بڑا اجر دے گا۔ انھیں اللہ تعالیٰ  
 انھیں اللہ تعالیٰ بڑا اجر دے گا۔ انھیں اللہ تعالیٰ بڑا اجر دے گا۔ انھیں اللہ تعالیٰ  
 انھیں اللہ تعالیٰ بڑا اجر دے گا۔ انھیں اللہ تعالیٰ بڑا اجر دے گا۔ انھیں اللہ تعالیٰ  
 انھیں اللہ تعالیٰ بڑا اجر دے گا۔ انھیں اللہ تعالیٰ بڑا اجر دے گا۔ انھیں اللہ تعالیٰ

سُنن اور آداب کے موافق ہے۔ امیر مومنین فرماتے ہیں کہ مؤمن اس طرح صبح و شام کہتا ہے کہ میں کے نزدیک اس کا نفس متہم ہو تا ہے اور وہ اچھا عیب لگاتا رہتا ہے۔ کہتے ہیں ایک شخص بنی اسرائیل میں مارتہ تہجد سے سو گیا جب وہ بیدار ہوا تو اپنا آپ کو نامست کرتے ہا وہ کہتا تھا کہ یہ تیری طریت سے ہے درتیر لڑاقتبے اور تیری کوتاہی ہے کہ میں اپنا مالک کی عبادت سے محروم ہو گیا ہوں تو خداوند عالم نے تھرت مومنی کی طرف وحی کی کہ میرے اس بندے سے کہہ دیں تیرے نفس کو نامست کرتے کہ تو اب سو مال مقرر کیا ہے مقرر کیا ہے کہ چاہیے کہ وہ اپنے نفس سے بہادر شد کے حقوق کو قیام کر کے اور سلامتی کے راستہ پر چل کر کرے۔ کیونکہ خدا فرماتا ہے تو لوگ ہماری راہ میں کوشش کرتے ہیں۔ تو ہم انھیں اپنے راستوں کی ہدایت کرتے ہیں لہذا تو شخص شیطان سے صبح و شام کہتا ہے وہ اپنے نفس سے بہادر ہے اور اس سے اس طرح حساب و کتاب کرتے ہیں ایک شریک دھرمے شریک سے کہ کتابت اور انڈرڈر نے بہت عمدہ بات ہے کہ خداوند عالم نے کسی بندہ پر اس سے زیادہ چھی بخشش نہیں کی کہ اس نے اپنے نفس میں ترش کر کے دیا مقرر کیا ہے تو اسے حکم کرنا ہے اور منع کرنا ہے اور بہادر نفس میں سے یہ ہے کہ نہ تہیں کی تا جب تک اس کی ضرورت نہ ہو اور تہیں موتا جب تک اس پر مذکر قلیہ نہ ہو درگشتو نہیں کرتا۔ مگر ضرورت کے وقت خاصہ یہ کہ خواہش سے نہ منع قمع کر دیتا ہے جس طرح خدا فرماتا ہے اور بہر حال وہ شخص تو اپنے مالک کے مقام سے ڈرے اور نفس کو خواہش سے روکے تو جنت اس کا ملجا و مادی ہے اور جان کو کہ بہادر نفس کا راحت دہا ہے۔

## کھسرواں باب

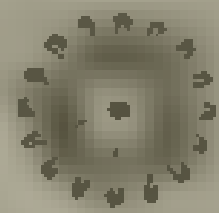
### گوشہ نشینی اور گمنامی کی طرح

ہاں ہر کسی اچھا نہیں کا ابتماث و تیر کا اور لوگوں سے متوتش ہونے اور کنارہ کشی کر سہیں سے کہتے ہیں کہ غلیظہ رہتے ہیں۔ خدا میں پیدا ہوتا ہے نصیحت چٹکل توری اور یہودہ یاقوت اور دوزخ بند ہو جاتا ہے اور انکسورہ ت ان چیزوں سے سام رہتے ہیں جو ہمارے نہیں ہیں اور یوں سے وحشت نما سے ہوس ہونے کی علامت ہے اور غلیظہ رہتا وصال کے نشانات میں سے ہے۔ صلیب توری سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ جعفر بن محمد کی زیارت کا قصد کیا تو آپ نے بٹھے منری کی زیارت دی پس میں نے آپ کو ایک تمہ نام میں پایا جس میں دس سٹریوں کی پڑتی تھیں۔ میں نے عرض کیا اسے فرزند درمیل آپ سے بلکہ شرافت فرمایا میں ہاں۔ نہ لوگوں کو آپ کی ضرورت ہے۔ آپ نے فرمایا اسے سفیدان زہرہ خراب ہو چکا ہے اور بھائی بند بھائی بن گئے ہیں اور آنکھیں پر چکی ہیں پس ہم نے تنہائی کو سکون کی جگہ بنالیا ہے کی تیرے پاس کچھ کھنکھنے کے سینے میں تے کہا۔ جی ہاں۔ آپ نے فرمایا یہ شعرا کہتے ہیں کہ وحدت و تنہائی سے تہ گھبرا اور آپ سے زما تہ میں زیادہ تر نہایت رہا کرو۔ بھائی چارہ خراب ہو گیا ہے۔ اب یہاں کوئی اخوت و برادری نہیں رہی اور اسے زبان مر ہاتھ سے بنا بلکہ سی کرتے کے اور حیب ان کے دلوں کی پوری چیزوں کو دیکھتے تو وہاں زہر قاتل اور سیاہ رنگ کا ساپ ہے اور جب تم اس کے دل میں اس کے غم کی کوئی خبر نہ ہو وہاں نہ ختم ہونے وان کڑواہٹ سے گی اور حقیقت میں گوشہ نشینی بڑے اور مذموم امور سے غلیظہ کی کا نام ہے اور جو شخص علوم و معارف کو حاصل کر کے ان باتوں سے بچ کر گوشہ نشین ہو جائے تو اس کے مر کی قیاد اس میں نہایت پرہیز اور گوشہ نشینی اختیار کرنے والے پر زہر ہے کہ وہ اپنے ملک کے ذکر میں مشغول اور اس کی صنعتوں میں

غور و فکر کرے ورنہ اس کو گوشہ نشینی نصیب ت اور فتنہ میں ڈال دے گی وراس کے پاس  
ایسی قوت علمی ہوتی چاہیے کہ جو شیطان کی مگریشوں اور دھوکوں سے دور کر سکے وراس میں شک  
نہیں کہ خیر دنیا و آخرت گوشہ نشینی درمیان دنیا کے کم کر دے ہے وراں ہر کثرت  
علائق اور رنگوں سے میل جول میں بہت درگمی ہر خیر کا سر ہے ایک بزرگ بستہ ہیں۔ کہیں  
نے کسی نام کو نام نہاد میں دیکھا وہ فرما ہے کہ تمہاری ایک نعمت ہے ہر شخص اس  
سے انکار کرتا ہے اور شہرت عذاب ہے اور ہر شخص اس کی تمنا رکھتا ہے اور تو تکراری فتنہ  
ہے ہر شخص اس کی آرزو کرتا ہے ورنہ تو فتنہ بچاؤ ہے اور ہر شخص اس سے دوری اختیار  
کرتا ہے اور بیماری گناہوں کو گراتی ہے اور ہر ایک اس سے بچتا ہے اور اس کی اپنی  
ذات کی فکر میں ہوتا ہے جب تک وہ بچاتا نہ جائے اور جب وہ مشہور ہو جاتا ہے تو ہر  
وہ دوسروں کے ساتھ ہے امیر مونیڈ نے کہل بن دیا دسے فرمایا باس بدل کے رہو مشہور  
تہ ہو اور اپنے آپ کو پوشیدہ کرے اور تیرا ذکر نہ ہو ملہ حاصل کر اور مل کر نہ خوش رہ تو نہ  
بے گناہک تجھ سے خوش ہوں گے ورنہ حق و ناجرہ تجھ پر غضب ناک ہوں گے ورجب  
تجھے دین کے معاملہ معلوم ہو جائیں۔ تو پھر تیرے لیے کوئی حرج نہیں کہ نہ تو لوگوں کو پہچانے نہ  
نہ لوگ تجھے پہچانیں اگر تو اپنے دل پر فکر اور زبان پر ذکر کو لازم قرار دے تو قدر و قدر  
تیرے دل کو ایمان۔ حمت نور اور حکمت سے پر کر دے گا اور فکر و غیرت حاصل کرنے  
سے مومن کے دل سے حکمت کے عجائبات خارج ہو کر زبان پر آئیں گے پس ایسی باتیں  
اُس سے سُنی جائیں گی جنہیں علماء و پسند کرتے ہیں و عقل دان کے سامنے جھکتے ہیں اور  
حکماء اُن سے تعجب کرتے ہیں۔ مروی ہے کہ اویسیؑ کی ماں سے ایک شخص نے کہا کہ تیرے  
بیٹے کو یہ عظیم حمت و کیفیت کیسے حاصل ہوئی ہے کہ جس سے نبی اکرمؐ نے اس کی ایسی  
مدح و تعریف کی ہے جیسی کسی صحابی کی نہیں کی۔ حالانکہ اویسیؑ نے نبی کریمؐ کو دیکھا تک  
نہیں۔ وہ کہتے سُن گئے جیسے بھی وہ اس مقام تک پہنچا ہے وہ ہم سے گوشہ نشین رہتا ہے اور  
غور و فکر اور عبرت حاصل کرتا رہتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا خداوند عالم نے حضرت موسیٰؑ کو  
وحی کی ہو شخص کسی دوست سے محبت کرتا ہے تو اس سے مانوس ہو جاتا ہے اور جو

کسی دوست سے مانوس ہو جاتا ہے اس کی بات کی تصدیق کرتا ہے اور اس کے فعل کو پسند  
 کرتا ہے اور جیسے کسی دوست پر وثوق ہو جاتا ہے وہ اس پر اعتماد کر لیتا ہے اور جو کسی دوست  
 کی عزت مشتاق ہو جاتا ہے تو اس کے پاس بات کی کوشش کرتا ہے۔ اسے موسیٰ میرزا کو ذکر کرنے  
 والے کے یہی بہت میری زیارت شوق لوگوں کے بیٹے ہیں اور میری جنت میں امت کہتے  
 ہوئے یہی بہت در میں مخلص ہوں ٹھیک کہتے لوگوں کے یہی۔ حبیب! جبار کہتا ہے کہ  
 تندر نام نے ایک بچی کو وحشی کی جیب تم کل آخرت میں خلیفہ القدر میں میں میری ملاقات کا  
 ارادہ کرتا۔ تو دنیا میں غریب مخزون دشت زدہ رہتا تھا اس تمہارا بندے کے جو چاہیں  
 یہاں ہیں۔ روتا ہے اور بچوں در درختوں کے اوپر سے کہتا ہے، حبیب رات ہو جاتی  
 ہے تو اپنے گھر نسلے میں جا کر پتا پتا ہے اور اس پر بندے کو لوگوں سے دوری میں  
 دشت نہیں ہوتی۔ حبیب! وہ اپنے ملک سے مانوس ہے اور جو شخص خلوت کی وجہ  
 سے اپنے آپ کو محفوظ کرے اور اس سے مانوس ہو جائے تو وہ اشد پرناہ حال کر چکا  
 ہے اور گوشت خیزی کی سختی کو جھیلنا اور اس پر صبر کرنا لوگوں سے میل جول رکھنے کے برے  
 انجام سے سنا ہے۔ ورنہ ہماری صدیقین کا طریقہ ہے اور مفلسی کی علامت لوگوں سے قرب  
 حاصل کرنا ہے۔ لوگوں سے میل جول رکھنا دین کے لیے ایک مصیبت مفیم ہے۔ یہ تو  
 جو لوگوں سے میل جول رکھے گا تو اسے ان سے نرمی اور مدارات کرنا پڑے گی اور وہ ان  
 سے مدارات کرے تو وہ ریالہ رہی کرے گا۔ اور ان سے مدد ہمت و رمت قوت کرے گا  
 ورنہ ان کی دیکھ بھال کرے گا۔ ورنہ کی محبت لوگوں کی نگہبانی و ریالہ کی کے ساتھ درست  
 نہیں ہو سکتی ورنہ جو شخص چاہتا ہے کہ اس کا دین سالم رہے اور اس کے بدن اور دل کو درست  
 رہے تو وہ لوگوں سے کنارہ کشی اختیار کرے۔ پس یہ زمانہ دشت کا زمانہ ہے۔ وہ تلخ  
 واپس آنس کے یہ مخلص ہے۔ وہ تنہائی کو پسند کرتا ہے۔ ورنہ سے مانوس رہتا ہے  
 ورنہ سے کوئی عارف ایسا نہیں دیکھا ہے خدا سے دشت ہوتی ہو۔ پس تنہائی کو اپنا لو  
 گے دیر کے پیچھے چھپ جاؤ۔ لوگوں کے دلوں سے اپنے ناموں کو نکال کر دو۔ ان کے دھوکوں  
 سے بچو۔ ورنہ جب میرا مونیہ ہے اس زمانہ اور اس کے فتنے کو یاد کیا تو فرمایا کہ یہ

اب زمانہ بہت جلد میں صرف وہ مومن پنج سکے کا جو گھر میں کثیر بشارت ہے۔ جب وہ نزدیک ہو  
تو پہچانا جائے اور جب غائب ہو تو اس کی جستجو نہ ہو، ایسے نشانیں ہدایت کے چراغ اور  
راستہ کے نشانات ہیں وہ نقشہ و نماد کرتے ذات نہیں اور نہ فعل تخری کا رشتہ دے سکتے ہیں  
یہ ایسے فرد ہیں جن پر خداوند عالم اپنی رحمت کے دروازے کھول اور غیب کے رازوں  
بند کر دیتا ہے اور جب خدا چاہتا ہے کہ بندے کو تفریق کی دولت سے محروم کر دے  
کی حرکت اور لوگوں کے شک سے ملامت کی طرف منتقل کرے تو اسے چھائی سے انور میں کر  
دیتا ہے۔ اور خلوت کو اس کا خوب بنا دیتا ہے اور تنوعات کے ذریعہ اسے چھ پروردگار  
نزدیک ہے اور اسے چھ عیب دیکھ دیتا ہے۔ اور لوگوں کے عیب اس کی نگاہ خوب  
اور پوشیدہ کر دیتا ہے، اور بہت زعمیہ مل جائے تو اسے خیر دینا و آخرت مل جاتی ہے۔





## چھ سو ال باب

### ورع اور اس کی غرور و غیبت دلانا

حضرت صادقؑ کے قربان تم پر لازم ہے ورع اختیار کرتا اور غرور و غیبت سے  
 غرض دور کرنا اور سچ بولنا اور اس کی امانت واپس کر دینا پھر تمہیں ایمان بنائے پس  
 اگر ایمان حسین ہوتا تو میرے پاس وہ لوگ اور بطور امانت رکھتے کہ جس سے اس سے آپٹ و شہید  
 کیا ہے وہ بھی میں اس سے واپس کر دوں گا۔ اور فرمایا میں ورع اور غرور سے اپنی سے کہنے  
 کے زیادہ حق دار آل محمد اور ان کے شیعہ ہیں تاکہ لوگ ان کی اقتداء کریں۔ کیونکہ یہ قیادت  
 رہتے ہیں۔ اس کی اقتداء کرے پس شریعت اور اس کی امانت کرو پھر تلخ جو کچھ  
 تمہارے پاس ہے وہ تمہاری ورع اور کوشش کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ خداوندی علم  
 فرماتا ہے تم میں سے زیادہ کم مہم ہے جو

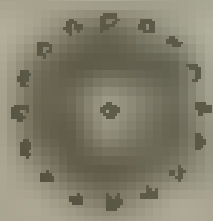
فرمایا تمہاری قوم ہی اللہ اور اس کے بندوں کے دین پر ہو پس اس دین میں ورع اور کوشش  
 و زہد وہ بناوٹ کے ساتھ ہوتی امانت کرو ورنہ پھر ورع اختیار کرتا ایمان غرور و  
 سے سترت ہم جعفر صادقؑ روایت کرتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ساتھ تھا۔ یہاں  
 تک کہ باوجود زہد و عبادت پہنچے یعنی مسجد نبویؐ کی میں۔ پس وہاں آپٹ کے پتھر اسی بے خود  
 شدہ مانتے کہ پس اس شریعت ہونے اور سنا گیا پھر فرمایا تمہاری قوم میں تم سے  
 تمہاری قوم زہد اور عبادت سے اور اس سے غیبت کرتا ہوں۔

یہ تذکرہ ہمارے ورع و عبادت اور

باز شریعت زہد و عبادت میں نہیں کر سکتے۔ اور جو شخص کسی آدمی کی اقتداء کرتا ہے  
 کر دہاں میں نہیں مل کرے پھر فرمایا تمہارے پاس اور اللہ کے شیعہ بندہ ورع  
 و عبادت کے دونوں اور غرور و غیبت کی جنت کی غرور و غیبت کرتے داسے ہوا اور

ہم اللہ اور رسول کی ضمانت پر تمہاری جنت کے ضمان میں ہو گئے ہیں تم پاک و پاکیزہ ہو اور  
 تمہاری عورتیں پاک و پاکیزہ ہیں ہر مومن صدیق اور ہر مومنہ عہد ہے اور نبی قرینہ جنت  
 میرے قریب سے فرمایا خوش ہو اور خوش خبری دے اور خوش خبری حاصل کہ میں خدا  
 کی قسم جب رسول اللہ فوت ہوئے تو آپ ساری امت پر سوائے شیعوں کے رشتہ  
 تھے، یاد رکھو ہر چیز کا ایک عروت (دستہ) ہے۔ اور شیعہ دین کا عروت و دستہ ہیں ہر چیز کا  
 ایک، یہ ہوتا ہے اور تمام زمینوں کا امام وہ زمین ہے جس میں شیعہ رہتے ہیں۔ یاد رکھو  
 ہر چیز کا ایک شرف ہے۔ اور دین کا شرف شیعہ ہیں۔ خدا کی قسم اگر زمین میں تم میں سے  
 یکھ افراد نہ ہوں تو زمین اپنے رہنے والوں سمیت گردش کرنے لگے اور ہر مٹی انت  
 زمین پر رہتا ہے چاہے وہ کتنی عبادت کرے اور کوشش کرے پس وہ اس عبادت  
 کی طرف متوجہ ہے (کچھ نفوس) غشوراء کرتے وے ٹھن کرتے وائے اپنے آپ کو  
 تمہارے دینے والے ہیں وہ گرم کی ہوئی آگ میں بنیں گے خدا کی قسم جو مٹی جنت اچھی نہ  
 کرتا ہے وہ تمہارے لیے ہے اور تم میں سے جو ایک دعا کے خیر کرتا ہے وہ میرے  
 لیے اللہ کی طرف سے ایک سو ہوگی اور تم میں سے جو کسی چیز کا اللہ سے سوال کرتا  
 ہے وہ اللہ کی طرف سے ایک سو ہوگا اور جو کوئی تم میں سے ایک تیک کام کرتا ہے  
 اس کے کئی گنا ہوتے کا شمار ہی نہیں۔ خدا کی قسم تمہارا روزے دار جنت کے پائے میں  
 جرتا ہے۔ اللہ کی قسم تمہارا حاجی اور عمرہ کرنے والا اللہ کے مخصوص بندوں میں سے  
 ہے ورنہ سارے کے سامنے اللہ کو پہنچا رتے والے ہو اور تمہاری دُنیا میں سے  
 ہاں قبیل ہیں تم پر کوئی خوف ہے اور تم محزون ہو گے تم سب کے سب جنت  
 میں جاؤ گے۔ ابتدا درجہات میں ایک دوسرے پر بازی لے جاؤ، اور خدا کی قسم  
 خدا کے عرش کے زیادہ قریب ہمارے شیعہ ہوں گے۔ پس خوش خبری ہے ہمارے  
 شیعوں کے یہ خدا تے کتنے اچھے احسان کئے ہیں ہمارے شیعوں پر خدا کی قسم جنت  
 امیر المؤمنین کا رشتہ ہے ہمارے شیعہ اپنی قبروں سے اس حالت میں نہ رت ہوں  
 گے کہ ان کے چہرے چمکتے ہوں گے۔ ات کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی انہیں۔ نہ دی

یہ ہے کہ لوگ ڈر رہے ہوں گے اور ان پر کوئی خوف نہیں ہوگا اور لوگ خیزوں و غموں  
 میں ہوں گے اور ان پر کوئی حزن و ملال نہیں ہوگا۔ خدا کی قسم تم میں سے کوئی ایک نازکی پوشش  
 نہیں کرتا مگر یہ کہ فرائض سے پیچھے سے گھیر لیتے ہیں اور اس کی کمیائی کو دُعا کرتے ہیں  
 یہاں تک کہ وہ نماز سے فارغ ہوتا ہے۔ یاد رکھو ہر چیز کا ایک نہایت اور اولاد آدم  
 کا ہر محمد بنو آدم ہیں (مترجم کہتا ہے کہ لفظ شیعہ پر تشریح ہے۔ کہ شیعہ کا معنی ہے پیروکار  
 تو کہ بہت سی نسل اور اولاد علی کا پیروکار ہے اس کے یہ ان مدارج کا حصول یقینی ہے)  
 درتور زندگی میں سے حقارت موسیٰ کی طرف وحی کی کہ میرا قریب حاصل کرتے دالے سے بہتر ہے  
 انا قریب نہیں حاصل کر سکتے بتنا میری حرام کی ہونی چیزوں سے درج اختیار کر کے اور  
 ت سے جُزر رہ کر حاصل کر سکتے ہیں۔





## شہادۂ سواں باب

### سکوت اور خاموشی

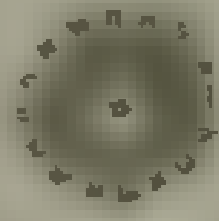
۱۔ رشتائے قرایا فقہ کی غلامت میں سے علم و حیا اور خاموشی سے اور خاموشی نعمت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے اور یہ محبت کو کسب کرتی یہ سبابتی اور کرانا کا بہن کی راحت و آرام کا سبب ہے۔ اور یہ براہیانی کا رہبر ہے اور امیر مومنینؑ نے فرمایا کہ مردمان میں وقت تک صبح سالہ سے جب تک وہ خاموش رہے جب وہ گفتگو کرتا ہے تو اچھا یا بُرا کہا جاتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک شخص سے فرمایا کیا یہی ہے ایک ایسے امیر کی رہبری کہ کروں کہ جس سے نہایت جنت میں داخل کرے اُس نے کہا ہاں اے اللہ کے رسول تو آپؐ نے فرمایا جو خدا کی سنت سے استے سے کہنے لگا اگر ایسا نہ ہو تو فرمایا بہتر مخلوق کی مدد میں سے کہا کہ اس پر مجھے قدرت نہ ہو تو فرمایا خیر کو غنیمت سمجھو ورنہ خاموشی رہ کر چپ بیٹھے۔ ایک شخص نے امام رضاؑ سے عرض کیا مجھے وصیت کیجئے۔ فرمایا اپنی زبان کی حفاظت کرنا کہ اس سے بے نیاز رہو۔ اور شہیدان کے ہاتھ میں اپنی زبان نہ دے دے ورنہ دنیا میں اپنے ہاتھ سے اپنے بیٹے محمد بن حنفیہ کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا۔ جانے اسے بیٹا کو یہ کہتے دیکھو کہ اُسے چھوڑ دو یہ تجھے کائنات کی ورگت ہے اور یہ نعمت و تقویٰ ہے۔ وصیت کو کھینچ لاتے ہیں اپنی زبان کو عقو ذکر جس میں سوتے اور چاندنی کی حفاظت کرتا ہے تو اپنی زبان کی باک دور چھوڑ دے ورنہ بہانہ کی ہرگز حریف سے ہائے کی اور رسول اللہؐ نے فرمایا۔ لوگوں کو تمہارے بے غل جہنم کی آگ میں نہ لگوں کی وہ باتیں گرائیں گی جو دوسروں کے متعلق کہیں جائیں اور جو شخص دنیا و آخرت کی سبابتی پر ہوتا ہے وہ اپنی زبان کو شریعت کی لجام سے قید کرتا ہے پس اُسے نہیں چھوڑے۔ مگر یہ چیزوں میں جو دنیا و آخرت میں اس کے لیے فائدہ مند ہیں رسول اللہؐ

نے فرمایا جو خاموش رہا نجات پا گیا اور عقبہ بن عامر کتاب سے میں نے عرض کیا اسے اللہ کے رسول  
 کس چیز سے نجات حاصل ہوتی ہے۔ فرمایا اپنی زبان کو قابو میں رکھو اور اپنی گھر میں رہو اور اپنی  
 گناہ پر گریہ کرو۔ رسول اللہ نے فرمایا جو اپنے پیٹ زبان اور شرم گاہ کے شر سے بچ گیا تو وہ  
 ہر قسم کی برائی سے بچ جاتا ہے۔ فرمایا کسی شخص کا ایمان سیدھا نہیں ہوتا جب تک اس کا دل  
 سیدھا نہ ہو۔ اور اس کا دل سیدھا نہیں ہوتا جب تک اس کی زبان سیدھی نہ ہو۔ کیونکہ میں  
 کی زبان اس کے دل کے پیچھے ہوتی ہے۔ جب گفتگو کرتے لگاتے تو اس میں تدبیر کر لیت  
 اگر وہ اچھی بات ہوتی ہے تو اسے ظاہر کرتا ہے اور اگر بری ہوتی ہے تو اسے چھپائے  
 رکھتا ہے اور متافق کا دل زبان کے پیچھے ہوتا ہے وہ ہر وہ بات کر دیتا ہے جو زبان پر  
 آجائے اور پرواہ نہیں کرتا کہ کسی بات اس کے لئے مضر ہے اور کوئی مفید اور فرزند آدمی کس  
 گناہ اس کی زبان کی بدولت ہیں۔ فرمایا جو اپنی زبان کو روک لے خدا اس کے عذاب کو چھپا دیتا  
 ہے اور جس کا اپنے غصہ پر کنٹرول ہو وہ اس کے عذاب سے بچ جاتا ہے اور جو اللہ کے  
 ہاں عذر پیش کرے وہ اس کے عذر کو قبول کر لیتا ہے۔ ایک عرب نے عرض کیا اے اللہ  
 کے رسول مجھے کوئی ایسا عمل بتائیے جس کی وجہ سے میں نجات حاصل کر لوں۔ فرمایا بسو کے  
 کھانا کھاؤ اور پیاسے کو سیراب کرو اور اچھی چیز کا حکم کرو اور بُری چیز سے منع کرو۔ پس  
 اگر اس کی طاقت نہیں رکھتے تو اپنی زبان کو روک لو، کیونکہ اس سے شیطان پر غلبہ  
 آجائے گا۔ فرمایا تم ہر گفتگو کرتے والے کی زبان کے پاس ہے لہذا انسان کو اللہ سے  
 ڈرتے چاہئے اور اس کے علم میں ہو کہ وہ کیا کہہ رہا ہے فرمایا جب کسی مومن کو خاموشی ہو  
 یا دُعا پڑھاؤ تو اس کے قریب جاؤ کیونکہ اس پر حکمت کا اتنا ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام  
 نے فرمایا کہ نبیادت کے دس اجزاء ہیں۔ ان میں سے نو خاموشی میں ہیں اور ایک جز  
 لوگوں سے بھاگ جانے میں ہے۔ آل داؤد کی حکمت میں ہے کہ کہنے والا اپنی گفتگو  
 پہچانتے اور اپنی زبان کی نگہبانی کرتے اپنی حالت میں مگن رہتے، اپنے زیادہ قابل  
 وثوق بمائیدوں سے وحشت محسوس کرتے اور جو شخص موت کو زیادہ یاد کرے وہ  
 تسوڑے پر راضی ہو جاتا ہے اور اکثر معاملات اس کے لیے آسان ہوتے ہیں

در تہذیبی گفتگو کو اپنے عمل میں شمار کرے تو اس کی گفتگو کم ہو جائے گی۔ مگر یہ کہ کسی اچھی بات  
 کے متعلق ہو اور جان لو کہ بہترین حالت یہ ہے کہ تم اپنی زبان کو غیبت جمل قوری اور بیہودہ  
 بات سے محفوظ اور اپنی زبان کو ذکرِ خدا یا علم سیکھنے میں مشغول رکھو۔ کیونکہ علم کا سیکھنا بھی ذکر  
 خدا میں داخل ہے۔ چوتھا۔ زندگی ایک عظیم تجارت گاہ ہے۔ اس کا ہر سانس اس  
 کا ایک جہز ہے۔ جب زینتِ ذکر کو چھوڑ دے اور اپنی زبان کو بیہودہ بات میں مشغول  
 رکھے تو اس طرح ہے جیسے کوئی شخص بوتلی کو دیکھ لے۔ پس اس کو اٹھاتے کا ارادے کرے  
 اور اس کے پدے ڈھیلا اٹھائے۔ کیونکہ انسان جب تک الموت کو دیکھ لے کہ وہ  
 اس کی روح قبض کرے آیا ہے۔ اب اگر اس سے تاخیر کی خواہش کرے کہ وہ اُسے ایک  
 لمحہ یا ایک سانس یستے تک چھوڑ دے تاکہ یہ اس لفظ لا ایلہ الا اللہ کہے دے اور اس  
 کے برے پوری دنیا کی سلطنت پیش کرے تو یہ اس سے قبول نہیں ہو گا۔ اور کئی دفعہ انسان  
 سے کہتے گھنٹہ فضول دے گا ریلہ کئی گھنٹے اور دن ضائع کئے ہیں اور یہ عظیم خسارہ ہے  
 ورنہ وہ ہے جس کا بولنا ذکر جس کی تامل و تخی فکر اور جس کا دیکھنا عبرت ہوتا ہے درمحل  
 مدد سے بزدلی سے فرمایا گیا میں تجھے ایسے عمل کی تعلیم نہ دوں جو میزانِ عمل میں بیماری اور  
 زبان پر پلٹا ہو کہتے کے بے شک اسے اللہ کے رسولؐ۔ فرمایا تا موشی اور خوش  
 نصیب اور فضول باتیں کو ترک کرنا۔ روایت ہے کہ جنابِ لقمانؑ نے حضرت  
 داؤدؑ کو دیکھا کہ وہ زرہ بنا رہے ہیں۔ پس چاہا کہ ان سے سوال کریں۔ لیکن  
 ان موشی نہ کہے۔ جب داؤدؑ نے اسے بہتا تو سوال کے بغیر تھان کو زرہ کی  
 بات معلوم ہو گئی اور فرمایا کہ جس کی گفتگو زیادہ ہو گئی اس کی غلطیاں زیادہ  
 ہوں گی اور جس کی غلطیاں زیادہ ہوں وہ بیہودہ باتیں زیادہ کرے گا اور  
 بت زیادہ فضول باتیں کرے وہ بیٹھ کر زیادہ دے گا اور جو زیادہ جھوٹ  
 بولے اس کے گناہ زیادہ ہوں گے۔ اور جس کے گناہ زیادہ ہوں تو جہنم اس  
 کی زیادہ مستحق ہے اور خداوندِ عالم نے زبان کو چار دروازوں کے پیچھے رکھا  
 ہے کہ نہ زیادہ مشرب ہے۔ دو پہلے دروازوں پر نہ لے گیا اور دو پہلے



وانست ہیں۔ ایک عالم سے کہا کہ انسان کے لیے ایک زبان پیدا ہوئی ہے اور  
 لوگوں اور دو آنکھیں تاکہ بات کرنے کی نسبت زیادہ سنے اور زیادہ دیکھے  
 اور روایت ہے کہ خاموشی حکمت و دانائی کی دولت و ثروت ہے۔



## الحاق سوال باب

### خوف خدا

روایت ہے کہ جناب ابراہیمؑ کے سینے سے نمازیں خوفِ خدا سے منقسم کی  
 توزین کی گئی تھی جیسے دیگ کے کھولنے کی آواز ہوتی ہے۔ ہمارے سید و مراد  
 بنی اسرائیلؑ کی بھی یہی کیفیت تھی اور امیر المؤمنینؑ جیب و بہت و تہی رتہی فشر  
 انبویات و رتہی کہتے تو آپؑ کا ہر وقت غیر ہو جاتا اور تک خوفِ خدا سے زرد پڑتا  
 مریدان آپؑ کے پیرے سے پہچانی جاتی تھی وراپؑ سے ہر نام آپؑ ہاتھ کی  
 مانی سے آزاد کئے اور آپؑ کچھ رکے درخت بولتے انہیں پیچھے اور ان کی قیمت سے  
 خرید کر کے انہیں زور دیتے تھے اور اس کے علاوہ بھی نہیں تھے ساتھ دیتے تھے  
 کہ جس سے وہ لوگوں سے بے پروا رہتے اور آپؑ کے ایک غلام نے آپؑ کو تبر دی  
 کہ آپؑ کے نکال بات میں ایک چشمہ پڑا۔ اس سے اس میں حرج پانی نہ ملتا  
 بہت بیت اونیٹ کی گردن۔ فرمایا وراثت کو خوش خبری دو، وراثت کو خوش خبری دو، وراثت  
 کو بشارت دو۔ پھر آپؑ نے گودن نہ رکے انہیں گواہ بنا کر اسے رہ خدا میں وقت  
 کر دیا۔ اس وقت تک جب کہ خدایں اور اہل زمین کا وارث ہو، اور فرمایا یہ سننے  
 سے کہ ہے تاکہ خداوند ہم سے چہرے سے آگ کو خود دے اور معاویہ  
 ام حسن کو اس کے دو لاکھ دینار دیتا تھا۔ فرمایا میں امی چیز کو نہیں نہ چھتا ہے میرا  
 بپا شکر کی راہ میں وقت کر چکا ہے۔ آپؑ کے سامنے جب درگاہم ہوتے تھے  
 تو آپؑ اُستے کرتے جو اشک کی طاقت کے لحاظ سے زیادہ سخت ہو تا اور جب  
 آپؑ سجدہ شکر کرتے تو خوفِ خدا سے آپؑ پر غشی طاری ہو جاتی اور جناب فیہ  
 خوفِ خدا سے ماتہ نمازیں باپتی تھیں اور امام زین العابدینؑ کا جہرہ خوفِ خدا سے

معتبر ہو جاتا۔ بتا رہا تھا کہ تم اپنے بیٹے سے کہا اسے بیٹا خدا سے اس طرح خوف رکھو کہ اگر جن دانس کی نیکیاں سے کر جائے تب بھی تجھے ڈر ہو کہ وہ تجھے عذاب کرے گا اور اس سے اتنی اُمید رکھو کہ اگر جن دانس کے گناہ سے کر اس کے پاس جائے تو اُمید رکھو کہ وہ تجھے بخش دے گا۔ مہرین عابدین نے فرمایا۔ اسے فرزندِ آدم تم ہمیشہ اچھا بنی رہو گے۔ جب تک تمہاری ذات کے اندر سے کوئی زبرد تو بیخ کرتا رہے تبیں سرزنش کرتا رہا اور جب تک خوفِ خدا تیرا شعار (اندرونی لباس) اور حزن تیرا شمار (بیرونی لباس) رہا، فرزندِ آدم تو مرتے دم تک سے اور تجھ سے تمام کیا جائے گا۔ پس جواب دیا کہ اور اللہ تعالیٰ نے حسرتِ مومن کی طرف رجحان کی۔ اسے مومن تنہا مومن میں خود سے اثر میں تیرے میوے کو چھپا دوں گا۔ اور مجھے اپنی تنہائی اور غلو توں میں یاد کرنا حسرت سے خوش ہونے کے وقت بھی۔ تو میں تیری غفلتوں کے وقت تجھے یاد رکھوں گا۔ اور پسند غصہ پر کنٹرول کر اس شخص سے جس کے معاملات کہیں نے تجھے مالک کیا ہے۔ تو میں اپنا غضب و غصہ تجھ سے روک دوں گا اور میرے پورے شہیدہ راز کو چھپا دوں گی مہرین میری طرف سے مددات اور نرمی برت اپنے اور میرے دشمن کے لئے صادقانہ فرما دینا میرے نزدیک مُردار کی طرح ہے۔ جب میں مضطرب و مجبور ہوتا ہوں۔ اس کی طرف تو اس سے کھانا پیتا ہوں۔ اسے حنفی غذا جاتا ہے کہ بندے کیا کر رہے ہیں وہ کدھر جا رہے ہیں۔ پس خدا نے اُن کے برے اعمال پر رحم و بردباری برتی ہے۔ اپنے رب پر علم کی بنا پر اور جلدی تو وہ شخص کرتا ہے جسے خوف کا خوف ہو۔ پس عذاب کی تاخیر تجھے دھوکا نہ دے۔ پھر آپ نے خدا کے اس ارشاد کی تلامذت کی کہ یہ آخرت کا ٹھکانہ اُن لوگوں کے لئے قرار دیں گے جو زمین میں اپنی بڑائی اور فساد نہیں کرتے اور ناقص متقیوں کے لئے ہے۔ پھر آپ نے لگے اور فرمایا اس آیت سے اُمیدیں ختم نہ لیں۔ اس کے بعد فرمایا خدا کی قسم ایک لوگ تائید و کامیاب ہوئے اور برے خسارہ میں رہے۔ کیا تمہیں معلوم ہے برابر و نیک کون ہیں وہ جو خدا کا خوف و تقویٰ رکھتے ہیں اور اعمالِ صالحہ کے ذریعہ خدا کے قریب ہوتے ہیں اور



پس اللہ سے اس کے جنہ دل میں سے طمانہ اُترتے ہیں اور خوفِ نہ نہ کہ شرم ہے اور اس  
 ہیں کہ نہیں جس میں خوفِ تمہیں اور خوفِ نفس کا بھرنا ہے۔ نفس اپنی تاریکی میں اس سے  
 بدیت حاصل کرتا ہے۔ اس کا خوفِ خوفِ تمہیں بتا رہا ہے اور خوفِ خوفِ خود بتا رہا ہے۔  
 یہ تو جیوں خوف ہے۔ غنائت و دہشت اور اس پتھر و جھوٹ و دے جس پر تداپ ہے۔  
 اگر انسان جہنم کی تک سے ڈرے۔ جیسے وہ فنا و فنا سے ڈرتا ہے تو اس سے اس  
 نہ جاتا ہے۔ اور زمین کا دل مطمئن نہیں رہتا اور اس کے خوف میں کون نہیں آتا۔  
 ایک وہ بہتر کاپی ہے۔ پیشہ نہ پتھر و جھوٹ ہے اور جنت کے درد نہ کہ کائنات کے درد۔  
 اور آج کسی کے خوف نہ کون نہیں جب تک کہ اس کا دل۔ زمین نہ ہو اور اس طرح نہ ہو۔  
 ہے جیسے جنت و جہنم کی تم سے ہیں پتہ بند ہے کہ یہ خوفِ درد و جنت و جہنم ہے۔  
 جب وہ دین میں رہتا ہے ڈرتا ہے۔ آخرت میں ہیں نہ زمین و آسمان۔ اور وہ وہ ہے۔  
 ہے تو آخرت میں است و دروں کا خوف ہے۔ یعنی است و آخرت میں است و آخرت میں است۔  
 ہوئے خراب دل کے خوفِ جہنم نہیں ہوتا۔ بہت و خوفِ است میں ہمیشہ نہ پتہ نہ ہو۔  
 خوفِ وہابی رشت اور اس کی ایک درستی نہ ہو کہ وہ کہتا ہے۔ کئی سے۔ دل نہ ہو۔  
 و پر پتھر کا رکی نئی رشت ہے۔ ایک شخص سے زمین و آسمان کی رشتہ کے شخص پر ہے۔  
 اور وہ لوگ جو کرتے ہیں تو کچھ کرتے ہیں جب کہ ان کے دل و حرکت ہیں وہ رشتہ ہے۔  
 کہ خوفِ پست جائیں گے۔ کیا اس سے مردہ شخص ہے جو نہ کہتا ہے۔ پر جہنم کہتا ہے۔  
 شریعت ہے۔ رات ہی بیکہ وہ خوفِ جہنم ہے۔ نہ رمایا تمہیں کہ اس سے وہ شخص مر رہا ہے۔  
 جو نہ کہ پڑھتا ہے روزہ رکھتا ہے عہدہ و جہاں سے وہ وجود اس کے است و جہنم کہتا ہے۔  
 کہ شاید یہ قبول نہ ہوں اور جہنم کے خوف کو کون آجائے تو وہ شہوات کو تیرا دیتا  
 ہے اور دنیا کی رغبت کو دور کر دیتا ہے۔ و پر پتھر کا رکی کے آثار یہ کہ دیتا ہے۔





سے دیر بہت کہ ہم امید رکھتے ہیں فرمایا، مگر صوفیوں کے لیے یہ وہاں سے نہیں ہوتا  
 شے کسی چیز کی امید رکھنا ہے اس کے لیے مل کر رہنا ہے۔ خدا کی نعمت میں سے ہمارے کوئی  
 شے نہیں مگر جو اللہ سے دُور ہے۔ فرمایا ہر ایک حضرت بیٹے کے سامنے آئے اور سوال  
 نے آپ پر سہم کیا اور عرض کیا ہم آپ کے شیعہ ہیں۔ اسے امیر مومنین فرمایا کہ یہ تو  
 گناہ ہے کہ میں تمہیں شیعوں کی شانیں نہیں دیکھتا۔ انہوں نے عرض کیا شیعوں کی کیا  
 شانیں ہیں۔ امیر مومنین فرمایا کہ یہ رہت رستہ ہے کہ ہر سے نبرد  
 ہوتا ہے۔ مگر یہ کہہ کر کہ ان کی آنکھیں بند ہیں۔ یاد کرو، اس کے شاکر کرتے  
 ہوتے ہیں۔ دُعا کرتے کرتے ان کے بدن میں شک ہوتا ہے۔ یہی رستہ ہے کہ  
 یہ کہہ کر کہ ان کی آنکھیں بند ہیں۔ یہ رستہ ہے کہ ہر سے نبرد  
 ہوتا ہے ان کے چہرے پر آؤں ہیں۔

ایک شخص نے عرض کیا کہ فرزند رسول ہیں انہوں نے کہا کہ یہ کتابوں میں  
 کے بتو دینی عقو کی امید رکھتے ہوں۔ میں نے فرمایا، اسے شخص جس سے دُور  
 کی دست میں مل کر اور رسول اللہ امیر مومنین صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ  
 نہیں رکھتے۔ وہی سے زیادہ امید رکھتے۔ اور وہ قدر سے بہت زیادہ  
 دُور ہے۔ اور ان میں زیادہ ہیست۔ دُور تھا خدا کی طرف کی نسبت اور ہستی  
 میں تھا کہ بنیاد کا زمانہ میں سے ایک کے زمانہ میں سے زیادہ سن سن رکت  
 اور شدت سے خوف تھا کہ رکتے والے کوئی نہیں تھا۔ حضرت امیر مومنین نے بہت  
 صحت سے فرمایا اگر تمہاری صحت میں ہو کہ تم میں شدت سے خوف نہ ہو  
 تمہیں اس سے کہ جس ہو زبان دونوں جمع کر دو۔ کہو کہ بندے کو پست رکھنا  
 نہیں چاہیے۔ جتنا اس سے کہ دُور ہو تو پست ہو جتنا اس سے کہ دُور  
 میں سے زیادہ چھٹ نہیں اس کو جو کہ پست ہے جس میں کہ زیادہ خوف ہو۔ یہی چھٹ  
 امیدوں اور سزاؤں کو پیچیدہ فرما دینا ہے کہ وہ اس کی غفلت سے پست نہ  
 دے کہ وہ درجہ اس کے حق کو بہترین طریقہ سے دے کہ وہ جہنم کی آگ سے



یہی ہے کہ کسی کو سند پر کوئی جھٹکا نہیں اور خداوند در کس سے کسی کے درمیان کوئی قرابت نہیں  
 اور خداوند آدم کی شرب مثل بیان کی ہے کہ اس سے دانہ کھا کر مکہ عددی کی تھی تو یہ  
 تمہارے بیت بھرت ورمو منطبت ورمو منطبت اپنی تیسہ میں عرض کرتے تھے منترہ  
 یہ ہے کہ خداوند جس سے آدم کی منطبت بھرت قرار دیا ہے۔ ان کی اولاد کے لیے اس سے  
 منطبت یہ تھا کہ تمہارا پاپ تمہاری اصل ہے کہ جس کو خداوند نے پتہ دیا۔ اور انبیاء و کما پاپ قرار  
 دیا جب اس کو نماز کیا کہ ہے اور جنت سے زمین پر اُتار دیا اور وہ اور تمہاری ماں  
 تھا جنت کے درختوں کے پتے اپنے اوپر پیٹ رہے تھے ایک دانہ کی وجہ سے  
 ان کی رکی کی حالت ہو گئی۔ جب کہ تمہارے کے مارے ڈھیرانہ کلبان کھاتے ہو  
 تو یہ ہم سے ہی بڑا لمحہ ورمو منطبت ہے۔ اللہ کے مقادیر میں چاہئے کہ میدان ورمو منطبت مومن  
 کے دل نہ بدست کے ورمو منطبت کی طرف ہوں جب وہ بدست ہیں تو وہ اڑا ملک  
 ہے۔ جب ایک ہو اور وہ مرانہ ہو تو وہ ایک بھی ٹوٹ باک ہے اور دل اور عمل میں  
 نفس بید ہو جاتا ہے اور بندے کو چاہئے کہ وہ خدا سے ورمو منطبت اور اپنے  
 دل سے بات پیدا کرے کہ وہ خدا کی عنایت ورمو منطبت اور کرم کو دیکھ رہا ہے۔ جب  
 کہ وہ اس کی بارگاہ میں جائے کہ جو کہ اس کے ورمو منطبت میں نہیں آسکتی اور اس میں شک  
 نہیں۔ عقل متدایت آپ کو مسترور کو ہے۔ ہمچنانچہ اس سے اس کے عمل کے قبول ہونے  
 اور توفیق نہیں ہو تا اور اس سے اس کے خدا پرست من رکتے ورمو منطبت کی بید رکھتے  
 ورمو منطبت کے ورمو منطبت ورمو منطبت کرتے اور اس کے سامنے تشریف دزاری  
 کرتے اور ان کے لئے کہ کسی چیز پر متوہ نہیں ہوتا۔ جس طرح آنحضرت سے فرمایا  
 کیا یا نبیرے کناہینے تجھ سے ڈراتے ہیں ورمو منطبت ورمو منطبت تیری طرف سے  
 خدائی تیری دیتا ہے۔ پس تجھے خوف کی وجہ سے گناہوں سے کمال سے اتر اپنے  
 بل ورمو منطبت سے نکلیں۔ کب پہنچے دے تاکہ کمل میں قیامت میں تیرے کرم کا اثر دکر وہ  
 نہ نہ ان میں ہیں کہ دنیا میں تیری نعمتوں کو بد ورمو منطبت۔ ورمو منطبت ورمو منطبت کا  
 بارگاہ میں فرماتے کہ وہ اس کو بید ورمو منطبت سے عقیم نہیں ہو تو سے بھگت بخشی



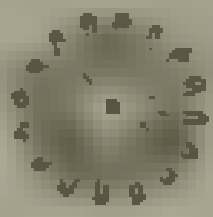


مال ٹھک کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اس واسطے جیسی ہے جس سے سات نہیں بنتے ہیں  
 ہر خیال میں خود اتنا ہے اور برائی کے بدست ایک ہی برائی ہے۔ مرنے کی تیاری کرتے  
 ایک نیک ہے پتا ہے اسے تو بھی کرے اور کنہ کی تیاری میں کچھ نہیں سمجھتا برائی  
 کا ارتکاب نہ کرے اور کنہ سے تو بہ کرے کہ ایک نیک قرار دیا ہے۔ اور تھکے  
 تھکی تو کرتے و لول کو دوست رکھتا ہے۔ پس یہ بات دریل ہے اس کی کہ قدس نے  
 ہیں اس لیے پیدا کیا ہے تاکہ پسند میں ہیں انھیں دے اور ہر کسی کو دوست  
 روایت ہے کہ ابو دانت سے بھوکا ایک درخت سے پھرتے ہیں وہ پھر تھکے اس پر  
 فخر کے واسطے کہ بدست ایک بستی کی اور اس درخت پر تھیں پھر اس واسطے  
 فخر کے تھے۔ پس تھکے اس میں ہر ایک بستی دیں اور ایک روایت ہے کہ  
 ایک عورت جناب دواؤں کے زمانہ میں اپنے گھر سے نکل کر اس کے پاس نہیں رہیں  
 مرنے میں رٹا ہو تھکے پس اس سے ایک نتیجہ سے ہوا کہ تو اس سے وہ بیویوں رہیں  
 دے دیں اور کہنے لگی کہ جو بیوی کر تو دکھوں کی وروہ اس کے کی ہرگز ہیں باندہ کر  
 اپنے سر پر رکھے ہوئے تھے اپنی ننگ تھک ہو چکی اور وہ اس کے پاس گئے تو اس  
 عورت کو اس سے وحشت محسوس ہوئی اور اس ہول تنگ ہوا، وہ جناب دواؤں  
 کی خدمت میں آئی اور ان سے شکایت کی تو انھوں نے اس سے کہا کہ میرے بیٹے  
 سیان کے پاس جاؤ اور ان کے سامنے یہ واقعہ بیان کرو۔ یہ وہ عورت جناب  
 سیان کے پاس گئی تو انھوں نے اسے ہزار درہم دیئے

وہ جناب دواؤں کے پاس واپس آئی مرنے

انہیں بتایا تو آپ نے فرمایا کہ یہ انہیں واپس کر دو اور کہو کہ میں چاہتی ہوں  
 کہ مجھے بتایئے کہ ہو اسے میرے بچہ کیوں پیسے ہیں۔ میں نے کہا اسے تو نہ  
 سیکھ کر درہم دیئے ہیں وہ کہنے لگی ہیں کوئی چیز نہیں رہتی۔ سیان نے ایک  
 ہزار درہم اور دیئے۔ وہ حضرت دواؤں کے پاس لوٹ کے آئی اور انہیں بتایا  
 تو آپ نے فرمایا کہ یہ انہیں واپس کر دو اور کہو کہ میں کچھ نہیں رہتی۔ بعد تھکے

کہ وہ آپ کے سامنے اُس فرشتہ کو حاضر کرے جو ہوا پر موقوف ہے کہ اس نے میرے  
 جو کچھ کیے ہیں۔ خدا کی اجازت سے یہ ہیں یا بغیر اجازت کے۔ اب حضرت  
 سلیمانؑ نے اللہ سے سوال کیا ہے تو خدا نے اس فرشتے کو حاضر کر دیا حضرت سلیمانؑ نے  
 اس سے اُس کے جو کچھ متعلق چرچا۔ تو وہ کہنے لگے ہم نے اللہ کے حکم سے یہ کیے ہیں۔  
 کبیر تک ایک تاجر کے پاس بہت سی کشتیاں تھیں اور اس کا زادراہ ختم ہو گیا تھا۔ اس  
 نے تندر کی کہ اگر اس نے کسی کے زادراہ سے کھانا کھا یا تو اس کو کشتیوں کے مال کا تمیہرا  
 جتنے دے گا تو ہم نے اس کو جو دسیٹے میں سے وہ کھائے ہیں اور اس پر تندر کا پورا کرنا  
 واجب ہو گیا ہے پس جناب سلیمانؑ نے اس تاجر کو بلایا اور اس سے سوال کیا تو اُس  
 نے نہ بات کہ اگر کر لیا وہ کہنے لگا پڑ والی عورت کو دسیٹے۔ پھر زہ تاجر اس عورت  
 سے بہت سا پیچھے کشتیوں کا تمیہرا حصہ لے لے کر وہ تیرا حق تین لاکھ ساٹھ ہزار دینار  
 دیا اور وہاں اُس سے اس عورت کو دے دیا، تو حضرت داؤدؑ نے فرمایا اسے بیٹا  
 نہ تنہا دے معاملہ کرنا چاہتا ہے وہ اس کریم رب کے ساتھ کرے اور اتمیت مدیث  
 دیکھا آیا ہے جب تم تنگ دست ہو یا تو صدقہ کے ساتھ سترے تجارت کر رہے ہیں  
 مگر بہت وہ تندر جس سے معاملہ در تجارت کرتا نفع مند اور مفید ہے۔

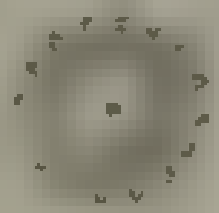


## پیسوال باب

### خدا سے شرم و حیا کرنا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا بے ایمان ہے ایک دن آپ نے  
 صحابہ سے فرمایا اللہ سے حیا کرو پھر بتیجی بت کرنا کہ کتنے کی باتیں سنائیں  
 کہ رسول تو آپ سے فرمایا کہ کتنے دنیا بے ایمان ہے اور منافقت کو دیکھ کر دیکھ کر  
 حیا کر رہا ہے اور اللہ کی اور بات سننے کی سرگرمی ہے اور انسان دنیا سے بے  
 کد اور ثواب مصیبت کو اور جو آخرت پر بتیجی دنیا کی زینت ترک  
 کر دیتا ہے۔ پھر ایسا کہ سے تو ان سے خدا سے شرم و حیا کی توقع ہے شرم و حیا  
 روایت ہے کہ جب رسول حضرت آدم پر نازل ہوئے۔ حیا و عقل نے دیکھا کہ  
 اور کتنے کے قدر و قدری مآپ سے بتیجی بت کرنا کہ کتنے کی باتیں سنائیں  
 نے عقل کا انتخاب کیا تو جبریل سے بیان دے دیا کہ تو نے دونوں پر سے چار و دو  
 کہنے کے نہیں حکم ہے کہ عقل سے نجات دے۔ پھر سے فرمایا حیا و عقل کا جو  
 ہے پس ہی حیا نہیں تو اس میں نہ کوئی تیرت اور نہ ریا۔ مرنے سے نہ نہ  
 نام فرماتے کہ میرے بندے جب تو مجھ سے شرم و حیا کرے تو ملک و دولت  
 میرے عیوب اور زمین کے نیکوؤں کو تیرا کن دو تو وہ عیوب و دولت کو درک کرے  
 سے تیری نیکوئیں تو کر دے اور تیرا مت سے دن تیرے حساب و کتاب کی پوری  
 پڑتا ہے کہ اس کو اور وہ بیت سے خدا فرماتا ہے۔ میرے بندے جب تو تیر  
 سے یہ کرے تو تیرے سے نہ تو میں تجھے بخش دوں گا۔ روایت ہے کہ ایک  
 شخص نے دوسرے کو دیکھا کہ وہ اپنے کے دروازے پر نہ پڑتا تھا کہ وہ  
 کہتے تھے کہ اس کے اندر کیوں نہیں پڑتا۔ کہتے تھے شرم و حیا سے کہیں

کے گریوئے دل میں جوں جبکہ میں نہ کر پناہوں و شرم و حیا کرتے والے کی ایک  
 یہ مست یہ ہے کہ وہ اس کا یہ نہیں دیکھا جاسکے کہ اس سے شرم و حیا کی بات  
 و حیا کی بات کہ نہ انداز میں نہ نہ شرم و حیا کی بات کہ نہ خود و نہ سے مل کر و ورتہ  
 نہ نہ شرم و حیا کی بات کہ نہ شرم و حیا کی بات کہ نہ شرم و حیا کی بات کہ نہ شرم و حیا کی بات  
 ہیں کہ شرم و حیا کی بات کہ نہ شرم و حیا کی بات کہ نہ شرم و حیا کی بات کہ نہ شرم و حیا کی بات  
 نہ نہ شرم و حیا کی بات کہ نہ شرم و حیا کی بات کہ نہ شرم و حیا کی بات کہ نہ شرم و حیا کی بات  
 نہ نہ شرم و حیا کی بات کہ نہ شرم و حیا کی بات کہ نہ شرم و حیا کی بات کہ نہ شرم و حیا کی بات  
 نہ نہ شرم و حیا کی بات کہ نہ شرم و حیا کی بات کہ نہ شرم و حیا کی بات کہ نہ شرم و حیا کی بات  
 نہ نہ شرم و حیا کی بات کہ نہ شرم و حیا کی بات کہ نہ شرم و حیا کی بات کہ نہ شرم و حیا کی بات





## اکتیسواں باب

### حزن و مال اور اس کی فضیلت

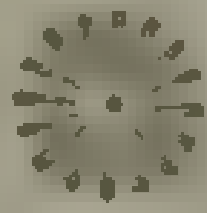
وہ شاد و شربت ہے کہ اس کی نگاہیں حزن کی ذریعہ سے مستعد ہوئیں ہیں وہ اپنی غنہ کو پیچھے رہنے دلاتی ہیں۔ جناب فقیر نے کہا حزن خدا کی عبادت تھا کہ جہان و خزانہ تھی دولت ہے کہ نبی کریم و مہر افکار تھے درمیشہ حزنوں رست تھے درمیشہ نیک نیکوں کی خدمت ہے نور خداوند عالم ہے حزنین وں کو دوست رکھتا ہے اور حبیب خدا کی دل کو دوست رکھتا ہے تو اس میں حزن کا ایک گوشہ نصیب کر دیتا ہے اور حزن نہیں ٹھہرتا کہ قیام ملیم ہیں ورتیں دل میں حزن نہیں وہ تمام دنیا مدب ہے اگر کوئی حزنوں شمس میں گروہ میں رہتا ہے تو نہ وہ عالم میں گروہ پر رہم کرتا ہے اس کتاب ہر شخصیت کہ ہے اس میں تعجب نہیں کہ انسان کس طرح حزنوں رہتا ہے بلکہ تعجب تو یہ ہے کہ انسان ایک لحظہ حزن کے بغیر کیسے رہتا ہے اور اس طرح کیسے نہ ہو سکتا کہ وہ بقیہ شام کو کتابت فرمید کے پر وں پر رہتا ہے اس کی پہلی منزل موت اس کے نزدیک ہوتے کی جگہ قبر اور اس کے عمار ہوتے کی جگہ قیامت و اس کا موقع خدا کے ساتھ ہے جس کے اعتناء اس کے گواہ و اس کے ہوا رح اس کو لشکر ہیں اور اس کے تھاڑ اس کے جا سوس میں اس کی مخلوق ہیں اس کا ظاہر ہیں بیخ و بن مکتوب ہے درمیان ایسی نعمت کے جس کے زوال کا خوف ہے و ایسی موت کے جس کے آنے کا خوف ہے اور ایسی منیبت کے جس کے وارد ہوتے کا ڈر ہے اس کی اصل بڑے شہدہ ہے پیاریاں چھپی ہوئی ہیں۔ نمل جھوٹا ہے۔ اپنے شکم کا پیچھا کر ہوا ہے۔ اپنی شہوت کا بندہ ہے اپنی بیوی کا نوکر ہے اپنے تمام حالت میں سختی و تکوان میں ہے یہاں تک کہ اوقات لذت میں بہت سے دشمنوں

سے گھرا ہوا ہے اور وہ اس کا نفس شیطان اور اہل و خیال ہیں جو اپنی روزی کا اس سے  
 منہ نہ کرتے ہیں۔ ماسدا ان پر حسد کرتا ہے۔ پڑوسی گت افریت دیتا ہے اور  
 رشتہ دار اس سے قلعہ تختی کرتے ہیں۔ ساتھی اس کی موت کا خواہاں ہے موت  
 اس کی طرف منہ کھولے ہوئے ہے اور یہاں میں بدیرس رہی ہیں اور اس سب  
 باتوں کو امیر المؤمنین سے اپنے میں قول میں جمع کر دیا ہے۔ زمانہ کی آنکھ مکرہ پیرزوں  
 کے ساتھ چھپکتی ہے اور یہ گ اس کی پٹیوں کے درمیان ہیں۔ خدا کی قسم دنیا کی  
 نعمتوں اور لذتوں کو موت سے روکا کر دیا ہے کسی عقل مند کے لیے خوشی کا کوئی مقام  
 نہیں ہے جو خدا اور مومن کے لیے کھڑے ہو جائے اس کوئی دوست اور رشتہ دار  
 باقی نہیں رہتے دیا اور جو خدا کی رضا اور اس کی محبت چاہتا ہے وہ سالم نہیں رہ  
 سکتا۔ یہ بنگ لوگوں سے علیحدہ نہ ہو جائے اور ان سے علیحدگی ضروری اختیار  
 کرے جس طرح خداوند عالم فرماتا ہے اس سے بھاگو۔ اللہ کی طرف سے شک میں  
 تمہیں واضح طور پر ڈراتا ہوں۔ خدا کی طرف بھاگنے سے اس کی مراد گناہوں  
 سے پناہ لینا اور لوگوں سے کٹ جانا اور تمام حالت میں اللہ پر بھروسہ کرنا ہے  
 اور جو دنیوں کے قریب رہے انھیں نہیں پہچان سکتا البتہ لوگوں سے دست کش  
 کرنا ان کی معرفت کی دلیل ہے ایک حکیم نے دوسرے کو نصیحت کرتے ہوئے  
 کہا کہ ان کی معرفت حاصل نہ کر جس کو تو نہیں پہچانتا۔ کہا بھائی میں مزید  
 تجھے بتا ہوں کہ جسے پتا نہ ہے اس کا بھی انکار کر دے تاکہ جو انسان کو نہ جانتا ہو وہ اسے  
 تسلیم نہیں دیتا اور دو اشخاص کے درمیان تجارت کئی وجوہ سے ایک عظیم نذر  
 ہے ایک تو یہ کہ ان کے درمیان ایک حق پیدا ہو جاتا ہے ہر ایک کو دوسرے کا لگانہ  
 کرتا پڑتا ہے۔ اس کے ساتھ عوام اسے کرتا اس کی مدد کرتا دینا دے اس کی عیادت  
 کرتا اس کی عدم موجودگی کے وقت اس کی نصیحت کی تردید کر کے اس کی گھبنائی کرتا  
 اور جس کے بن و غیر بن بہترین حفاظت کرتا اور بہترین خلق کے ساتھ اس کی  
 چاشنی کرتا اور اس کی مصلحت کی اسے نصیحت کرتا ہے اور اس کے تمام امانت



ہوتے کہ دوست میرا کہنا اور پتہ میرے گھر میں پھنس جاتا ہے اور میرا تھوڑا سا  
 بے تکیہ اور چٹھے مر میرے بستر پر بیٹھ کر دیتا ہے اور میری نیند کو روک  
 دیتا ہے تو میں نہ مندہ ہوتا تھا چونکہ یہ بستر میں نہ رہتا تھا پھر نہیں لہذا میں نے اس کی وجہ  
 یہ کہانی بلاست حیوت سے لے کر اسے پس میں اپنے دل پر تھیل کرنا تھا کہ تقریب  
 یہ بستر میں بیک وقت دو سٹیپ ہو جائیگا۔ یہ سب میری عمر بڑھ چکی اور قوت میں نقصت  
 پہنچ چکا ہے۔ اور حشمت و عزت کے گھر کی طرف بیداری منتقل ہونے کا انتظار رہتا ہوا  
 کہ یہ بستر میرے دل سے ہٹ جائیں اور کہ یہ بستر جب شام ہوتی ہے تو میں  
 یہ وقت یہ کرتا ہوں کہ صبح تیرہ بجے میرے بچے کرتا ہوں تو شام نہ ہونے کی وجہ  
 کرتا ہوں اور یہ سب یہ قدم بڑھتا ہوں تو دروازہ نہیں اٹھتا چاہتا اور اپنے منہ  
 میں یہ قدم نہیں لگاتا کہ جسے خوش گواری سے مل سکوں۔ یہ میں کہتا ہوں کہ خدا جب  
 میں موت و رنج و قیامت کی ہوتی اور میرے سامنے کھڑا ہوتا ہے کہ یہ دیکھتا ہوں  
 تو میرا کہنا ہوتا ہے کہ میں پھنس جاتا ہوں اور میرا عذاب دہن اٹھ جاتا ہے اور یہ  
 بستر پر تکیہ کرتا ہے اور میری نیند کو روک دیتا ہے۔ اور میری بیداری کو بے فائدہ  
 کرتا ہے اور میری دل راحت کو خیمہ سے پھینک لیتا ہے۔ خدا یہ اسے میرے آقا  
 و مولانا تیرے خوف سے بچنے کو بلایا عز و دل اور جسم میں کمزوری پیدا کر دی ہے  
 اور خیمہ پر غم و درد دائمی دھندل چھوڑ کر دیا ہے اور مجھے آل و لوا و ورل  
 و خلیقوں سے مشغول کر دیا ہے اور مجھے مسکین و غریب و تنہا چھوڑ دیا ہے اور  
 میں کہہ چکا ہوں کہ وہ خدا کے نہیں ہیں جو کہ انہوں میں لمسوں نہیں کرتا اس شو کو تو  
 میرے ہوتے ہیں وہ خدا تو میرے ہیں اور پیلوں کے درمیان  
 سہ پہر ہوتی ہے میرے آقا میرے عز و دل کو اپنے حضور کی  
 خدمت کے لیے میرے کہنا اور میرے خیمہ کو اپنی وسیع رحمت  
 اور مغفرت سے دور کر دے کہ میں تیرے خوف کے بغیر بچ  
 سکوں، ہوں نہیں اور میں تیرے سامنے ذلیل ہونے کے بغیر نہ

نہیں ٹھیک کرتا، اور کامیاب نہیں ہوں گا، تجھ پر وثوق اور توفیق سے  
 بخیر آئے سب سے زیادہ رخصت ہو کر اور بہترین  
 بننے لگے۔



## پیشوال باب

### خدا کے سامنے خشوع اور اظہارِ ذلت کرنے کا بیان

مذکورہ دست بہ تحقیق مذکور ہے وہ مومن جو اپنی نافرمانی خشوع کرتا ہے  
 وہ مومن کی پوری حیثیت ان کی خود غفیر کی ہے ہم بتاتے ہیں کہ خشوع کا معنی  
 ہے دل کی قوت جو دن سے چند روز درود بخانی، اللہ کے سامنے بند ہونے سے ہم  
 و تمام اور ڈرتے جسے دل کے ساتھ قیام کرتا ہے اور مذہب سے کہ جس کا دل  
 کی شے ہو شین ان کے قریب نہیں ہوتا اور خشوع کی ایک مذہب سے خشوع  
 و توبہ رکھ کر عبادت و توبہ کا جمع کرنا اور خشوع کرنے والے کی شہوت کی آگ  
 نہ رہتی ہے اور اس میں امید کا تصور ان ساکن ہو جاتا ہے۔ اور غنیمت خدا کا نور  
 اس سے دل میں روشن ہو جاتا ہے اس کی امید مر جاتا ہے۔ اور وہ اپنی عبادت کی لذت  
 و شوق ہوتا ہے اور اس وقت اس کے عصا و فرج خشوع کرتے ہیں اور اس کو  
 بہشت ہے اور اس کی حسرت تیرا وہ ہوتا ہے اور بدن و دل و اندازے تمام احوال  
 کا مٹنا و فراموشی و رہی کہ دیتا ہے۔ خداوند اس فراموشی خدا کے رحمت کے  
 بند سے وہ ہیں جو رہی پر تکسری کے ساتھ چلتے ہیں اور ان سے جو باغ حباب  
 رہتے ہیں تو کہتے ہیں سو ہستی اور مینی تکسری اور خشوع کرتے ہیں۔ اور وہ مذہب  
 ہے کہ معمول قدر سے ایک شخص کو دیکھ کر وہ نہ رہی اپنی جڑ دھمی سے کہیں رہتے  
 ہیں اور وہ خشوع ہوتا تو اس کے حسد و ہرج و مرج بھی خشوع کر سکتا ہے مذہب  
 و مذہب کرتی ہے کہ خشوع خدا کا تمہید میں سے کہ جس کے شہداء و  
 مذہب رہتے ہیں اور وہ مذہب اور وہ بھی حرم کا غنیمت خدا کے ہر مذہب کے  
 وقت مر جاتا ہے اور وہ مذہب بھی کہ مذہب سے وہ مذہب کہ چاہیے





ہیں گروہ بیکتر کرے و شرف و ارفع میں عزت تقویٰ میں و رفعت حق عت ہیں ہے اور  
 مسب سے زیادہ چھٹی تو افع یادش بول و راغبیہ کے لیے سے و سب سے زیادہ  
 تیس ہے فقر و کاستی کرنا و رند و ترغامت اپنی قوم کو لوگوں سے عفو و درگزر  
 کرتے کا وزن کے لیے استغفار کرتے کا نغمہ دیا ہے اپنی اس رشاد کے ذریعہ اور گرو  
 تو یہ نطق اور تہ سے دل بڑا تو لوگ بھڑکے چھٹ جاتے ہیں نہیں معاف کر دیا کرو  
 ورنہ کیا یہ تانتی کروا اور قد و نیر و دے حضرت موسیٰ کو وحی کی کہ میری مخلوق  
 کو میری نعمتیں یاد دلاؤ ورنہ سے چسابتہ کر دیا اور مجھے ان کا مجموعہ یہ بناؤ کہ تو کہ  
 ورنہ اس سے نیست کرتے ہیں جو ان پر احسان کرے ۔



## تین سو ال باب

غیبت اور غیبت خوری کی مذمت اور غیبت خوری کی اچھائی اور

### غیبت وغیرہ کا عقاب

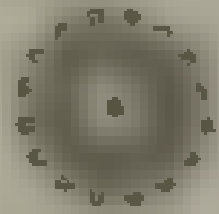
ارشاد قدرت ہے کہ تم میں سے بعض دوسروں کی غیبت نہ کریں کیا تم میں سے کوئی دوست رکھتا ہے کہ وہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے پس تم اُسے برا سمجھتے ہو یہ معبود بڑا کہ قدرت نے غیبت سے روکنے پر زور دیا ہے اور اُسے اتنا تولد کے درمیان گوشت مردہ کی طرح قرار دیا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص قیامت کے دن آئے گا اور اس نے بہت سی نیکیاں کی ہوں گی تو اس کی ان نیکیوں میں سے کوئی چیز اسے اپنے نامہ اعمال میں نظر نہیں آئے گی پس وہ کہے گا میری وہ نیکیاں کہاں ہیں جو میں نے دیا میں کی تمہیں تو اس سے کہا جائے گا کہ وہ تیرے ہاتھوں کی غیبت کرتے کی وجہ سے چلی گئی ہیں اور ان کی غیبت کے بدلے انھیں ملی ہیں اور خداوند عالم نے حضرت موسیٰ کی طرف وحی کی کہ جو شخص غیبت سے توبہ کرے مگر وہ جنت میں سب سے آخر داخل ہوگا اور جو اس پر اصرار کرتے ہوئے مر جائے تو سب سے پہلے جہنم میں داخل ہوگا اور روایت ہے کہ جس کی غیبت کی جائے۔ اس کے آدھے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ روایت ہے کہ ایک شخص کا نام تھا کہ وہ اپنے دوست کے گناہ سے توبہ نہیں کیا تو اس سے کہا کہ یہ اس کے بدلے ہیں جو نیکوئوں سے تیری غیبت کی بہت وریک شخص بہت تھی اگر میں کسی کی غیبت کروں تو میں صرف اپنے بیٹے کی غیبت کروں گا۔ کیونکہ دوسرے شخص کی غیبت وہ میری نیکیوں کا زیادہ حق دار ہے اور جس نے

کو یہ اطلاع ملی کہ فداں شخص سے اس کی غیبت کی ہے تو حسن بھری سے اسی کی طرف ہر  
 بھیجا وہ کہتے لگا کہ تمہاری قسم میں سے تمہارے ساتھ کوئی حسان نہیں کیا حسن یہی کہتے  
 لگا ہاں تو نے احسان کیا ہے۔ بیشک یہ خبر ملی ہے کہ تو اپنی ٹیکیاں بھیر رہا یہ میری طرف  
 بھیجتا ہے۔ میں نے پتا ہا کہ میں تجھے میں کا یہاں دوں اور جس شخص کے ساتھ میں کے ہیں  
 مومن کی غیبت ہو رہی ہو اور وہ میں کی مدد نہ کرے نہ رتیق میں نے سزا دے میں کے ہونے  
 کے ساتھ خیانت کی ہے۔ فرمایا جب تم اپنی مومن میں کی تو منع نہیں پہنچا سکتے تو  
 تم اسے نہ پہنچاؤ اور جب اسے خوش نہیں کر سکتے تو معذور نہ کرو۔ جب جس کی جگہ  
 نہیں کر سکتے تو میں کی مذمت نہ کرو۔ فرمایا ایک دوسرے سے تمہارا بغض نہ رکھو۔ نہ  
 بعض دوسرے بعض کی غیبت نہ کریں۔ دوسرے کے بدلے میں ایک دوسرے کے  
 بدلے میں۔ فرمایا غیبت نہ کرو کیونکہ یہ زمانہ استغیثہ ہے۔ ایک شخص نے  
 کہہ دیا کہ یہ کہہ لیتا ہے تو نہ کہہ کر یہ کہہ دیتا ہے اور غیبت کر کے کہہ دیتا ہے  
 نہیں کرتا۔ جب تک وہ معذرت نہ کرے جس کی غیبت کی ہے مختصر سے فرمایا  
 یہ حراج میں سے لوگوں کے قریب سے گزراں تو اپنے چہروں کو انہوں سے  
 توچ رہتے تھے۔ میں نے پھر ان سے ان کے متعلق پوچھا تو ان کا یہ وہ جواب  
 یہ لوگوں کی غیبت کیا کرتے تھے۔ مختصر سے اسے غیب دیا تو خود بیان کیا اور  
 اسے غیبت غیبت قرار دیا اور فرمایا ایک دوسرے سے نہ کہہ کر کے نہ یہ کہہ دیتے  
 وہ غم سے ممتزنا کرتے سے یہ کہہ دیتے اور میں نے فرمایا وہ غیبت مسلمان کی ہر دہشت  
 اور میں نے فرمایا ہر ہرزہ مرزا کی ہے۔ کی غیبت میں رویت ہے۔ ہر ہرزہ  
 ہر ہرزہ کو یہ کہہ دیتے کہ ہر ہرزہ مرزا کی ہے۔ ہر ہرزہ کو یہ کہہ دیتے کہ ہر ہرزہ  
 دوسرے لوگوں کے غیب دینے کا ہوتا ہے۔ اسے چاہئے کہ وہ اپنے غیب  
 کو یہ کہہ دے کہ انہیں جو دوسرے زمانہ سے متعلق رکھتا ہے اور ہر ہرزہ  
 تو کہہ دینا کہ یہ کہہ دینا کہ ہر ہرزہ مرزا کی ہے۔ ہر ہرزہ کو یہ کہہ دیتے کہ ہر ہرزہ  
 چنانچہ میں نے ان کے ہزار کی ایک مردہ کہہ دیتے کہ قریب سے نہ کہہ دے۔

بستے و کس قدر بدبود مرد بہت آہستہ آہستہ فرمایا اس کے دانت کتنے حسین ہیں متعدد  
 یہ آہستہ آہستہ فرمایا کہ چھانی کے بعد وہ کسی پتھر کا مادی بنا نہیں چاہتے تھے درغیبت  
 معنی یہ ہے کہ تم آہستہ آہستہ فرمائیے کہ اس نرت یہ ذکر کہ کردہ ہے تو اس کا بڑا مناسبت ہے  
 اس کے بعد یہ شخص کو ذکر کرو یا کسی یہ متعلق یہ اس کا کوئی کام جو اس کے دین سے  
 متعلق ہو وہ یہاں تک کہ اس کے کپڑے کا ذکر کرو۔ آہستہ آہستہ فرمایا غیبت  
 کی حد یہ ہے کہ تم آہستہ آہستہ بھائی کے متعلق وہ بات کہو جو اس میں موجود ہو۔ کیونکہ اگر ایسی  
 بات کہو جو اس میں موجود نہیں ہے تو یہ بہتان ہوگا۔ اور جو شخص غیبت کے وقت موجود  
 ہو اور اس کو نہ روکے، وہ اس میں شریک ہے اور جو اس کا بڑا مناسبت ہے تو اس کو  
 بخش دیا جائے گا۔ اور رسول اللہ سے فرمایا جو شخص آہستہ بھائی کی آبرو سے کی  
 کہ نہ ترش کو روکو کہے تو نہ پرہیز کرے کہ اسے جہنم کی آگ سے آزد کر دے۔  
 نہ ترش سے فرمایا خوش خرمی ہے اس شخص کے لیے جس کو اپنا غیب کوئی نہ  
 غیب سے مشغول رکھے اور سینوں میں غیبت کے پیدا ہوتے کا یہ غیب سے مشغول  
 ہے۔ یہ غیب سے مشغول ہونے کو آہستہ سے دور کرے تو وہ لوگوں کی غیبت سے بڑی  
 کرے۔ رسول اللہ سے فرمایا جہنم کا ایک دروازہ ہے کہ جس سے نہ وہ داخل  
 ہو گا۔ آہستہ آہستہ کی تشبیہ کر کے درجہ آہستہ غصہ کو چلی جائے۔  
 لہذا تم اس کے بارے میں رکھتے ہو کہ تم اس کو نہ دیکھو نہ اسے اختیار کرو گے  
 یہی حور امین کو یہاں سے لے ایک نازل شدہ کتاب میں ہے۔ اسے فرزند آدم  
 سے اپنے غیب کے وقت یاد کرے میں تجھے اپنے غصہ کے وقت یاد رکھوں گا  
 وہ اس سے یہ کہ نہیں کروں گا کہ ساتھ کہ نہیں ہدایت کروں گا۔ اور جس مند تو  
 اس چیز میں یہی قوت مال اور ازار دست خوش رہتا ہے کہ جس کے لیے وہ پیدا کیا  
 گیا ہے۔ چہ بیا ایک لوگوں کی عزت و برو میں مشغول ہو۔ یہ انسان کا ذکر نہ کرے  
 کہ وہ کسی چیز میں مشغول رہتا ہے۔ تو غیبت کا معاملہ کیسا بڑا اور بڑا اور  
 جہنم میں اس کے بل صرحت نہ بان سے لوگوں کے متعلق بھی ہوئی باتیں ہی گرائیں گی اور اس

کے لیے خدا کا یہ ارشاد کافی ہے کہ اُن کی بہت سی سرگوشیوں میں خیر نہیں مگر وہ جو صدقہ کا حکم دے یا نیکی کا یا لوگوں کے درمیان اصلاح کرے تو قدرت نے خیر کی تلقین کی ہے۔ مگر ان میں ہی اُمور میں بولنے سے پس الملق تبیج سے وہ جو اپنے بندوں کو کتنی عمدہ نصیحت کرتا ہے اور ان پر کتنا شفیع ہے اور ان سے کتنی محبت کرتا ہے کاش کہ انہیں علم ہو۔ باقی رہی چغل خوری تو اس کا گناہ عظیم اور بڑا ہے کیونکہ چغل خور غیبت کرتا ہے اور دوسرے کی طرف بات منتقل بھی کرتا ہے اور اس کو اُکسوتا ہے۔ اُس شخص کو افریت دینے کے لیے کہ جس کی بات نقل کرے یا اپنے اور چغل خور کو ابھارتا ہے اور اس کی طرف رہبری کرتا ہے حالانکہ خدا اسے چغل خور ہی کا دروزہ بند کر دیا اور اُس کو قہوں کرتے سے اپنے اس ارشاد کے ساتھ منع کیست اگر وہ حق تھا رے پاس کوئی خبر لے کر آئے تو ان کی جاپہنچ بڑے سال کر دیتا کہ کسی قوم پر جہالت کی وجہ سے ٹوٹ پڑو۔ پس اپنے کئے پر پشیمان ہو۔ خدا اسے تین ٹھکر کا نام قاسق رکھا ہے اور اس کی بات قبول کرنے سے منع کیا ہے۔ مگر معاملہ واضح ہونے کو ابھوں کے گواہی دیتے یا اس کے اقرار کرنے کے بعد اور تو اس کے قول پر عمل کرے اُسے جاہل کہا جائے ایک شخص سے امام زکریا العابدین کی خدمت میں عرض کیا کہ فلاں شخص آپ کے متعلق بار بار بُری باتیں کہتا رہتا ہے۔ آپ نے فرمایا خدا کی قسم تو نے اپنے بھائی کے حق کی حفاظت نہیں کی ہے۔ اس سے خیانت کی ہے۔ حالانکہ اس نے تجھے امین سمجھا تھا اور نہ ہماری عزت کی حفاظت کی ہے۔ جب ہمیں وہ بات سنائی ہے جس کے سننے کی ہمیں ضرورت نہیں تھی۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ چغل خوری کے نقل کرنے والے جہنم کے کتے ہیں اپنے بھائی سے کہہ دے کہ موت ہم سب کو آئے گی اور قبر ہمیں اپنے اندر لے لے گی در قیامت ہماری وعدہ گاہ اور خدا ہمارے درمیان حکم کرے گا۔ ماموں کے عالموں میں سے ایک شخص نے اُسے کہہ کر خداں تیرا عامل کر گیا ہے اور وہ ایک لاکھ دنیا ر چھوڑ گیا ہے اور اس کا مرتب

یہ تھیوٹا سا پتھر ہے۔ اگر ہمارا آقا حکم دے تو ہم اس کا مال قینق کر لیں اور بچہ کو جتنی  
 ضرورت ہے وہ اس کے لیے پاری کر دیں۔ کیونکہ یہ مال اُس نے آپ کے مال  
 سے کمب کیا ہے۔ تو ماہون نے کہا مال کو خدا نے بڑھایا ہے اور پیتے کی ضرورت  
 کا اہتمام خدا کرے گا۔ اور چنیل خوری پر اُس نے لعنت کی ہے۔







## چوتھوں سوال پاب

### قناعت اور اس کی مصلحت

خدا کے ان قول کہ ہم ضرور اُسے پاکیزہ زندگی کے ساتھ زندہ رکھیں گے کی تفسیر میں آیا ہے۔ فرمایا ہم اس کو قناعت عت نہیں گے۔ خدا کے اس ارشاد جو حضرت سلیمانؑ کی دعا کی حکایت کرتا ہے کہ خدا یا اے میرے رب دے جو میرے بعد کسی کے سے نہ ہو کہ تیسروں کی بات۔ فرمایا احسن و بڑی بات پر اس سے قناعت و ادب کیونکہ آپؑ کے ساتھ بیٹھے تھے اور فرماتے کہ مسکین مسکینوں کے ساتھ بیٹھے۔ چار بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا۔ قناعت عت ایسا خزانہ ہے جو کبھی ختم نہیں ہوتا اور آنحضرتؐ نے اپنی قناعت سے فرمایا۔ درغ و پرہیزگری اختیار کر تو سب لوگوں سے زیادہ عاید ہو جائے گا ورنہ قناعت کر سب لوگوں سے زیادہ شکر گزار ہو جائے گا اور لوگوں کے لیے وہ بڑا پسند کرنا والا ہے۔ یہ پسند کرتا ہے مومن بن جائے گا۔ اور اچھا بڑا دوسری بن جائے گا۔ یہ چیز ہی تیرے بڑے دوستوں میں بنے مسلمان بن جائے گا اور تھوڑا ہنس کر کیونکہ زیادہ ہنسنا دل کو مار دیتا ہے اور سب لوگ مردہ ہیں۔ مگر جنہیں خدا قناعت کے ساتھ زندہ کر دے۔ اور قناعت نہیں ٹھہرتی مگر اس دل میں جو راحت و آرام ہے۔ بتا ہے اور قناعت ایسا ملک ہے جو صرف مومن کے دل میں سکون ہے۔ کہتا ہے۔ قناعت پر راضی رہتا تو بد کہ دے اس کا مفہیم ہے دل بند پذیر دل کے نہ ہو سکتے ہوئے مستحسن رہنا اور تھوڑی روزی پر راضی رہنا اور بد چیز فوجت ہو جائے اُس پر افسوس نہ کرنا اور ایسے ضرور استعدادی افسوس اپنی رزق دے گا کی تاویل کے باعث میں وارد نہیں فرمایا اس سے مرد قناعت

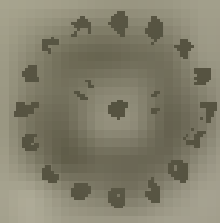
ہے کیونکہ قناعت کا معنی ہے نفس کا اُس رزق پر راضی رہنا جو موجود ہو چاہے وہ  
تھوڑا ہی کیوں نہ ہو اور بعض کہتے ہیں کہ غنی اور عزت نکل کر چکر

لگاتے لگے پس انہیں قناعت ملی گئی تو اس میں وہ مستقر ہو گئے۔ ایک روایت سے  
کہ حضرت علیؑ ایک قصاب کے پاس سے گذرے اور اس کے پاس موٹا گوشت تھا  
وہ کہنے لگا۔ اے امیر المؤمنین یہ موٹا گوشت ہے اس میں سے خرید کیجئے آپؑ نے فرمایا  
قیمت موجود نہیں وہ کہنے لگا اے امیر المؤمنین میں میسر کر لوں گا تو آپؑ نے فرمایا میں گوشت  
سے مہر کر لیتا ہوں اور خداوند عالم نے پانچ چیزیں پانچ چیزوں میں رکھ دی ہیں عزت  
اطاعت میں مازلت معیت میں حکمت تدبیر کے خالی ہوتے ہیں اور مہیت تار  
تہجد میں اور غنی و تو نگری قناعت میں درزیور میں ہے کہ قناعت کرنے والا غنی ہے۔  
چاہے وہ بھوکا اور تنگ ہو۔ اور جو قناعت کرے تو وہ زمانہ و نول سے راحت و آرام  
میں ہے اور اپنے ہم سبوں میں بڑا ہے خدا کے قول گردن آزاد کرانا بھوک کے دن  
کھانا کھانا کی تفسیر میں آیا ہے گردن کو حرص و طمع سے آزاد کرانا اور جو شخص قناعت  
کے اُس نے عزت کو ذلت پر اور راحت و آرام کو تعب و مشقت پر اختیار کیا  
ہے کہا گیا ہے کہ حضرت داؤدؑ نے عرض کیا اے میرے پروردگار مجھے خیر دے کہ  
جنت میں میرے محل میں میرا کون شریک ہو گا تو ان کی طرف وحی ہوئی کہ وہ شخص  
یونسؑ کے والد متی ہیں۔ آپؑ نے خدا سے اجازت چاہی ان کی زیارت کے لیے  
خداوند عالم نے اجازت بخشی تو داؤدؑ نے اپنے بیٹے سلیمانؑ کا ہاتھ پکڑا۔ جب متی  
کے گھر میں پہنچے تو اُسے کھجوروں کی شاخوں کا ایک گھر پایا لوگوں سے ان کے  
متعلق پوچھا تو کہا گیا کہ وہ جنگل سے نکلے

بیچتے ہیں۔ دونوں اُن کا انتظار کرتے گئے اچانک وہ تشریف لائے جب  
کہ اُن کے سر پر کھڑکیوں کا ایک گھٹا تھا۔ وہ اُنھوں نے آر پیٹیک دیا پھر اللہ  
کی حمد و ثناء کی اور فرمایا کون شخص پاک و پاکیزہ مال پاک و پاکیزہ رقم کے ساتھ  
خریدتا ہے۔ ایک نے اس کی قیمت مقرر کی اور دوسرے نے اُسے خرید کیا

پس یہ دونوں اُن کے قریب گئے اور ان کو سلام کیا پھر ان دونوں سے کہنے لگے کہ  
 ساتھ گھر چلے اور جو کچھ لکڑیوں کے پیسے ملے اُس سے گندم خرید کر پھر اُسے  
 دو پتھروں کے درمیان رکھ۔ جن کو اس مقصد کے لیے رکھا ہوا تھا اور اُسے  
 پیسہ پھر اُسے پتھر کے برتن میں گوندھا اس کے بعد آگ جلائی اُسے لکڑیوں  
 سے روشن کیا۔ پھر وہ گوندھا ہوا آٹا اُس پر رکھ دیا۔ پھر بیٹھ کر تھوڑی دیر اُن  
 سے باتیں کرتے رہے۔ پھر اُسٹھے جب کہ روٹی پک چکی تھی تو اُسے تھال میں  
 رکھا اور اس کے ٹکڑے کئے اور میں پر نمک چھڑک دیا اور اپنے پاس پانی  
 کا ٹوں رکھ دیا۔ اور گھسنوں کے بل بیٹھ گئے اور ایک لقمہ توڑا اور اُسے اپنے منہ میں  
 رکھا اور کہا یسوع اشد ار حنن ارحمہم جب اس کو بجایا تو کہا الحمد للہ رب العالمین  
 یہ جڑ بھی کچھ دوسرے اور تیسرے لقمہ کے وقت کیا پھر پانی اُٹھایا اور اسے پیا  
 اور تھال کی عمدگی اور کہا تیرے لیے حمد ہے۔ اسے پروردگار کس پر تو نے ایسا  
 تمام واحسان کیا ہے جتنا مجھ پر کیا ہے کیونکہ تو نے میری بدن میرے کان میری  
 تنگدستی اور میرے اعتقاد و بوجہ کو صحیح و سالم قرار دیا ہے اور مجھے تو نے قوت  
 دی ہے کہ میں اس درخت کے پاس گیا کہ جس کو میں نے اپنے ہاتھ سے نہیں  
 بنایا تھا ورنہ اپنی طاقت سے زراعت کیا تھا اور اس کی حفاظت کا ہتمام  
 کیا تھا۔ پس تو نے اسے میری رزق قرار دیا اور تو نے اُسے کاٹنے اور  
 اسے پر میری مدد کی اور میری طرف اُس کو بھیجا جس نے وہ مجھ سے خرید  
 کیا اور میں نے اس کی قیمت سے وہ گندم خرید کر جسے میں نے زراعت  
 نہیں کیا تھا اور نہ اُس میں اپنے آپ کو تھکایا تھا اور تو نے میرے لیے پتھر  
 کو مستخر کیا جس پر میں نے اُسے پیا اور آگ کو مستخر کیا جس پر اُسے پکایا اور  
 مجھ میں کھانے کی خواہش پیدا کی پس میں اس خواہش کو ذمہ سے اُسے کھانے  
 لگا اور اس سے تیری اخلاعت پر قوت حاصل کی پس تیرے لیے حمد ہے  
 یہ حال ملک کہ تو راضی ہو جائے اور رخصت کے بعد پھر بلند آواز سے روتے لگے

و حضرت داؤد سے اپنے بیٹے سلیمان سے کہا کہ تم یہ شکر گزار بندہ جس  
 واقعے کو وہ جنت میں منزلت کیلئے لکھا ہے اس سے زیادہ  
 شکر گزار بندہ نہیں دیکھا۔





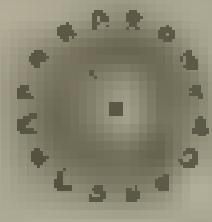
ہو جائے خدا اُس کی پر ضرورت کے لیے کافی ہے۔ اور جو دنیا کی طرف  
 جائے خدا اُسے اُس کے پیروں کو دیتا ہے اور جو چاہتا ہے کہ خدا اُسے وہاں سے رزق  
 دے جہاں سے اُسے وہم و گمان نہ ہو تو وہ خدا پر توکل کرے اور خداوندی مہر سے نصرت  
 داؤد کی طرف وحی کی پیر بندہ مجھ سے عنایت و پناہ کا خواہاں ہو میری مخلوق کو چھوڑ  
 کر اور پھر اہل و آسمان و زمین اُس سے گرو فریب کریں۔ تب بھی میں اس کے یہ سہ  
 کا راستہ بنا دوں گا۔ میرا مومنین نے فرمایا۔ اے لوگو! جس رزق کی نعمت دی گئی ہے  
 وہ تمہیں اس عمل سے مشغول نہ رکھے جو تم پر فرض کیا گیا ہے اور توکل کرنے والے مومنان  
 کرتا ہے نہ دردتا ہے اور نہ کسی چیز کو فقر و فاقہ کے خوف سے رد کرتا ہے۔  
 جو شخص توکل کی راہ پر چلن چاہتا ہے اُسے چاہیے کہ جو امور اس پر جاری ہوتے ہیں۔  
 اُن میں اپنی ذات کو خدا کے سامنے قرار دے جس طرح مردہ غسل دینے والے کے ہاتھ  
 میں ہوتا ہے وہ اُسے الٹ پھیر کرتا ہے جب چاہتا ہے جس طرح نبی کریمؐ نے  
 فرمایا مجھے تعجب ہے۔ مومن سے کہ خدا اُس کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں کرتا۔ مگر جس میں  
 اس کی بھلائی ہوتی ہے یعنی اُس کے متعلق جو اللہ کا فیصلہ ہے وہ اُس پر راضی رہتا ہے  
 چاہے سخت ہو یا نرم اور توکل کا معنی ہے اللہ سے محافضت کی خواہش کرتا جس طرح  
 کہ جبریلؑ نے حضرت یسٰیہؑ سے کہا کہ جب آپ متجسس کی گرفت میں نہ آئیں گے کہ  
 کچھ حاجت اور ضرورت ہے اسے اللہ کے خلیوں تو آپ نے اللہ پر ہی بھروسہ اور  
 نجات دینے میں اس پر وثوق کی بنا پر فرمایا تیری طرف نہیں ہے بلکہ خدا نے اپنے  
 آگ کو برد و سلام قرار دیا اور اس زمین میں پھول اور پھل لگا دیئے اور اُن کی تعریف  
 کی اور فرمایا اور وہ یسٰیہؑ جس نے دنیا کی اور ان کی حالتِ سفیٰ کی طرح نہیں ہے۔  
 جنہوں نے اس شخص سے کہا تھا جو قید خانہ میں ان کے ساتھ تھا کہ اپنے مالک کے  
 سامنے میرا تذکرہ کرتا۔ پس اس وجہ سے وہ قید خانے میں کئی سال تک رہے اور  
 مجھ سے ایک شخص نے پوچھا تمہارے اخراجات کہاں سے آتے ہیں تو میں نے  
 جواب دیا اللہ کے یہ ہیں۔ آسمان و زمین کے خزانے، لیکن منافق نہیں سمجھ سکتے



کہیں سے ایک شخص کو بیابان میں خدا کی عبادت کرتے ہوئے دیکھا تو پوچھا تمہاری روزی  
کہاں سے آتی ہے، وہ کہنے لگا اس پر دروگاہ کی طرف سے جو عزت دار اور جہان سے  
وہ ہے۔ پھر اس نے اپنے دانتوں کی طرف اشارہ کر کے کہا جس نے بکٹی پیدا کی ہے وہ  
دہ بھیلے آتا ہے اور جان لو کہ تو کل کا محل اور منزل دل سے اور روزی کی تلاش میں  
حرکت کرتا تو کل کے ساتھ متافقت نہیں رکھتا۔ کیونکہ خداوند عالم نے حرکت کرنے کا  
اس قول میں نکتہ دیا ہے۔ پس زمین کے کندھوں پر چلو اور اس کا رزق کھاؤ اور اس کی طرف  
مشرق و شربہ۔ ایک عرب مسجد نبوی میں آیا تو آپ نے فرمایا اپنے تاقہ کا پاؤں باندھا  
ہے۔ کہتے ہیں۔ میں نے تو کل کیا فرمایا پاؤں باندھا اور تو کل خداوند عالم نے آپ  
سے درایت کے صحابہ سے فرمایا ہے کہ پناہ چاؤ اختیار کرو اور یہ جھوٹی بات ہے کہ  
آسمان کے کہیں سے تم پر توکل کیا ہے جب کہ اس کے دل میں اس کا غیر ہو یا خدا نے  
جو اس کے ساتھ کیا ہے اس پر راضی نہ ہو کیونکہ توکل کا معنی ہے اللہ کے سپرد ہو جانا اور  
اس کی طرف متعلق ہونا نہ کہ اس کی مخلوق کی طرف پس توکل کی حقیقت ہے اللہ کو کافی  
بھنا اور اس پر اکتفا کرنا اور توکل کرنے والے کے تین درجے ہیں اللہ کی طرف  
توکل ہو جائے اور اس کے حکم کو تسلیم کرے اور اس کی رضا و قدر پر راضی رہے۔ پس  
اس کے وعدہ پر مطمئن ہو جائے اور اس کی تدبیر کو کافی سمجھے اور اس کے حکم پر راضی رہے  
ایک شخص سے کہا گیا تو نے کیوں تجارت چھوڑ دی ہے۔ اس نے کہا میں نے کفیل کو  
وہ حقوق پایا ہے۔ خداوند عالم فرماتا ہے۔ جو مجھ سے حقائق طلب کرے میری  
مخلوق کو چھوڑ کر تو زمین و آسمان کے رزق کے ضامن ہو جاتے ہیں۔ اگر وہ مجھ  
سے دُعا کرے تو میں قبول کرتا ہوں اور اگر مجھ سے عیبہ مانگے تو میں عطا کرتا ہوں  
میرے میری مخلوق سے پتا ہ مانگے مجھے چھوڑ کر تو میں آسمان و زمین کے اسباب  
س سے کھٹ لیتا ہوں اگر مجھ سے دعا مانگے تو قبول نہیں کرتا اگر وہ مجھ سے  
سوال کرے تو میں اسے نہیں دیتا اور اگر کفایت چاہے تو اس کی کفایت نہیں  
کرتا۔ محمد بن عثمان کہتا ہے مجھ پر بڑی غریبت و فقر و فاقہ کا وقت آگیا اور

مجھ پر ایسا قرض تھا جو بہت ہی لمبے قسطوں کا تھا اور میری تنگ دستی دور رسکیت  
کوئی دوست نہیں تھا تو میں حسن بن زید کی طرف رواتہ ہوا اور مدنیہ کا جام تھا اسباب میں  
جہاں پہچان کے جو میں کے درمیان میں رہی پس رستہ میں میری ملاقات خدیجہ بنت  
بن باقر سے ہوئی۔ تو وہ کہنے لگا۔ بھئی میری بہت سے فقر و قارہ ہیں پھنسا ہوا ہے تو  
تنگ دستی کے لیے اس پر امید رکھتی ہوں یہاں تک کہ حسن بن زید پر وہ کہنے لگا پھر  
تمہاری حاجت پوری ہوگی تم میں پر امید نہ کرو جو سب سے زیادہ قدرت  
رکھتا اور سب سے زیادہ کریم ہے۔ میں نے اپنے چچا جعفر بن محمد سے کہا  
بہت سے کہتے تھے کہ تم اور تمہاری بہن ایک ہی کی طرف رچی کی گئی ہے چچا عزت  
و جہاں و عزت و بزرگی کی قسم میں ہر شخص کی امید کو مایوسی کے ساتھ دور دراز ہوا  
میرے غیرت کوئی امید رکھتا اور اسے دوا میں قائل تھا کہ میں پہنچاؤں کہ اور اسے  
اپنی کشت و فصل سے دور کر دوں گا کیا میرے تہہ شدائد میں میرے غیر کی امید  
رکھتا ہے جاہ تہہ شدائد میرے قبیلہ قدرت میں ہیں اور وہ میرے غیر کی امید کرتے  
ہے اور میں بھی وہی دہوں۔ کیا تاکہ دروازہ میرے پاس ہی امر و نکر  
چاہیں میرے قبیلہ میں ہیں اور وہ بند ہیں۔ میں اپنے بندے کو اپنے ساتھ  
کیوں اخراج کرتے ہوئے دیکھتا ہوں جاہ تہہ شدائد میرے دور رس سے  
اسے وہ بچھ دیتا ہے جس کا اس سے شہ سے سوال نہیں کیا تھا پس اس نے شہ  
سے منہ پھیر کر میرے غیرت ایوان کیا تاکہ سوال کیا ہے اور میں نے  
میں جو دہوں جس کے وہ کوئی قدر نہیں میں غنیہ میں سوال کرتے سے بہت تہہ  
کرتا ہوں۔ پس کیا اس سے سوال کیا ہے اور میں نے اس پر تہہ دوست نہیں کیا  
بڑی تہہ ہیں بڑی تہہ ہیں بڑی تہہ ہیں بڑی تہہ ہیں بڑی تہہ ہیں بڑی تہہ ہیں  
اگر ہر ایک اس کا تہہ میں ہے تہہ میں تہہ میں تہہ میں تہہ میں تہہ میں تہہ میں  
کمری و میں نہیں دے دوں تو وہی چھتر سے پڑے پڑے میرے کمری میں  
نہاں کے کہ ہند پاکست ہے اس کے ساتھ جو تہہ سے ۶۰ تہہ کے اور چہ

ہایات و شہادتیں میرے غیر سے سوال کرے روئی کہتا ہے میں نے کہا قرآن  
 اس کو مکا ای وہ کرو۔ میں نے تین مرتبہ یہ کہہ کر دہرایا تو میں نے غصے سے یاد کر لیا اور  
 اپنے دل میں کہا خدا کی قسم یہ میری کسی سے کچھ نہیں، مگر دل کا اور میں اپنے  
 گھر میں یہ کر رہی تھی۔ تمہارے ہی دن گزرے کہ تم نے مجھے اتنا رزق دیا کہ جس  
 سے میں نے پینا قرص دیا اور اپنے بل و عیال کے معاش سے کی اصلاح کی  
 واللہ تعالیٰ اعلم۔





## چونتیسواں باب

### اللہ کا شکر ادا کرنا

رشد و قدرت سے میرا شکریہ د کرو اور ناشکری نہ کرو، فرمایا اور گرتے شکر کرو تو  
 میں تمہیں نیک و صالحوں میں لگاؤں گا۔ فرمایا: جو شکر کرے تو وہ اپنی شکر ادا کرتا ہے اور  
 ناشکری کرے تو خدا غنی و توانا ہے۔ ایت سے مراد نعمت کا تسلسلہ و کثرت  
 و شکر کی حقیقت ہے نعمت نعمت ہر طرف کرتا خداوند مہم نے حضرت داؤد کی  
 معرفت و حق کی کہ میرا شکر دے اور جو شکر ادا کرنے کا حق سے عرض کیا خدا یہ سب نعمت میں  
 شکر دے اور جو حق شکر ہے۔ یہ شکر میرا شکر ادا کرتا بھی ایک تیری نعمت ہے۔  
 اور خدا دینے والا ہے تو شکر دے کر دیا جو حق شکر تھی اور حضرت داؤد نے اس سے  
 بے زور رہا۔ حضرت آدمؑ میرا شکر کس طرح ادا کرتا تھا جو حق شکر ہے، خدا کو اس سے  
 اپنے نبیؑ کا پاپ پتا چن ہوا قرار دیا اور ملائکہ سے اس کو سجدہ کرایا۔ رشاد ہو  
 زور و غرور کرتا تھا کہ یہ سب کچھ میری طرف سے ہے تو اس کا اعتراف کرتا  
 یہ حق شکر ہے اور بتدے کو پیابٹے کہ مصیبت پر شکر کرے جس طرح وہ سائنس  
 پر شکر کرتا ہے۔ روایت ہے کہ خداوند عالم نے فرمایا اسے داؤد میں تے ایک  
 جنت میں طرح بتائی ہے کہ اس کی ایک بیٹھ موٹے کی اور ایک چاندنی بیٹھ  
 اور اس کی چشیں زمرود کی ورگاریا قوت کا اور مٹی خوشبودار ستوری کی ورگاریا  
 کے پتھر زنی درود کے اور اس کی ریت زنی حور عین ہیں کیا تمہیں معلوم ہے کہ  
 داؤدؑ میں نے کس سے تیار کی ہے۔ حضرت داؤدؑ نے کہا کہ معلوم نہیں تیری  
 عزت کی قسم اسے تم دیا! فرمایا میں نے یہ تیار کی ہے ایسے لوگوں کے لیے جو  
 مصیبت کو نعمت سمجھے ہیں اور آسائش کو مصیبت اور اس میں شک نہیں کہ

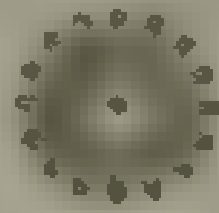
بیماریاں وغیرہ بیت مصائب کی تکلیف عوامی چاہتی ہے اور اس پر غور کرتے ہوئے یہ  
 ہے اور گناہوں کا کفارہ ہے اور رحمت کے زمانہ کی نعمت یاد دلاتی ہے اور توبہ  
 و معذرت پر بھی رتی ہے اور اس مصیبت کو خدا نے اپنے بندے کے لیے پسند  
 کیا ہے ورنہ فرماتا ہے کہ تیرا رب ہی پسند کرتا ہے اور تمہیں میں یہ کوئی اختیار  
 نہیں۔ حضرت موسیٰ ابن جعفر سے مراد یہ ہے کہ مومن کی مثال رازد کے دروازے  
 جیسی ہے۔ جنت اس کے ایمان میں زیادتی ہوتی ہے جتنی اس کی مصیبت بڑھتی ہے  
 تاکہ بارگاہِ خدا میں جائے تو اس پر کوئی گناہ نہ ہو اور نعمت کبھی کبھی ہنسناک مذہب  
 کے قریب کرتے کے لیے ہوتی ہے۔ لہذا وہ عظیم ترین مصیبت بن جاتی ہے  
 اور مصیبت اگر خدا سے قریب کرنے کے لیے ہو تو اس میں

بھی ایک نعمت ہے جو کوتاہی کے اعتراض کا سبب بنتا ہے اس میں بھی شک نہیں  
 کہ نعمتوں کی زیادتی اور ان کی کثرت خدا سے نافع کر دیتی ہے۔ اسی لیے خداوند  
 عالم اپنے دیوانہ اور نیک بندوں کے لیے فقر و فاقہ کو پسند کرتا ہے اور دنیا کو  
 ان سے روک دیتا ہے کیونکہ خداوند عالم نے اپنی ایک وحی میں ارشاد فرمایا ہے  
 میں نے اپنی عزت و بزرگی کی قسم اگر مجھے اپنے بندے مومن سے شرم نہ آتی تو میں ان کے  
 لیے ایک کڑا کپڑے کا نہ بھونڈتا کہ جس سے وہ اپنے بدن کو ڈھکے پتے اور میں  
 جب اپنے بندے مومن کے ایمان کو بھلا کر لیتا ہوں تو اسے مالِ طرہ پر فقر و فاقہ میں یہ  
 بدلی بیڑی میں بٹکا کر دیتا ہوں۔ اب اگر وہ جزع و فزع کرے تو میں وہ مصیبت  
 دگنی کر دیتا ہوں اور اگر وہ نیر کرے تو اس کے ساتھ میں اپنے ملائکہ میں فقر و مہاکات  
 کرتا ہوں اور مکمل حدیث یہ ہے کہ میں نے علیؑ کو ایسا کہ علم قرار دیا ہے پس  
 جو شخص اس سے محبت کرے اور اس کا اتباع کرے ہدایت یافتہ ہوگا اور  
 جو علیؑ کو چھوڑ دے ورنہ سے بے نفع رکھے وہ گمراہ ہے ورنہ صرف  
 مومن ہی محبت اور منافق بخش رکھے گا اور نعمت کا ایک شکر یہ ہے  
 اور اس نعمت سے کوئی شخص خدا کی نافرمانی پر قوت حاصل نہ کرے۔ غوم

[illegible]



فرمایا چونکہ وہ تمہارا شکر ادا کرتا ہے وراثتاً دیتے کہ گنہگار کی نعمتوں کو شمار کر دو شمار  
 نہیں کر سکتے۔ یعنی ان تمام ہا شکرہ داتہیں کر سکتے اور یہ بات بھی ہے کیونکہ ایک ہی  
 لحظہ میں نہان نئی دفعہ دیکھتا ہے کہ جن کاشی رہیں وراثتہ کان سے اتنے  
 الفاظ سنتا ہے کہ جن کاشی رہیں اور زبان سے اتنے کلمات بولتا ہے کہ جو شمار  
 میں نہیں آتے اور کتنی اس میں ساکن رہیں ہیں کہ جن کی تعداد کو نہیں جانتا اور کتنی  
 متحرک ہیں کہ جن کی تعداد سے معلوم نہیں اور اتنے سانس لیتا ہے جو شمار میں نہیں  
 وراثی طرح اس کے اعضاء و جوارح بہت زیادہ مرتبہ حرکت کرتے ہیں یہ تو ایک  
 ہی لحظہ کی بات ہے اب اس کے دن و رات اور سال اور سال کی کیا کیفیت ہوگی یہ سچ  
 فرمایا ہے خدا تعالیٰ و عظیم نے۔



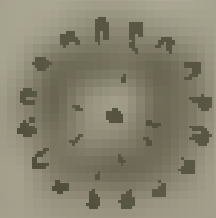
## سنتیں سوال باب

### یقین کا بیان

تحدید نام فرماتا ہے اور وہ لوگ جو ایمان لے آئے ہیں اس پر جو ہمنے تجھ پر نازل کیا ہے اور جو تجھ سے پہلے نازل کر چکے ہیں اور آخرت پر وہ یقین رکھتے ہیں۔ اسی خداوند عالم سے آخرت پر یقین رکھنے والوں کی مدح کی ہے یعنی جو خداوند عالم سے شوب کا وعدہ کیا ہے اور کتاب کی دشمنی دہی ہے اس پر مطمئن ہیں و یا وہ اسے آنکھوں سے دیکھ چکے ہیں۔ اس طرح سعد بن معاذ کے متعلق روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے فرمایا کہ تم میرے لئے اسے سعد خنوں سے عرض کی خیر و کیفیت سے اسے اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہہ دیاں رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ یہ بات کا ایک حقیقت بتاتی ہے میرے قول کی تصدیق کس چیز سے ہوتی ہے۔ عرض کیا اسے اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں صبح کرتا ہوں تو کہاں نہیں رہتا کہ شام کروں گا اور جب شام رہتا ہوں تو یہ کہن نہیں ہوتا کہ صبح ہوگی اور جو قدم اٹھاتا ہوں تو یہ گمان نہیں ہوتا کہ اس کے پیچھے دوسرا قدم اٹھے گا گویا میں ہر اُمت کو گھسیٹوں کے بل دیکھ رہا ہوں ہر اُمت کو پہچان گیا ہے جب کہ ان کی کتاب کے ساتھ ان کی کتاب بھی ورنہ کا اہم ہے ورنہ حساب و کتاب کے ساتھ بلا یا گیا ہے گویا میں اہل جنت کو نعمتوں سے لیسنا اندوز ہوتے دیکھ رہا ہوں اور اہل جہنم کو نذاب پہنچاتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا اسے سعد تجھے معرفت حاصل ہو گئی ہے لہذا اسے رزم پکڑے رہو۔ جب اس کا یقین مشاہدہ کی طرح صحیح ہو گیا تو اس نے رزم کا حکم دیا۔ اور یقین کا معنی ہے۔ اس سوال قیامت کا مشاہدہ کی طرح



کہتی ہے کہ ذکر میں کوتاہی نہ کرے یہ اور فکر کی تنبیہ کرتی ہے پس اس صفت و حالت میں  
 اس طرح بھیج رہا ہے کہ اس کا بولنا ذکر نہ کرنا موشی تھوڑا اور اس کی نفسِ غیرت بولتی ہے  
 درستی میں بیدار کوئی نہ کرتے کی طرف اور مہر کا نہ گماہ ہونا نہ بد کی طرف اُبتا ہے۔ اور  
 نہ بد کا نتیجہ نیست کی گفتگو کرتا نہ ہوتا ہے۔ کیونکہ دل دنیا کے غم و ہمت سے خالی ہونا ملکیت  
 ہی سے بے گناہ رہتا ہے جو دنیا میں نہ بد و خبیث رکھنے سے اس کے دل اور بدن کو آرام  
 اور صحت ملتی ہے تاکہ اس کی طرف سے دل اور تنہا ہو اس کا دل اور بدن خوب  
 و کامیاب رہتا ہے۔ پس اس کی ضرورت اللہ کی طرف اور اس کا رجوع و بازگشت  
 اللہ ہی کی طرف ہوتی ہے جس طرح خداوند مام و غنیمت پر ہمت کی مدح میں ارشاد  
 فرمایا ہے۔ پس اس قول میں کہ بے شک پرہیزگار و زہد و زاری و دعا و تہجد کرتے  
 رہیں اور تہجد کرتے رہیں یعنی اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے دنیا کی طرف نہیں  
 رجوع کرتا۔ اس کا نتیجہ ہوتا ہے کہ اس کی خواہش اور تہوی ہوتا ہے۔ اور  
 یہ صفت اس کے لیے ہوتی ہے تو انسان کے لیے یہ صفت اس کے لیے ہوتی ہے کہ اس کا  
 دل دنیا سے دور رہے اور اس کے درمیان دیکھتا ہے اور بین کے واسطے ہوتے ہیں اس  
 دنیا کے مکار و فساد سے بچتا ہے کہ یہ دنیا کی تھوڑی سی دیکھتا  
 ہے اس کے غیب کو دیکھتا ہے کہ اس کا حریف نہ جاتا ہے اور یہ غیب کا  
 سکون ہے اور اس کے بولان کے متعلق اور حیب دل تقویٰ یقین کے ساتھ ہوا  
 ہو یہ کتابت و مصیبت سے اس وقت رحمت اور سادش مصیبت بنیاتی ہے۔  
 یہاں تک کہ وہ مصیبت کو مدیج سمجھتے رہے اور غایت کو دیکھ کر اس سے  
 وحشت نمود میں ہوتی ہے۔



# اخصی سوال باب

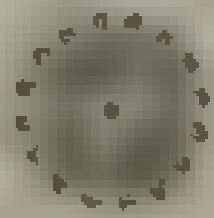
## صبر کا بیان

قرآن پس صبر و دوام پس صبر نہیں ہے مگر تدبیر و عزت سے در صبر و دوام منہیت  
 پر تو نہیں غرض ہوئی ہے زندگی یا موت سے کسی کو صبر و دوام نہ ہے۔ پس صبر و دوام کا  
 معاون قرار دیا ہے۔ یہ کہ وہ عزت و ست کے بجائے ہر گاہ سے رکتے و رہتے منہیت  
 و برکت کے لئے ہوتے ہیں معاون و مددگار ہے۔ رشتہ و قدرت ہے کہ صبر و دوام کو  
 بشارت دے۔ یعنی عظیم ثواب و بہترین جزا کی طرف اشارہ ہے۔ اپنی سلوک و منہیت  
 کو مزاج صبر و دوام سے پس نہایت و دوام کہ جنہیں صبر و دوام کہتے ہیں  
 میں ہم شد کے یہ ہیں اور ان کی طرف و طے پائیں۔ انہیں دوام پرانے کے یہ کہ طرف  
 سے صبر و دوام منہیت ہے۔ مدد و ہدایت ہے۔ تو یہی مدد و ہدایت ہے۔ یہ مدد و ہدایت  
 ہے۔ بسبب تمہارے صبر و دوام کے کہ ہیں عزت و بہترین کھربے۔ تو خدا نے صبر و دوام  
 کو ان کے لئے اپنا سدا و دوام کے لئے ہے۔ عزت کا ثمرانہ میں قرار دیا ہے۔ در صبر و دوام  
 میں تمہیں میں منہیت پر صبر و دوام کا وہ صبر و دوام کہ منہیت پر صبر و دوام کا وہ صبر و دوام  
 ایسی صورت ہے کہ اپنے صبر و دوام کے بل نہیں کرائی و منہیت پر صبر و دوام کا وہ صبر و دوام  
 کہ نہ کہ منہیت سے در اس میں شک نہیں کہ صبر و دوام کا وہ صبر و دوام ہے۔ پتے  
 کو ہمیں منہیت ہے۔ در یک دشمن پتے دشمن کو صبر و دوام ہے۔ پتے دشمن کا وہ صبر و دوام  
 فرشتہ سے پتے پتے پتے پتے پتے پتے پتے پتے پتے پتے پتے پتے پتے پتے پتے پتے پتے  
 و جزا و جزا کے لئے ہے۔ پتے پتے پتے پتے پتے پتے پتے پتے پتے پتے پتے پتے پتے پتے پتے پتے  
 نشان ہو جاتا ہے۔ اس کا دشمن شہادت ہے کہ نہ کہ منہیت ہو جاتا ہے۔ در اس میں  
 عزت کہ ضرر ہو جاتا ہے۔ اس کا دشمن شہادت ہے کہ نہ کہ منہیت ہو جاتا ہے۔ در صبر و دوام

اگر شدت کرتے دار کے یہی معیبت ہے۔ عقل مند کو چاہئے کہ اس میں  
 معیبت سے وعظ نہ نصیحت پیدا ہو کیونکہ ہو سکتا ہے کہ جو شخص معتقد ہو ہے اس کے  
 اعتقاد و ہمت کا یہی وقت تھا تو یہی تہذیب کی حمد و ثنا کے یہی زیادہ حق دار ہے  
 جس پر پتے نفس میں منہ نہ رہے۔ عقیدہ پیدا کرے جو کسی بدعت یا معیبت نہال  
 ہوئی ہے اور انھیں کے ذریعہ زہر کرے۔ مردمان کو چاہئے کہ اس باطل اور نفس  
 مندی جو غلبہ پاؤں اور نصیبتوں پر ہوا تک کہ جب ضروری معیبت سے  
 تو اس دور و صری معیبت کے مقابلہ میں نعمت فرما کرے اور انسان کے بہترین مراتب  
 میں سے ایک یہ ہے کہ وہ مصائب و شدائد کی معاش اور مقرونی قر کے وقت اس کی  
 حریت دیکھے جس کی نصیبت اس سے بڑی ہے۔ تو اس کی حالت اس کے مقابلہ میں نعمت  
 بڑی مراد ہے۔ میں نے کی طرف دیکھے جو ان میں اس سے اوپر درجہ کے ہیں تو وہ  
 اپنے عمل کو قلیل سمجھتے گا و چاہتے نفس پر غیب ملے گا، اور اس کو اب اسے گناہ  
 کے ساتھ ملتی ہوتے کی طرف جواب دے گا میں اس سے بلند تر ہے۔ اس طرح ہونا  
 چاہئے اس شخص کو جو اپنے نفس کی اصلاح اور اس کے لیے غیہ صبر اور تھوڑے  
 غم و غم کو ارادہ رکھتا ہے۔ ائمہ المؤمنین سے فرمایا میر کو ایمان سے دینی نصیبت ہے تو  
 کہ جو غیہ سے ہے اور میں میں یہی نہیں جس میں صبر نہیں۔ فرمایا اس وقت قدر پر  
 صبر کر جس کے خوب سے تم مستغنی نہیں ہو اور اس عمل پر صبر کر و کہ جس کے عقاب کو  
 برداشت کرنے کی تم میں یت نہیں اور صبر کی حقیقت غصے کے گھونٹ منساب  
 کے وقت پینا دربر و مصائب کو برداشت کرنا ہے اور صبر کی انتہا یہ ہے کہ نعمت  
 و نعمت میں فرق نہ سمجھے بلکہ نعمت و سختی کو نعمت پر ترجیح دے بسبب یہ جاننے  
 کے کہ اس کو نبی و چھابست اور صبر کرنے کا معنی ہے معیبت کے وقت مضہ ہونا  
 اور مصائب کے برعکس بھاری ہونے کے باوجود اس کا انھیں بینہ مصنف نے شمار  
 کیے ہیں۔ میں نے صبر کیا اور میں نے اپنی خواہشات کو اپنے صبر پر معلق نہیں ہونے  
 دیا۔ اور میں نے غمی رکھا اس چیز کو جو تیری طرف سے تھی صبر میں سے اس خوف

ست کرنا میرا شوق بہت کرے۔ میرے پاس شیدہ آنسو سے جھٹ کرنے کی ہر چیز  
 بہت ہی درجہ معلوم نہیں ہوتا کہ کیا ہے کہ تندرہ، لمبے حشرت، وادی طرقت، وادی  
 کی گہرے اندر کو جاتے اور میرے خدق میں سے ایک پرست کہ میں بہت ہو کر  
 والا ہوں درجہ بہت میری مرہ کے تودہ شہید ہے درجہ تندرہ بہت تندرہ  
 کی زندگی بسر کرے کہ درجہ بہت ہے کہ یہ کہتا ہے کہ تندرہ بہت درجہ بہت  
 وندہ پر میری تندرہ کہتا ہے کہ درجہ بہت ہے کہ تندرہ بہت کہتا ہے کہ تندرہ بہت  
 سے میری تندرہ بہت ہے کہ تندرہ بہت ہے کہ تندرہ بہت ہے کہ تندرہ بہت ہے کہ تندرہ بہت  
 آپ کی نسبت شدت اختیار کر گئی تو ایک دن آپ کی تندرہ بہت ہے کہ تندرہ بہت ہے کہ تندرہ بہت  
 قبول ہوئی ہے کہ آپ بہت ہے کہ تندرہ بہت ہے کہ تندرہ بہت ہے کہ تندرہ بہت ہے کہ تندرہ بہت  
 دے کہ تندرہ بہت ہے کہ تندرہ بہت ہے کہ تندرہ بہت ہے کہ تندرہ بہت ہے کہ تندرہ بہت  
 نسبت تندرہ بہت ہے کہ تندرہ بہت ہے کہ تندرہ بہت ہے کہ تندرہ بہت ہے کہ تندرہ بہت  
 ہے کہ تندرہ بہت ہے کہ تندرہ بہت ہے کہ تندرہ بہت ہے کہ تندرہ بہت ہے کہ تندرہ بہت  
 کے بد سے پہلے تندرہ بہت ہے کہ تندرہ بہت ہے کہ تندرہ بہت ہے کہ تندرہ بہت ہے کہ تندرہ بہت  
 کے دربار میں کھڑا کہ تندرہ بہت ہے کہ تندرہ بہت ہے کہ تندرہ بہت ہے کہ تندرہ بہت  
 جوئے میں تندرہ بہت ہے کہ تندرہ بہت ہے کہ تندرہ بہت ہے کہ تندرہ بہت ہے کہ تندرہ بہت  
 تو پر تندرہ بہت ہے کہ تندرہ بہت ہے کہ تندرہ بہت ہے کہ تندرہ بہت ہے کہ تندرہ بہت  
 احسن ہے تو کہتے کہ تندرہ بہت ہے کہ تندرہ بہت ہے کہ تندرہ بہت ہے کہ تندرہ بہت  
 کرتے تھے کہ تندرہ بہت ہے کہ تندرہ بہت ہے کہ تندرہ بہت ہے کہ تندرہ بہت  
 اور پہلے کے تندرہ بہت ہے کہ تندرہ بہت ہے کہ تندرہ بہت ہے کہ تندرہ بہت  
 درجہ بہت ہے کہ تندرہ بہت ہے کہ تندرہ بہت ہے کہ تندرہ بہت ہے کہ تندرہ بہت  
 سونے کی تندرہ بہت ہے کہ تندرہ بہت ہے کہ تندرہ بہت ہے کہ تندرہ بہت ہے کہ تندرہ بہت  
 نے تندرہ بہت ہے کہ تندرہ بہت ہے کہ تندرہ بہت ہے کہ تندرہ بہت ہے کہ تندرہ بہت  
 بیویوں سے تندرہ بہت ہے کہ تندرہ بہت ہے کہ تندرہ بہت ہے کہ تندرہ بہت ہے کہ تندرہ بہت

نہائی۔ بیابان کو تندرستی نہ ملتا ہے اور ہم نے بخش دیا اُس سے اس کے گھروں اور اُن  
 جیسے اپنی رحمت کی بنا پر درجہ میں ان شخص کی نصیحت کے یہ یاد دہانی ہے۔ اور  
 انہوں نے فرمایا عیسیٰ زکریا سے اور یحییٰ بن ماری سے اور جو شخص مصیبت پر میر  
 کو سے پہنچا کہ اُسے بہترین تسلی کے ساتھ پیشا دے تو تندرست رہا۔ اُسے ایک بھر کے  
 بعد سے تین سو دریت عطا کر کے دو ایک دریت سے دوسرے دریت تک تین سو دریت  
 بن زمین کے آخری سے اُس کے عرش کی چوٹی تک ہے اور جو شخص اس دست پر میر کرے  
 تو تندرست رہا۔ اُس کے یہ چھ سو دریت کہے گئے۔ ایک درجہ سے دوسرے تک زمین  
 کے چھ سو دریت کے عرش کے اوپر تک کا فاصلہ ہے اور جو گناہات بھر کرے تو اُس  
 کے یہ تندرست ہو۔ دریت کہہ دے گا کہ ایک درجہ سے دوسرے تک فرش زمین  
 کے آخری حصہ سے اُس کے عرش تک کا فاصلہ ہے۔





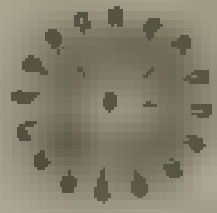
## انتہا البسواں باب

### خدا کے لیے مراقبہ کرنا

جتنی نڈ کے بہان درگمان ہونے کا یہ تیس رکھن درخند ہر تہ کا بہان ہے۔ نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعض صحابہ سے کہا کہ اللہ کی عبادت میں طرح کرو گویا  
تم اسے دیکھ رہے ہو۔ اور تم اسے نہیں دیکھ سکتے تو وہ بھی دیکھ رہا ہے۔ یہ  
شارح ہے مراقبہ کی حرمت کیونکہ مراقبہ کا معنی ہے بندے کو خداوند متعال سے  
تمام محبت پر متعلق ہونا اور انسان کی عبادت کو بخیر و شر اس مراقبہ سے مزین ہونا  
کے غنیمت ترین مصائب میں سے ہے کہ وہ سانس لینے کی قدر کے لیے سے غریب ہے  
شک ستدقان میں کے قریب ہے۔ اور اُس کا نشان ہے۔ وہ اُس کے فوں اور حرکات  
کو دیکھتا ہے۔ اور اُس کی باتوں کو سنتا ہے۔ اور اُس کے رزق پر منت ہے۔ اور یہ کہ اُس  
کے قبضہ میں وقت پر دس سے اور اُس کا سر زردی میں سے ہاتھ نہیں ہے۔ اور یہ کہ اُس میں  
طاقت نہیں اور اُس سے چھٹپ سکے۔ اور تہ اُس کی سنت سے تہ نزل مکت سے جناب  
تھان نے اپنے بیٹے سے کہا اے بیٹا۔ جب تو خدا کی تہ قرانی کرنے سے تو تہ  
جگہ تہ کر کہ جس میں خدا تجھے نہ دیکھے۔ یہ شارح ہے میں بات کی حرمت کہ  
تجھے کوئی جی جگہ نہیں مل سکتی کہ جس میں خدا تجھے نہ دیکھے۔ ہذا اُس کی قرانی  
تہ کہ۔ درخند و ندرت فرماتا ہے اور وہ تہ رے ساتھ بت تہ جہاں ہیں رہو۔  
اور یک نام پتہ یک جوں سال شاگرد کو تمام شاگردوں پر بند مقام دیتا تھا  
اسے اس معاملہ میں ماست کی تہ اُس نے ہر ایک شاگرد کو ایک ایک پرتہ دیا  
اور سے کہ اسے یک ایسی جگہ ذریعہ کر کہ جہاں کوئی نہ ہو تو سب کے  
سب شاگرد اپنے پرندوں کو ذریعہ کر کے آئے۔ سوائے اسی جو جسکے

وہ ذبح رستہ کے بغیر پناہ مند ہے یہاں سے کہنے لگا اسے کیوں نہیں ذبح  
 کیا۔ میں نے کہا آپ کے یہ کہنے کی وجہ سے کہ اسے وہاں ذبح کر دیا جہاں  
 کوئی بھی دیکھنے والا نہ ہو اور کوئی یہاں مکان نہیں کہ جس میں ذبح و امر ضرورہ  
 مجھے نہ دیکھ رہی ہو۔ پس وہ استاد کہنے لگا بہت اچھے۔ پھر ان سے کہا اسی  
 جیسے میں اسے مذمت بندہ مقدم دیتا ورنہ سے ممتاز رکھتا تھا۔ درمراقبہ کی ایک  
 رسمت یہ ہے کہ میں چیز کو ترجیح دے دیتا تھا تو ترجیح دیتا تھا اور اس کی  
 تنبیہ کرے جس کو خدا عظمت بخشے۔ اور میں کو تیسرے جیسے سے خدا خیر سمجھتا ہے۔  
 پس امید تھی کہ عفت پر ہوں اور غفلت تھی کہ غفلت سے غفلت تھی اور  
 مراقبہ میں کہ رستہ تک پہنچتا تھا اور تعلق کو۔ زمرہ پرانے پرانے کرتا تھا  
 اور دقائق پرانی سیہ کے یہ برکتیں کرتا تھا اور غفلت کی عفت کو اوقات  
 میں خدا سے مراقبہ کرتا تھا۔ اور سنائی کی نیک بنائی یہ ہے کہ اپنے نفس  
 پرانی سیہ درمراقبہ کو رزم قرار دے اور اپنے نفس کی سیاست کرے  
 دیکھ کر کہ خدا اس پر منع ہے اور اسے دیکھتا ہے اور وہ اس کی نگاہ  
 سے چھپا نہیں رہتا اور اس کے علم سے نہیں خارج ہوتا اور وہ سرور کو دغدغہ  
 کرتا ہے کہ چاہیے کہ اس سے پہلے اپنے آپ کو دغدغہ کرے اور  
 حیران ہو کر کہ گرو جمع ہو جائے اور اس کی باتیں سننے سے مغرور نہ کر دے  
 یہ نہ وہ تو اس کے حق پر نہ دیکھتے ہیں اور خدا اس کے باطن کا مشاہدہ  
 کرتا ہے۔ روایت ہے کہ کسی نے ایک جوان کو جس عبادت درکشیش  
 کرتے ہوئے دیکھ کر کہنے لگا اسے جو ان لوگوں اپنے معاملہ کی بنیاد  
 کسی چیز پر رکھی ہے۔ وہ کہنے لگا چار چیزوں پر اس نے کہا وہ چار چیزیں  
 کون سی ہیں۔ وہ کہنے لگا مجھے معلوم ہے کہ میرے رزق کا کوئی حصہ مجھ  
 سے فوت نہیں ہو سکتا اور یہ کہ اللہ کا وعدہ حق درہم ہے۔ پس  
 زمانے میں کہ وہ وعدہ پر ایمان کر رہا ہے اور دوسرا مجھے یہ معلوم

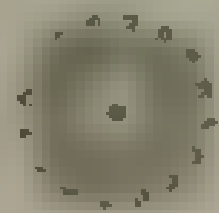
بت کہ میرا نام میرے غیر کو نہیں کرنا۔ پس میں میں مشغول ہو گیا ہوں و تمیر  
 یہ کہ میری موت چنانک تباہی کی۔ پس میں نے اس کی طرف جہد کی کہ بت  
 ہو تو یہ بت معلوم ہو بت کہ میں اس قدر تباہی کی تباہی سے ناٹ گیا نہیں ہو سکتا  
 اپنی موت و جموت میں بند میں اپنے تمام حالت میں اس کا مر قہب  
 و منتشر ہوں۔





بعض اوقات ایسا مل لگتا ہے جو آفتاب کی طرح روشن ہوتا ہے۔ وہ اسے  
 واپس کر دیتا ہے اور کہتا ہے میں حمد ہے۔ یہ عمل کرنے والے کے منہ پر بار بار  
 عاصد کے بار بار کوئی قلم غلو سے مشابہت نہیں رکھتا اور ہر ایک کے رختی نہ  
 ایک رستہ ہے جو اس کے پونکے وہ رختی نہیں ہو سکتا۔ جب تک حمد  
 کے جاتے والے سے نعمت نزل فرمادے اور اس کی ایک حد مت یست کہ وہ حق  
 سے حمد کرتا ہے اس کا جو ست کے لئے شایستگی اور اس کے منہ پر خوش ہوتا ہے  
 اور اس کی ایک حد مت یست کہ جب وہ جانے ہو تو پھر اس کی بات ہے اور حمد کی یہ  
 خامی ہو تو اس کی غیبت کرتا ہے۔ رویت ہے کہ جناب حضرت ایک شخص کو غرض  
 کے پاس دیکھا تو تمہیں میں پر رشک آیا۔ غرض کہ حمد یا اس سے بدتر ہے کہ اس سے  
 پایا کہ جس کی دیر سے وہ غرض کے سایہ میں سکون پزیر ہے۔ رشاد ہو تو کہ یہ وہی  
 سے حمد نہیں کرتا تھا اور اس کی حمد کی نعمت دیکھتا ہے تو بدست و تیراں ہو  
 جاتا ہے اور جب کسی کو عزت دیکھتا ہے تو خوش ہو جاتا ہے اور جو شخص حمد سے  
 ملتی ہوئی ہے تو اس پر رشک اس سے بدتر ہے کہ اس کو چھپا کر اس کو ق  
 ہیں سے شہر تیرن حمد رویت و شہادت ہے اور حمد کی حمد و تقدیر نمود کی بدست  
 و خصائل کو بہرہ ناپزیر ہے نہ وہ حمد کی شہادت پر اس کے فساد کو شکر کہتا ہے نہ وہ  
 شکر کہتا ہے نہ اس کے کہ جب اس کی نیکیاں کو شکر نہ پڑتا ہے تو اس کی بدست  
 تو اس کی حمد کی حمد سے اس کے کہ اس کو شکر و مدح کے دیتا ہے نہ اس کی حمد  
 شہادت کیا کہ کامیاب اس کی حمد کی یہ کہتی ہے حمد کرتا ہے اس کے کہ شہادت  
 سے جہت کی حمد کہ اس کے کہ اس کے بقیر حق نہیں ہو سکتا  
 حق کو حمد کی حمد کہ اس کے کہ اس کے حمد کی حمد کہ اس کے حمد کی حمد کہ اس کے  
 آگے کہ اس کے حمد کہ اس کے حمد کہ اس کے حمد کہ اس کے حمد کہ اس کے حمد کہ اس کے  
 و اس کے حمد کہ اس کے حمد کہ اس کے حمد کہ اس کے حمد کہ اس کے حمد کہ اس کے  
 جب حق کی حمد کہ اس کے حمد کہ اس کے حمد کہ اس کے حمد کہ اس کے حمد کہ اس کے

تو بتدریج کے پاس زبان و شکلیوں کے چلے جاتے کے بعد باقی کیا رہ جاتا ہے لہذا اس  
 سے بچو تو تمہارے دل و بدن تھکان اور گناہ سے راحت حاصل کر لیں گے اور مجھے  
 تشویش ہوئی اس مثال سے جو میرے نفس میں پیدا ہوئی کہ میری دونوں آنکھیں گہرے غم  
 کے سر میں منتقل ہو چکی ہیں تو میں اس پر تسک نہیں کر رہا تھا کہ میرے ختمیہ سے نکل  
 بہا ہے۔ یہ شیر زررند سے خواب کی امید کے عودہ باقی کچھ نہیں رہا اور حزن و ملال در  
 تھکان کے پتے جاتے کے بعد ایک دوسری کیفیت ہے۔ پس خدا تم پر رحم کرے کہ انجام  
 کیونکر مثال فرما رہا ہے رکھو تو تمہیں راحت حاصل ہو جائے اور کہ یہ بوجھ و عقل مند  
 کی نگاہ انہی پر پڑتی ہے اور وہ اس سے تجاوز نہیں کرتا درحیث حال پر مذکور زبان  
 پر تالیف حاصل کرے۔ تو بندہ اس کے بعد خدا اور باقی کمال ہوں اور دوسری چیزوں کے  
 سے غافل رہتا ہوں وہ سب اور ذکر و فکر جی و انس میں سے ہر شیطان کے سر کے لیے قافع  
 سمجھو رہت اور قسمت سے پہلے والی دُعا ہے اور بہترین ذکر وہ ہے جو  
 پر تجاہد کے کیا جاتا ہے۔





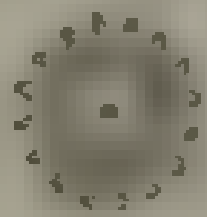








اپنی گفتگو کی کمی کو پورا کرتا چاہتا ہے۔ اور سچی رزق کو کھینچ لیتی ہے۔ کیونکہ حضورؐ سے  
 فرمایا صحت و ریحیٹی رزق کو کھینچ لیتے ہیں اور چٹائی ہی قرست کی فصل ہے اور قرست  
 وہ پہلی چیز ہے جو دل میں ختم کرے۔ بغیر کسی معارف کے بے گرونی معارف پیش ہو  
 تو پھر وہ زور سے شیعہ لاتی ہے اور اس رشاد کی تفسیر میں آیا ہے کہ جو شخص مردہ تھا۔ میں ہم  
 سے اسے زندہ کیا۔ اور اس کے لیے تندرستی و روشنی قرار دی کہ جس کے ساتھ مردہ ہوگا وہ  
 بہت سے نبی ذہن کا مردہ تھا۔ پس اس نے اسے تندرستان اور قرست کے ساتھ زندہ  
 کیا اور اس قوم کی تفسیر میں جو شل شخص کے ہے جو تارکین ہیں جو مردانہ ل  
 تہ سکے یا ہے۔ اپنی کافر ترک تارکیوں میں جو تارکے کے ہیں اور قرست نہیں  
 ہے ورنہ کوئی ایسا صیب ہے کہ جس کی وجہ سے وہ غصہ کی تارکے کے وقت روشنی  
 حاصل کرے۔ پس غیرتہ فعل کہ اس میں نیت ہے۔





[illegible]

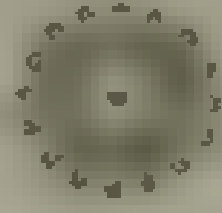


[illegible]





مکارم اخلاق یہ ہیں کہ تو اس سے غصہ نہ رکھی کہ سے جو تجھ سے منع رہی  
 کہتا ہے اور اس کو دے جو تیرے محرم کرتا ہے ہر دو جنس کو نہایت  
 کہنے سے جو تجھ پر ظلم کرتے۔





مالی سے غنتی نہیں کیا تھا۔ بکہ میں کرم و شرفیت کی تعلیم دی تھی۔ پس ہمیں سے بعض سے  
 بعض پر پور دوزخ و تکرار و بیت بہ کہ جن پر میری مومنیت کے پاس جب کوئی حاجت  
 مند آتا تو پٹ میں سے فرات کے سرے زمین پر بکرہ دست رکھتا تھا یہ پسند نہیں کرتا کہ  
 سوں کی خدمت سائل کے چہرے پر دیکھوں۔ ایک شخص خاص ہر روز کی خدمت میں حاضر  
 ہو پٹ کے سرے فرزندوں کو میری شہرچہ ختم ہونے پر بتا دیتا میرے پاس میں تنہا ہوتا تھا  
 رہا۔ تیرہ گھنٹہ گزرتا تھا۔ پٹ کے قرض دے دیں دریں پٹ کی خدمت سے  
 نہ تہ کہ دونوں پٹ پٹ کر شرفیت سے گئے در درازت سے ہاتھ پر ہاتھ  
 در درازت سے تھیں۔ نہ در میں ہیں۔ نہ در دیتا رہتے۔ در میں سے فرات پر پٹا تیرے  
 صدق کی ضرورت تھیں اس سے عرض کیا کہ فرزندوں کو پٹ پر پٹا دیکھنا نہیں  
 یا ہر نماز سے فریاد ہمیت بل بیٹے ہیں کہ سوں کی خدمت سائل کے بہرہ پسند  
 دیکھتا ہے پٹ ایک شخص نے ہمتی سے پٹوں کا پٹا پٹنے میں توجہ کیا کہ ہر  
 در ہم دیتے در وقت دے کہ کوئی کمر پر پٹا پٹا ہر پٹا در سے دی۔ فرزند وقت  
 کی تھیں صدر نہ اس نے کہا کہ تہ دیتے ہیں پٹ۔ کہا کہ پٹ کر میری مومنیت سے  
 دن کر پکر رہتے تھے۔ پٹ سے روئے کہ سبب پٹا پٹا کہ فریاد ہمیت پر سے دن  
 گزر گئے ہیں فرزندوں کو نہیں آیا۔ ورنہ کوئی ایسا مکان نہیں بنا سکتے تھے کہ میں وہ دن  
 غنہ نہ ہو در کرم کا ہونا ہی کہیم پٹا پٹا۔ چار چتر من یہی کہ میں سے تسان کہ  
 تاک نہیں پڑھائی جا ہیئے تسان کہ پٹی مجلس میں پٹا پٹا کہ شہر کے بیت کمر  
 ہوتا اور سے اپنی جگہ پر پٹا پٹا ہونا کہ خود خدمت کرنا۔ در وہ کہ وہ پٹا پٹا کہ  
 خدمت کرنا۔ در میں پٹا پٹا کہ ہم نہ ہونا۔ میں کے متعلق سوال کرنا۔ اور نہ پٹا پٹا کہ خود ہونا  
 کی خدمت کیا کرتے تھے۔ جب در کو پٹا پٹا کہ در کو پٹا پٹا کہ پٹا پٹا کہ در  
 نہیں کرتے تھے۔ اس کے جاتا کہ تا پسند کرتے کی بنا پر غنیمت کرین کہ وقت غنیمت  
 ضرورت کے وقت ایشا کرتا پٹا پٹا کہ شہر تان محمد بن روڑوں کا ایشا کرتا۔  
 جب عمل ان کے وقت آتا اور انھوں نے نماز پڑھتے رات گزرتی تو







ہنسے رہتے۔ یہاں تک کہ ایک روز کوئی پتھر ٹھنڈا گرا۔ فریاد بہت تیز۔ ہنسنا بند  
 ہو گیا۔ وہاں پہلے پناہ بخیر رہا۔ دوست کے قہر کی خبر سے درد و غم سے اس نے کہہ دیا  
 کہ اب فریاد سننا دوسرے جنت میں ایک درخت کی شاخ پر تھا۔ قیامت کے دن وہ  
 سچا کہہ چکا تھا۔ اس کے فریاد کے جنت میں پہلے پہلے کہہ رہا تھا۔ یہاں  
 درخت سے جو ہر پتھر کو پتھر کی آواز سے کہنے لگا۔ کہ جنت کی طرف سے ہنسنا بند  
 میں نے جنت کے دروازے پر پہنچا ہوا ایک پتھر کو ہر پتھر میں۔ یہاں کار و مرث  
 کے تاثرات و رجحان پتھر پر چھڑ رہے۔

## چوالیسواں باب

### الہود کا سوال کرنا

برقرار ہے ہیں۔ کہیں ایک دن مسجد میں گیا تو رُحوں نے کہا کہ تمہیں بیٹے ہمارے دیکھو  
 تمہیں نے کہا تھا کہ تمہاری کو قیمت سمجھ چکے ہیں آپ نے فرمایا ہے کہ ہر فرد مسیحا کو ایک تہیہ  
 ہے۔ یہی ہے عرش کیا ہے مذک کے رُحوں کیا ہے تہیہ مسیحا فرمایا دور رکھتے ہو یہ ہیں سے  
 ہر رکعت میں پڑھیں پھر میں آپ کی طرف متوجہ ہوا اور عرش کیا ہے مذک کے رُحوں آپ نے  
 یکتا فرمایا کہ دیا ہے۔ میں نے کہا چہرے ہے۔ آپ نے فرمایا کہ بہترین موصوفے ہے  
 وہ چاہتے کہ ہر وقت اور ہر جگہ پر رہیں عرش میں سے عرش کیا ہے اس کے رُحوں  
 میں شامل ہے کہ وہ زیادہ نیک ہے۔ فرمایا اس پر یہ بیان کیا۔ پھر اس کی رہ میں بہرہ  
 لانا۔ یہ ہے عرش کیا ہے اس کے رُحوں کو کون سا مومن زیادہ کامل بیان ہے۔  
 آپ نے فرمایا کہ وہ زیادہ خوش خلق ہے۔ یہ ہے عرش کیا کون مومن افضل ہے فرمایا  
 یہ ہے کہ ہر مومن زبان سے مسلمان سمجھ رہا ہے میں نے عرض کیا کون سی ہجرت افضل  
 ہے۔ فرمایا کہ ہر مومن سے ہجرت و دوری اختیار کرے۔ یہ ہے عرش کیا کون مومن  
 رستہ افضل ہے۔ فرمایا کہ رستہ کا آخری حصہ میں سے عرش کیا کون سی تہیہ افضل  
 ہے۔ فرمایا کہ تہیہ قنوت والی میں سے عرش کیا کون سا مسافر افضل ہے۔ فرمایا کہ مسافر  
 شہر میں کس کو تہیہ کہیں پڑھنا چاہیے۔ یہ ہے عرش کیا کون سا مومن افضل ہے  
 فرمایا وہ وہ جہاں سے جس کی جہاز سے گزرے کے پاس میں کا کچھ گنا تہیہ ہے  
 میں نے کہا کون سے غلام کو زیادہ تہیہ ہے۔ فرمایا کہ جس کی قیمت زیادہ ہو۔  
 اور میں نے کہا کہ کون سے مومن کو زیادہ تہیہ سمجھتے ہوں۔ یہ ہے عرش کیا کون سا بہرہ افضل  
 ہے فرمایا کہ وہ چہرے گھوڑے کے پاؤں کو ادا سے وراپن خون بہا دے۔ میں

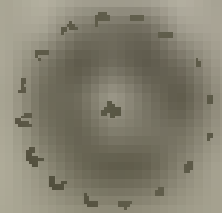


سے عرق کیا کوئی ریت سے خند سے آپ پر تازہ فریاد ہے افسوس و غم ہے قرب  
 آئینہ اکبر کی۔ یہاں تک کہ ریت سے عرق کیا۔ سخت برہنہ میں کیا تھا۔ فریاد مدید تھا جس  
 تھیں۔ اس مغرور بادشاہ ورتا پیداکرتے ورتا میں سے بٹے کی ریت نہیں  
 بھیجا کہ دنیا کے جتن کو جنس پر جمع کرنا جو۔ یکہ تجھے تو میں ریت بھیجی ہے کہ تیرے  
 فریاد کو میرے دربار سے پنا دے پنا ہے وہ کہ فریاد سے حق ہی کیوں نہ ہو کہ تیرے  
 میں کے فخر کا تررمی کے پتہ نفس پرست ورمی کی مثال میں تھی ورمی قتل کیست  
 ضروری ہے جب تک میں کی قتل مقابلہ نہ ہو کہ میں کے لیے پر روق سے ہوں یک  
 جنت میں وہ پتہ مالک سے منجنات کہ سے ورمی یک حصہ میں وہ سدا کی جنتیں  
 میں غور و فکر کہ سے اور ایک حصہ میں وہ پتہ نفس کا فی سیدان پیتر ورمی کہ سے  
 جو آگ بھیج چکا ہے یا تھیں جیے چھوڑ چکا ہے ورمی یک حصہ تلیت ورمی کہ سے  
 کہ سے پتہ میں ہی نہ جنت کو لپک کر سے ریت کہ سے ورمی کہ سے پتہ  
 کہ میں کی کوشش تین پیتر ورمی ہیں۔ شہرت کے لیے نہ ورمی کہ سے۔ پتہ  
 مورمیش کی حدت کہ سے باغیر حمہ پیتر ورمی سے مذمت میں کہ سے۔ نفس نہ  
 کے ریت ضروری ہے کہ وہ پتہ نہ ہوتے۔ باغیر ریت نہ پتہ میں مدد پنا ہے  
 ورمی نہ ریت کی نگہ شہرت کہ سے ورمی پتہ تلیت ورمی کہ سے۔ پتہ تلیت ورمی  
 کی سنگار کہ ہوگی۔ مرن پیتر ورمی میں جو کہ مقصود ہیں۔ پنا سے عرق کیا کہ سے  
 ریت نصیحت نہ کی کیا تھے۔ قربا ورمی مدید پتہ تھیں۔ جیے سے ریت ورمی کہ سے  
 ریت ہے وہ جس طرح تھیں نہ ریت جیے سے۔ پتہ تھیں جیے سے ریت ورمی کہ سے  
 طرح ہفت سے جیے سے ریت ورمی کہ سے دنیا کے ساتھ ایک ورمی کہ سے  
 دوسری ورمی کہ سے ریت تھیں ورمی کہ سے ریت ورمی کہ سے ریت ورمی کہ سے  
 جیے سے ریت کہ سے ریت ورمی کہ سے ریت ورمی کہ سے ریت ورمی کہ سے  
 سے عرق کیا کہ سے ریت ورمی کہ سے ریت ورمی کہ سے ریت ورمی کہ سے  
 نصیحت پر ریت ورمی کہ سے ریت ورمی کہ سے ریت ورمی کہ سے ریت ورمی کہ سے



قریب آجھے لوگوں کے متعلق وہ چیز مانے ہو جسے تم اپنے آپ میں جانتے ہو اور اس بات  
 میں ان پر ناراض نہ ہو جو خود بخود جانتے ہو اور انسان کے عیب کے بڑی کوئی بات نہ  
 لوگوں سے اس چیز کو پہچانتے ہیں سے اپنے آپ میں یہاں سے اندر غیب پر ناراض نہ ہو  
 اس کام کے کرنے میں خود کو رکھنا ہے۔ روز رکھتے ہیں پھر اپنے میرے سے مشورہ  
 باقہ رکھا اور فرمایا اسے ابو ذر مثل جیسی تدبیر نہیں۔ عمرات سے رکنے جیسی درجہ پر  
 و پر ہر کاری نہیں اور جس خلق اور خوش خلقی بیجا حبیب نہ سب نہیں۔ اہم جعفر صادق  
 کی سند سے ان کے والد بزرگوار سے مروی ہے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو خلیفہ بننے  
 ہوئے قریباً۔ اسے علم کے متقاضی تھے دنیا بل و عیال احمد ل تیری بچی داشت  
 مشغول نہ رکھیں۔ تم جس دن سے یہ ہو گئے تو اس نبیان کے مثل ہو گے کہ جس نے  
 ان میں رات گزار کی ہے اور صبح کے وقت انہیں چھوڑ کر دوسرے لوگوں کے پاس  
 چھوڑ گئے ہو۔ دنیا و آخرت دوسری منزلیں ہیں کہ ایک سے تم غفل ہو کر دوسری کی  
 طرف بات بیوقوف در قیامت ٹھٹھکتے کہ درمیان وقتہ مثل نیند کے ہے کہ تم  
 سوئے پھر اس سے بیدار ہو گئے۔ اسے بنال علم حاصل کر۔ کیونکہ وہ دل کہ جس میں  
 علم نہیں مثل جس پر باد صحر کے ہے جس کا آباد کرنے والا کوئی نہ ہو۔ یہ قدرتی مڑی  
 سے انہوں نے کہانے اسے علم کے طلب کرنے والے اللہ کی بارگاہ میں پیش کرنے  
 کے لیے کچھ آٹنگ بھیج دے کیونکہ تم اپنے علم کے گرد ہو۔ جیسا کرو گے ویسا ہو  
 گے اسے علم کے تر شا کرنے والے نماز پڑھو۔ قبل اس کے کہ رات دن میں نماز  
 پڑھتے کی قوت تم میں نہ رہے نماز نمازی کے لیے مثل اس شخص کے ہے کہ کسی  
 صاحب سلطنت کے پاس جائے۔ پس وہ خوشامیثی سے اس کی بات سنتے یہاں  
 تک کہ وہ اپنی حاجت سے فارغ ہو پھر اس اسی طرح مرد مسلمان اللہ کے کہتے  
 جب نماز میں ہوتا ہے تو خدا مسلسل میں پیر نظر رحمت کرتا ہے یہاں تک کہ وہ  
 نماز سے فارغ ہوتا ہے۔ اسے علم کے متقاضی صدقہ کر قبل اس کے کہ یہ دینے  
 یا روکنے کی تجھ میں قدرت نہ رہے کسی شخص کے صدقہ دینے کی مثل اس

مرد جیسے ہے کہ جو کسی مردہ کو کسی غرت پہانے کی وجہ سے مردہ کو یہ جو پودوں سے ہے  
 کہ جسے قتل نہ کر دیا میرے لیے ایک مدت مقرر کر دو کہ جس میں تھیں رشتہ کرنے کے  
 کی ششمن کروں گا۔ اسی طرح مرد مومن کا کہ خدا سے جیب کوئی حد تک و قیامت و خدا اس  
 کی مردن سے ایک گروہ کنول دیتا ہے یہاں تک کہ خداوندی مہ پھر ہو کہ یہ موت و حیات  
 ہے جیب کو وہ ان سے رشتہ جو تاپتا ہے اندر جس سے خدا رشتہ جو تاپتا ہے تو ہے جہنم کی  
 ایک سے آواز کر دیتا ہے۔ اسے علم کے متلاشی یہ شہد بہ زبان آسانی مرد پرانے کو زبان  
 ہے پس اپنا پتہ منہ پر ہر سادے۔ جس طرح پتے موت پہانہ کی کوہ سنا کہ کتاب ہے  
 اس علم کے متلاشی یہ رشتہ ہیں قدرت و خدا کے لیے بیان کی میں و رشتہ یا بہت کہ تھیں  
 متلاشی مندروں کے مردہ کوئی نہیں سمجھ سکتا ہے علم کے متلاشی اندر دین کی تہائی پیراؤں کی  
 نہیں۔ سو اس میں تل کے جس کی چھان مقید اور سیر کی منتہا ہو۔ گدی جس پر خداوند کریم  
 کے علم کے متلاشی تھے تیرے بل و نیل اندر لیری کی ذات سے نہ دست نہ تھیں  
 کہو کہ وہ تھے ہرگز کسی پتہ سے یہ مردہ نہیں کر سکتے۔







کہے اور جتنا قدرت میں ہوا اپنے آپ پر نہیں توجہ نہ اترتا نہ اس کے روبرو نہ  
 جن کے روبرو مستحب ہیں اور اپنے شکر کو حرم سے ورنہ ان کو بیہودہ کو مستحب ہے  
 ورنہ یہ جان سے کہ اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتا ہے جس طرح وہ اس سے محبت کرتا  
 ہے۔ فرمایا: روبرو دوست رکھتا ہے مہاجرین کو تو یہ روبرو اس سے اپنے نفس کے سپرد نہیں  
 کرتا بلکہ اس پر عمل کرتا اور اس کی صحبت کو بدلے دیتا ہے اور روبرو اس سے کہ وہ شخص میرے  
 ساتھ جنگ کرتا کہ دن کرتا ہے تو میرے بندہ بن کر اس کو تہمت پہنچاتا ہے یا اس کے  
 ولی کو ڈرائے اور فرمایا: جسے کسی چیز میں تردد نہیں ہوتا کہ یہ سچ ہے یا نہیں اس طرح ہے  
 اپنے اس بندہ مومن کی روبرو قبض کرتے ہیں تردد ہوتا ہے جو دوست کو بندہ کرتا ہو اور  
 میں لکھ رہا ہوں اس چیز کو جو اُسے بری ہے۔ مہاجرین دق کو رش دے کہ جو یہ  
 قیامت کا دن ہو گا تو یہ تمام دنیا کی زندگی سے گھر گھر ہیں وہ دن یہ میرے ہیں اور  
 تکلیف پہنچاتے تھے۔ پس ایک گروہ کھڑا ہو گا جن کے چہروں پر گوشت نہیں ہو گا ہیں  
 کہا جائے گا یہ ہیں وہ لوگ جو مومنین کو ذلت دیتے تھے ورنہ اس سے دشمنی کرتے تھے  
 ورنہ اس سے غنہ رکھتے ورنہ اس کے دین کے معاملہ میں نہ ہر غنی کرتے تھے۔ پھر ان کے  
 متعلق جہنم میں داخل کرنے کا حکم دیا جائے گا فرمایا جو کسی مومن کو تیرہ گنا تو خدا ہمیشہ  
 اس کی تحقیر و تذلیل کرتا ہے گناہ جب تک کہ وہ اس کو ذلیل و تحقیر سمجھنے سے باز نہیں  
 آئے گا۔ فرمایا جو مومن کسی دوسرے مومن کی صحبت پوری نہ کرے جب کہ وہ اس کے  
 پورا کرنے کی اپنی طرف سے یا کسی غیر کی طرف سے قدرت رکھتا ہے تو خداوند  
 اس کو قیامت کے دن اس طرح کھڑا کرے گا کہ اس کا چہرہ سیاہ اس کی آنکھیں زرد  
 اور اس کے ہاتھ زرد دن سے بندھے ہوں گے۔ پھر کہا جائے گا یہ وہ خائن ہیں  
 نے اللہ اور رسول کے ساتھ خیانت کی ہے پس اس کے متعلق جہنم میں سے جائے گا  
 ہو گا۔ مہاجرین دق سے فرمایا جو کسی مومن کو اس کی صحبت سے روک دے جب  
 کہ اس کے پورا کرنے کی قدرت رکھتا ہے تو خداوند عام جہنم میں اس کا ایک  
 اثر وہ اس پر مستند کر دے گا جو قیامت تک اس سے اس کی قبر میں ڈالتا ہے











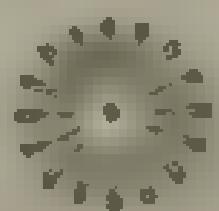
[illegible]

[illegible]



کرب در اس کی نصیبت کو ذکر کر دے اور اس کی زنجیر کے پیرائے میں اس  
 کی مدد کرے تو خداوند مہربان اس سے اس کی بہت بہترین نعمتیں دے گا کہ وہ جہنم میں  
 سے ایک پھری سے اس کی رحمت سے اس کا مرض عاشق و دوست بن جائے گا اور اس کے  
 اس کے یہ تپست کی نصیبت کو ذکر کر دے اور اس کے یہ تپست کو ذکر کر دے اور اس کے  
 قریب جو مومن کسی مومن کی نصیبت کو ذکر کر دے اور اس کے دوست بن جائے اور اس کے  
 اس کی دنیا و آخرت کی نصیبت کو ذکر کر دے اور اس کے قریب جو مومن کسی مومن کے  
 کو ذکر کر دے اور اس کی نصیبت کو ذکر کر دے اور اس کے قریب جو مومن کسی مومن کے  
 پر حق ہے اس کے پیٹ کو نعل سے پر کر دے اور اس کے قریب جو مومن کسی مومن کے  
 کو ذکر کر دے اور اس کے قریب جو مومن کسی مومن کے قریب جو مومن کسی مومن کے  
 میں سے عرض کیا کہ حق یہ ہے کہ یہ ایک کسب کی ہے اور اس کے قریب جو مومن کسی مومن کے  
 بدترین مسلمان کو کھانا دے تو خداوند مہربان اس کو اس سے تپست بن جائے اور اس کے  
 اس کے اس کے کہ فردوس میں رہتے ہیں اور تپست بن جائے اور اس کے قریب جو مومن کسی مومن کے  
 مومن کے عزیز مومنین آئیں اور وہ انہیں کھانا کھانے اور پیار کرے اور اس کے  
 آزاد کرے سے فضل سے اور مومنین سے بدین سے مومن سے کہ جو شخص کسی مومن سے  
 مومن کو کھانا کھانے اور خداوند مہربان اس کے جنت کے میوے کھائے اور اس کے  
 یہ ہے مومن کو پیار کرے اور خداوند مہربان اس کے بہترین نعمتیں دے گا کہ وہ جہنم میں  
 کھائے اور خداوند مہربان اس کے مومن کو کھانا کھانے اور اس کے قریب جو مومن کسی مومن کے  
 ہوائے تو خلق خدا میں سے اس کے قریب اور بنی مرسل تک سوت قدرت خدا کے کسی  
 کو معلوم نہیں کہ اسے قدرت میں کیا رحمت ہے اور اس کے قریب جو مومن کسی مومن کے  
 بسا ب معجزات ہیں سے اور خداوند مہربان اس کے قریب جو مومن کسی مومن کے  
 قیم کو یہ تاک آدود مسکین کو کھانا کھانا اور اس کے قریب جو مومن کسی مومن کے  
 پانی پائے جہاں پانی عام میں ملتا ہے تو خداوند مہربان اس کے ہر ہونٹ کے پائے سے ستر بار  
 عطا کرے کہ اور جو اسی جگہ سیراب کرے جہاں پانی نکلے گا اور اس کے قریب جو مومن کسی مومن کے

ہرست دس قدموں کو آواز دیکھتے۔ آخرتِ حقیقہ کے فرمایا کسی مومن کو کمانا کہ نہ ستر  
 کے نزدیک دس قدم آواز دیکھتے۔ مرد میں تیرہ سے زیادہ چوبیس ہوتا ہے۔ اس سے ہر  
 پہنٹے سروی کہو یا میا رقی کا تو خند پر قیامت وہ آست جنت کا لباس پہنٹے اور  
 اس پر سکر است بوت کو آسان کر دے۔ مرد میں تیرہیں وسعت دس دس در جیب  
 سے نکلے تو لانا کر گرتے خوش خبری دیں گے جس طرح خد فرماتا ہے کہ لانا کہ نہ سے  
 ملاقات کریں گے (در کہیں کے) نہ شہر و درہ مخزون رہو در تمہیں میں جنت کا بشارت  
 ہو جس وقت وہ دیکھا گیا ہے۔ در فرمایا یہ شخص کسی سلمان کو جیب وہ نکالے ہو یا نہیں  
 تو تھیں کی استبرق جنت میں سے پہنٹے کہو در چو اسے تو تھیں کی ہاں میں پہنٹے  
 تو وہ ہمیشہ خد کی پروردہ پوشی میں رہتا ہے جیب تک میں پھرے گا کوئی نکلے باقی ہے۔  
 آپ نے فرمایا جو کسی مسلمان تیرہ کو یا میں پہنٹے جیب کہ وہ نکالے ہو یا کسی پھر میں  
 کی امانت کرے جو اس کے ہاتھ سے نکلے گی ہو اس کی ہمیشہ جنت میں سے تو خداوند  
 اس کے ساتھ سات بزر فرشتے ہوگی کہ جنت میں تیرہ اس کے لیے منتظر رہیں گے  
 کہ ہر گنہگار ہو کر تار ہا ہے۔ پہنٹے تک کہ تیرہ پھونکے جائے کہو در وہاں ہے۔ در  
 یک شریک نہ تو میں کے ساتھ پھر طقت و ہر بان کی جیب وہ مر گیا تو خداوند نام  
 نے ہی کی عزت و حق کی کہ میری جنت میں کسی شریک ہو سکے۔ ہر تیرہ تو میں تیرہ میں  
 میں سکونت دیتا۔ لیکن یہ میں کہ یہ حرم ہے جو شریک ہو کہ مرے سینے سے  
 میں کے سامنے تو رہ لیکن اسے فریت و تکلیف نہ پہنچے۔ فرمایا دن کے وقتوں  
 کتا روز پر رزق کتاب ہے جہاں سے تیرہ یا میں ہے۔ بنی اسے فرمایا جو کسی مومن  
 کو خوش کرے خد زبیدی میں کہ جیب میں خوشی کی ایک شکل بنا دیتا ہے جو اس کے  
 ساتھ ہر ہولناک موقع پر رہتی ہے۔ در اسے جنت کی خوش خبری دیتا ہے۔









کہتے۔ میری مہینہ خراب ہے یہ نہیں ہو سکتا کہ تداویز ہی اپنے بندے کے بت دے۔  
 دروازہ تو کھول دے اور قبولیت کا دروازہ اس کے یہ بت کر دے۔ یہ بت  
 کہتے کہ مجھ سے دُعا کرو میں قبول کرتا ہوں اور یہ نہیں ہو سکتا کہ خدا توبہ کا دروازہ کھول  
 کر مغفرت کا دروازہ بند کر دے کیونکہ وہ کہتا ہے کہ وہی بت توبہ اپنے بندوں کی توبہ  
 قبول کرتا ہے اور برائیوں کو معاف کرتا ہے۔ اور یہ نہیں ہو سکتا کہ خدا توبہ کا دروازہ  
 کھول دے اور انھیں توبہ کا دروازہ بند کر دے۔ کیونکہ وہ کہتا ہے کہ توبہ اپنے بندوں کو  
 کر دے تو میں ضرور زیادہ دُعا کروں گا اور یہ ہو سکتا ہے کہ توبہ تو کُل کا دروازہ تو کھول دے  
 اور تو کُل کرنے والے کے یہ شہید سے کہتے کہ کوئی ذریعہ نہ قرار دے کہ توبہ  
 خدا کا بت ہے۔ جو شخص توبہ کرے وہ اس کے یہ بت دے کہ توبہ اپنے بندوں کو  
 توبہ دیتا ہے اور اسے رزق دیتا ہے۔ جہاں سے اسے گناہ ہیں توبہ دیتا ہے  
 پر تو کُل کرے تو خدا اس کے یہ بت دے اور فرمایا دعا پڑھنا اور رزق دیتی ہے۔  
 فرمایا ہے اس بات کی توبہ ہو کہ نہت مہینہ چھٹ بجائے توبہ زیادہ  
 دُعا کرے اور بندے کو چاہئے کہ پُرس۔ تمام خشوع کرے و سداں و  
 شمس و یات و رخشوع کرے و اسے بدن و راحہ رزق کرتے دے خدا  
 و جوارح و قبولیت پر نہیں و حق کے ساتھ دُعا کرے تاکہ توبہ قبول ہو  
 آئے کہ مجھ سے دُعا کرو میں تیری دعا کو قبول کرتا ہوں۔ جب کہ اس دُعا  
 غیر خدا کے ساتھ مشغول نہ ہو اور میری مہینہ خراب ہے کہ دُعا کی چار شرطیں ہیں پہلی  
 یہ کہ توبہ نہ ہو۔ دوسری یہ کہ دل میں توبہ نہیں ہو۔ تیسری یہ کہ توبہ سے سوا  
 یہ بت اس کی مغفرت رکھتا ہو۔ چوتھی یہ کہ سوال کرے میں مغفرت ہو۔ کیونکہ  
 روایت ہے کہ حضرت موسیٰ ایک شخص کے قریب سے گزرے تو توبہ سے  
 میں گریہ دُعا و رخشوع و زری کرے۔ ہاتھ بہا۔ جب موسیٰ نے غصہ کیا تو توبہ  
 بندہ کی سچت میرے ہاتھ میں ہوتی تھی اس کے پورے کرتا۔ تداویز دے کہ اس کی  
 طرقت و حق کی اسے موسیٰ یہ مجھ سے دُعا کرے کہ توبہ اس کے دل کی توبہ دے۔







رہ کر دیتا ہے۔ پھر دی مانگتا ہے۔ وہ راکر دیتا ہے۔ یہ وہ مانگتا ہے تو رشتہ دہوت  
 ہے کہ میرا رشتہ اس سے نہ ہو کیسے کہ وہ میرے غیر سے ہو کر ہے پس میں نے اس  
 دن قبول کرنا ہے لہذا تمہیں قبولیت دے کر کہتا ہوں کہ میں نہیں ہونا چاہتا ہوں کہ  
 جناب موسیٰ اور ہارون نے فرعون کے متعلق بددعا کی تھی۔ اس دن درس کے بعد  
 ہونے کے درمیان چار سال کا عرصہ تھا۔ خداوندی مومن کے لیے فرمایا ہے  
 کہ تمہاری دعا قبول کر لی گئی ہے۔

روایت ہے رسول اللہ کے زمانہ میں ایک تاجر تھا جو مدینہ سے شام کی طرف  
 سفر کیا کرتا تھا اور ہندو پر بھروسہ کرتے تھے کہ انہوں نے کہا کہ میں یہاں تک ایک  
 دفعہ ایک ڈکورا ستہ میں سے متعرض ہوا اور اس پر چڑھ کر یہ شہر پہنچا۔ اور اس سے  
 کہتے تھے کہ اس کو اور مجھے چھوڑ دو وہ کہتے تھے کہ میں تیری جوت سے یہ پرہیز  
 نہیں ہوں تو اس نے کہا کہ مجھے متنی ہست دے کہ وہ لوگوں کے پاس رکھتے تھے وہ  
 ہوں وہ کہتے تھے جو چاہو کرو۔ پس اس نے وہ لوگوں کے پاس رکھنے کے بعد ہاتھوں  
 کو عورت بند کئے اور یہ دی پڑھنے لگا۔

يَا دَاؤُدُ يَا دَاؤُدُ يَا ذِي الْعَرْشِ الْكَبِيرِ يَا مَدِيْنَتِي يَا مَدِيْنَتِي  
 يَا اَلْبَيْتِ الْمَقْدِسِ يَا قَعْدَةَ الْيَسِيْرِ يَا مَدِيْنَتِي يَا مَدِيْنَتِي  
 يَا مَدِيْنَتِي يَا مَدِيْنَتِي يَا مَدِيْنَتِي يَا مَدِيْنَتِي يَا مَدِيْنَتِي  
 يَا مَدِيْنَتِي يَا مَدِيْنَتِي يَا مَدِيْنَتِي يَا مَدِيْنَتِي يَا مَدِيْنَتِي  
 يَا مَدِيْنَتِي يَا مَدِيْنَتِي يَا مَدِيْنَتِي يَا مَدِيْنَتِي يَا مَدِيْنَتِي  
 يَا مَدِيْنَتِي يَا مَدِيْنَتِي يَا مَدِيْنَتِي يَا مَدِيْنَتِي يَا مَدِيْنَتِي  
 يَا مَدِيْنَتِي يَا مَدِيْنَتِي يَا مَدِيْنَتِي يَا مَدِيْنَتِي يَا مَدِيْنَتِي

چنانکہ ایک سوار یہاں کھڑا تھا کہ اس نے دیکھا کہ جس کو یہاں سے  
 اس کے ہاتھ میں ایک نیزہ تھا اس نے اس کو پروردگار کی طرف سے  
 قتل کر دیا۔ پھر تاجر سے کہنے لگا تمہیں معلوم رہے کہ میں تیرے ساتھ  
 ہوں جب تو نے دعا مانگی تو مجھے اسی نول کے دروازوں کے کھلنے کی کوئی اور









زیادہ مہر فرما کر دیکھتا ہے اور یہ وہ شخص ہے جس سے اس نفس بہت کم کر رہی  
 حاکم ہو گیا تو غم کر کے اپنے دل کی گردنیں اڑا دوں وہ اس دوزخ اپنی شہ پر اس  
 طرح تو حذر کی کہ چہ طرح پھر فردہ غور سے بہت پیش پر نہ تو کر رہی ہے۔ اگر وہ ان  
 لوگوں کو دیکھے کہ یہ دلوں کا وقت اپنی زبانوں کے ذریعہ کہتے ہیں۔ یہ ایک کلمہ کی  
 زبانیں نہیں جانتی ہیں۔ جس طرح چھڑ پھیلے یہ بہت فرنگ کی زبانوں کے کلاموں  
 پر آگ کی زنجیریں لپیٹ کر رکھے۔ پھر وہ ان پر سندھووں کا جو نہیں تو دیکھ کر غور  
 کرے گا۔ پس وہ ایک کلمہ کے جہنم پر یہ قدر شخص سے کہہ ہی ہو رہی ہو گی۔ اس  
 سے بھی ان کو کئی کئی کتبوں میں یہ گریز کرنا اور خوف خدا کا اظہار کرنا۔ یہ تو خدا کے  
 نزدیک دیتے کی جتنی بڑی بھی ہیں۔ جب یہ بات سن کر ان کے دل کی حرکت دیکھ  
 تو میں سے یوں پتا چلتا ہے کہ یہ تو کلمہ کے ساتھ دریا کی صورت میں کہتے  
 ہیں اسے اور وہ اپنے آپ کو کلمہ کے ساتھ پیش کر رہے ہیں۔ اس کو دیکھ کر وہ  
 آپ نہ دیکھیں ہر بندہ کر کے متعلق فرما کر رہے۔ دیکھنا اس حرکت سے  
 اور اپنے اپنی دونوں جہنموں کی اپنی جہنم آسمان کی طرف سر دین اور فریاد کرتے۔  
 اس طرح ہے۔ درخت خدا، فرات کا ہی ہر آسمان کی طرف گردید اور فریاد کی طرف  
 تفریح دینا ہے۔ اور یہ ہے کہ اپنی دونوں نگشت شہادت کے کو بند رہ کر  
 دیکھیں باہمی حرکت دی۔ اور فریاد میں طرح مخلوق سے ہے یہ نہ ہوتا ہے۔ اور  
 شہادت کی انجمن کو بند رہ کر سیدھا کہہ کر کر کے ان کی طرف سے اور ہر  
 پہنچ کر پہنچ کر دیتے۔ آپ سے فرما رہا ہوں کہ اس سے بار بار خدا میں نہ کہنے  
 تو اس طرح کہ اس کے منہ میں کہ رخصت رہ کر رہی ہوں اور وہ اس کے منہ سے  
 چاہتے کہ وہ یہ فریاد اور توبہ کی طرف منہ سے کہہ سکیں۔ اور یہ کہ وہ یہ  
 سے شہادت منہ سے در وقت سے شہادت اور ہر کے بعد ہر فریاد کہ  
 ہر خدا کی عینیت کی انگوٹھی ہو یہ سب انگوٹھی میں کا کبھی عینیت کا ہر کہہ نہ رہے ہے  
 کہ وہ ہر توبہ نہیں ہوتا کہ جس میں عینیت ہو اور فریاد تو یہی ہے کہ ان کی طرف سے کہتے ہیں



ہے اور بہترین دینی و دہشت جو پند پیک کے کیجاست خدا فرماتا ہے پست رب کہ نشانی  
 و نزاری و رب شیعہ کی بینا پیک روئے ہی کریمت فرمایا۔ بہترین عین دت و دہشت جو پند پیک  
 کے کیجاست اور فرمایا بہترین فکر و دہشت جو پند پیک یجاست و فرمایا و پند و دہشت  
 سے شکر مٹا بہترین ہے۔ و خداوند نام سے شکر و فکر پیک خیریت کیجاست۔ و شکر  
 کے ساتھ کہ جب گناہات پست رب کہ خفی نیوہ پیک چار و در زمین و دہشت پیک  
 کہ بند و دہشت دہشت کر کے شکر و فرمایا پتی و زمین کو بند و دہشت پیک  
 بہر نہیں ہے۔

## در مسائل باب

### فقر و فقر کی فضیلت اور اس کا اپنا انجیب م

فقر کی نوعیت یہ ہے کہ جو شخص فقیر ہو تو اس کی حالت یہ ہے کہ وہ اپنے  
 اقرباء سے دور ہو جائے اور اس کی حالت یہ ہے کہ وہ اپنے اقرباء سے دور  
 ہو جائے اور اس کی حالت یہ ہے کہ وہ اپنے اقرباء سے دور ہو جائے  
 باطلات میں غفلت نہ کرے اور اس کی حالت یہ ہے کہ وہ اپنے اقرباء سے دور  
 ہو جائے اور اس کی حالت یہ ہے کہ وہ اپنے اقرباء سے دور ہو جائے  
 سے اندر میں رہے اور اس کی حالت یہ ہے کہ وہ اپنے اقرباء سے دور ہو جائے  
 اور اس کی حالت یہ ہے کہ وہ اپنے اقرباء سے دور ہو جائے  
 یہ قیامت کا دن ہے کہ جو شخص فقیر ہو تو اس کی حالت یہ ہے کہ وہ اپنے  
 اقرباء سے دور ہو جائے اور اس کی حالت یہ ہے کہ وہ اپنے اقرباء سے دور ہو جائے  
 کسی چیز پر غور نہ کرے اور اس کی حالت یہ ہے کہ وہ اپنے اقرباء سے دور ہو جائے  
 کہ وہ باطن و ظہر میں یکساں ہو اور اس کی حالت یہ ہے کہ وہ اپنے اقرباء سے دور ہو جائے  
 نہیں بن جائے اور اس کی حالت یہ ہے کہ وہ اپنے اقرباء سے دور ہو جائے  
 آتی تھی۔ تمہارے ہر روز کے لیے یہ ہے کہ وہ اپنے اقرباء سے دور ہو جائے  
 اور اس کی حالت یہ ہے کہ وہ اپنے اقرباء سے دور ہو جائے  
 پہلے تو میرے ہر روز کے لیے یہ ہے کہ وہ اپنے اقرباء سے دور ہو جائے  
 کہ اس چیز کے لیے یہ ہے کہ وہ اپنے اقرباء سے دور ہو جائے  
 یہ ہے کہ وہ اپنے اقرباء سے دور ہو جائے  
 کہ اس چیز کے لیے یہ ہے کہ وہ اپنے اقرباء سے دور ہو جائے









سے لگے رہتے ہیں چڑا پتہ نکل کر دیکھ کر سمجھتے ہیں نہ، مگر وہ اس ذلیل کو دیکھتے  
 بدست ہیں اور بہت سے شتمیں اس چڑا پتہ نکلنے کو ہر ذلیل کر رہتے ہیں۔ وہ  
 اس کو بھڑکاتا دیتے ہیں۔ یہ درگاہ کتنے نیکو ہیں جو دنیا میں بھڑکے نکلے ہوئے  
 ہیں اور آخرت میں قیامت کے دن ان کو رکھ رہے ہوں گے اور ان کو نعمت میں  
 شامل گے اور یہ درگاہ کتنے نیکو ہیں جو دنیا میں بہترین لباس پہنتے اور نعمت  
 میں رہتے ہیں اور آخرت میں وہ بھڑکے نکلے ہوئے گے۔ یہ درگاہ بہت سے مال  
 دنیا میں کھتے ہیں۔

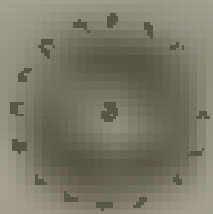
اس سے منع اور نڈت نال کر کے اور ایسے ہیں کہ ان کے یہ آخرت میں کوئی  
 حصہ نہیں۔ خبردار اہل جنت کا نال ایک اور ہے جنت ہے اور اہل جہنم کا نال جہنم  
 کے ساتھ ایک معمولی ٹھکانہ ہے۔ یاد رکھو بس اوقات ایک شخص کی شہوت قیامت  
 کے دن کے طویل حزن و غم کی بجائے اور باقی رہتے جنت میں عید و تہنیں ہوتی  
 ہیں۔ ان میں درگاہ بہنوں کے رسول کے ہمسر ہوتے اور اس وقت کے مددگار ہوتے  
 ہیں۔ ان میں تو ان کو بہادر و شفیق بھی ہیں اس سے زیادہ و شفیق ہے۔ کاتبین  
 یہ جانتے ہو کہ یہ دنیا کی نعمت سے کہیں دیر ہو جیتے کی نعمت میں ہی نہ رہو۔ جب  
 بہت کی بیعت و خدمت کی کیا چاہی تھی۔ آپ ایک چھوٹی سی چٹائی پر بیٹھ جاتے تھے  
 درگاہ کے سامنے کمرے میں کوئی چیز موجود نہیں تھی۔ تو ان کے عرض کیا کہ  
 میرا بیٹھنا آپ کے قبضہ میں بیٹھ جائے اور آپ کے کمرے میں کوئی چیز  
 نہیں دیکھ رہا جس کی گھر کے یہ ضرورت ہوئی ہے تو آپ نے فرمایا کہ یہ  
 گھر جس گھر سے چلتا ہے وہاں اسی کے گھر کو نشانہ بیٹھتے ہیں یہاں  
 یہاں اور یہاں ایک گھر ہے کہ جس کی خدمت ہم اپنا بہترین مال منسلک کر چکے ہیں  
 اور ہم شکر بیکار کی خدمت میں ہیں اور آپ چاہیں یہاں غریبوں  
 پہنچتے تو ہمارے ہاں سے اور وہ زمین غریبوں کے ہوتے۔ اور پھر کہ غریبوں کو  
 ان میں سے جو بہترین وہ ہمارے ہاں سے اور وہ خود بھی دیتے۔ پھر آپ ان سے





تھی۔ اور تمہیں یہ معلوم ہونا چاہیے کہ وہیں تہذیب کا تہذیب درجہ صفا بہ عزت و زور نبیہ  
 و رسول کے و مرد و شہر و ممالک کا اقبال و ترقی کی نصرت و رکن کی دولت و پارسائی۔ کہ  
 سے کہ نہ نام تک تو تم نہیں ہو سکو۔

مگر جب ان فقر و مساکین کے ساتھ کیا تم نے سن نہیں جو واقعات بتاتے ہیں کہ  
 عزیز ہیں اہل رسول کی زبان میں کیا ہے اور تمہیں سے یہ کہتے ہیں کیا ہے کہ  
 کے لئے رکھ کر پٹہ وہ دنیا، رہتے ہیں بونا و ممالک میں پٹے سے و شہر و ممالک  
 تمہیں اپنے وقت کی قوم کے متعلق بتا رہا ہے۔ تب انہوں نے عار و نفی جتنا یہ وقت کو یہ  
 ہم آپ پر کیا کرتے ہیں۔ نہ کہ آپ کی تہذیب کو آپ کو کون سے کہتے ہیں ہم نہیں  
 سمجھتے کہ تیری اتباع کریں۔ مگر وہ وہ جو ہم ہیں سے پست ہیں دنیا بھر میں سے فقر  
 و مساکین ہیں ورجہ ب شعیب سے پٹے سے ہم تمہیں اپنے میں سے نصیب کر رہے  
 دیکھ رہے ہیں۔ یعنی خیر و برکت و برکت و خیر و خیر و خیر و خیر و خیر و خیر  
 نزدیک عزت و نہیں و قوم صاف میں سے بہرہ مستان و ان کے  
 بہت خیر و برکت دیتے کے لئے کیا تمہیں کہتے ہیں کہ یہاں سے پست و خیر و خیر و خیر  
 بھیجا ہوا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں پتہ ہے کہ یہاں سے ہم تمہیں پتہ ہے۔  
 سے ہیں۔ اور خیر و برکت و خیر و خیر و خیر و خیر و خیر و خیر و خیر و خیر  
 ہم میں کو کیا رکھتے ہیں و فرعون سے جناب سے ہمیں پتہ ہے کہ ان سے  
 فقر و خیر و خیر و خیر و خیر و خیر و خیر و خیر و خیر و خیر و خیر و خیر  
 کے لئے کہتے ہیں ان پر خیر و خیر و خیر و خیر و خیر و خیر و خیر و خیر و خیر  
 نہیں کہ جس سے یہ کہانی و درویشی و خیر و خیر و خیر و خیر و خیر و خیر و خیر  
 ہر ایک و ان انہی کے لئے جو خیر و خیر و خیر و خیر و خیر و خیر و خیر و خیر و خیر



## انتخاب سوال باب

نہا کے ساتھ آداب



[illegible]







[illegible]













## چچا سوال باب

### توحید خدا

ایہودی نہیں ہے نزدیک ہے کہ خدا ایک ہے۔ اس کی پورا تمام باتیں جن میں سے  
 دو تھیں خدا کے ہیں جائز و مردود ہمیں بتانا نہیں۔ جو باتیں نہیں وہ کہتے ہو گئے  
 کہنا کہ خدا ایک ہے اس سے مقصد اس کا مردودوں پر جاننا نہیں اس سے کہتے ہیں کہ  
 ثنائی نہیں وہ یا یہ اہل دین نہیں ہو سکتے۔ کیا تو یقین نہیں کہ خداوند عز و جل  
 انہیں کافر قرار دیتا ہے یہ کہ تورات کا تیسرا ہے۔ اس مرتبہ یہ کہتے ہیں کہ ایک  
 ہے اس سے اس کا مقصد جو جنس کی ایک نوع تو یہ بھی خدا کے ہیں یا نہیں  
 کیونکہ یہ تشبیہ ہے اور خدا اس سے بلند و برتر ہے۔ باقی رہیں دو چیزیں جن کا  
 راقی اس پر جاننا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ وہ ایک ہے یعنی چیزیں جن کا کوئی  
 اس کا مثل ہے نہ تشبیہ ہے اور اس میں شرح کہتے ہیں کہ وہ ایک ہے نہ  
 احد یعنی ہے کیلئے۔ ذات میں یعنی عقل کے نزدیک و بزرگوار ہیں و قدرت  
 و اہم میں اس کی تشبیہ نہیں ہو سکتی۔ ایک شخص نے حضرت صادق سے عرض کیا کہ  
 کس چیز کی عبادت کرتے ہیں۔ فرمایا اللہ کی۔ وہ کہتے ہیں کہ آپ نے اسے نزدیک ہے  
 فرمایا آنکھیں اسے عینی مشاہدہ سے نہیں دیکھ سکتیں۔ بلکہ اسے دل متعلق ایمان کے  
 ساتھ دیکھتے ہیں۔ وہ قیاس سے نہیں پہچاننا ہوتا۔ نہ لوگوں کے مشاہدہ نہیں کرتے  
 کے ساتھ موجود ہے۔ اس سے عبادت سے پہچاننا جاتا ہے وہ اپنے کلمہ میں مذکور نہیں  
 کرتا یہ ہے وہ خدا کہ جس کے عباد کوئی معبود نہیں۔ وہ میرا پروردگار ہے جس  
 پر میں توکل کرتا ہوں۔ اس کی طرف میری بازگشت ہے۔ آپ نے اسے ایک شخص  
 نے کہا اسے ایاہ خدا اللہ مجھے خدا کے متعلق بتائیں کہ وہ کب تھا۔ آپ نے اسے

نر یا تیر سے لے ویل و پاکت ہو تو شد کے متعلق مجھے بتا کہ وہ ایک نہیں تھا تاکہ میں  
 تجھے بتاؤں کہ وہ ایک تھا۔ ایک در شخص نے پت سے کہ نہ ہمیشہ سے جتنا در رکھتا  
 تھا۔ فرمایا تو تیرے اسی پر کیمت و بغیرت یعنی باقی سنتی اور دیکھتی ہے (ذاتی طور  
 پر) ایک شخص نے پت سے سون کا در رکھنے کا کہ نہ ہا یہ ارشاد کہ میں پر میر غنیمت  
 نالوں ہو تو وہ پاک ہو تو یہ غنیمت کیا پتیر سے فرمایا تھا یہ سے خزان جو یہ گمان  
 کہ کہ نہ ایک پتیر سے پتیر کو دوسری چیز کی رت سے بتا سے تو اس نے نہ کہ  
 تحریرت نموداری کی صحت کے ساتھ کی ہے۔ نہ نہ خدا کو کوئی چیز متغیر نہیں کرتی  
 ورنہ کوئی پتیر سے شب بہت رکتی ہے در جو کہ وہ گمان میں آتا ہے وہ  
 وہ اس کے نہ ف سے در و غنیمت پانی سے میر منہ سے عرف کیا۔ کیا پتیر سے  
 اپت سے کہ در دیکھت ہے۔ فرمایا میں کو کیمتیں در کہ نہیں کر سکتیں مثلاً ہا عیانی کے  
 ساتھ کہ میں کہوں در کہ کرتے ہیں حقائق بیان کے ساتھ۔ وہ پتیروں کے تو یہ  
 ہے لیکن نہ ہر کے ساتھ در در رت سے کہ نہ پتیر سے رت سے وہ بتا ہے  
 لیکن نہ ہر کے ساتھ نہیں۔ وہ ارادہ کرتا ہے لیکن پتیر سے ہش کے وہ نہ ہا  
 سے پتیر غنیمت و در رت کے وہ سینت سے لیکن پتیر سے رت سے میں کی صحت  
 پتیر کی بات۔ وہ پتیر سے لیکن ہر کے ساتھ میں کی قرینت نہیں ہو سکتی۔ وہ پتیر  
 در دیکھتے در پتیر سے نہ ہر کے ساتھ نہ ہوت ہے۔ وہ پتیر سے لیکن رت کے  
 ساتھ نہ ہوت نہیں پتیر سے ہیں پتیر سے میں کی غنیمت کے ساتھ۔ در دیکھتے  
 ہیں دل میں کے ہوت سے۔ وہ رت سے کہ جس میں ایک سے ہوت دوسری پر ہوت  
 نہیں رکتی۔ وہ رت سے نہیں میں کے کہ غنیمت و در پتیر سے نہیں میں کے کہ پتیر سے  
 کے وہ پتیر کوئی رت کے ساتھ نہ ہوت ہے وہ نہیں ہے در پتیر سے کہ پتیر  
 ذیل پتیر ہر رت کی میں کے کہ نہ ہوت ہے در ہر ایک کے ساتھ نہ ہوت  
 در ہر رت میں کے کہ نہ ہوت ہے در ہر رت کے ساتھ نہ ہوت ہے در ہر رت کے ساتھ  
 ہر رت سے نہ ہوت و نہ ہوت سے نہ ہوت ہے در ہر رت سے نہ ہوت ہے



[illegible]

آپ خدا کی معرفت کرتے ہیں یہ وہ چیز ہے تو کہتے ہیں یہ سب سے وہ ذات کہ جب تک  
 انتہا تک پہنچتی ہیں تو اس تک پہنچنے سے پہلے جہت پریشان رہ جاتی ہیں مگر یہ کہ  
 ہے وہ کہ جب زیر کیوں اس کی کیفیت بیان کرنے میں غلط ہو جاتی ہیں تو اس کی معرفت  
 درست کرنے کے لئے وہ ان کے لئے کوئی راستہ نہیں دیتے کہ ان کو وہ راستہ  
 کہ اس کی مثل کوئی چیز نہیں دے دے کہ وہ راستہ نہ ہو۔ اس کی کیا کیفیت  
 کہتے ہیں۔ دل کہ عروج سات چیزوں میں ہے۔ ساتھی کے ساتھ ہیں تو کوئی غلطی  
 و میلوں میں تدبیر کرتے تو ہوش و تدبیر و تدبیر و تدبیر و تدبیر و تدبیر و تدبیر  
 اور شکم کا حق نہ ہوتا۔ درست کو کھڑے ہو کر عبادت کرنا اور تدبیر و تدبیر و تدبیر  
 کرتے اور اس کے واسطے کہ پاس بیٹھنا اور جو شخص اپنے نفس پر تکیہ کرے وہ اس  
 اور اس کے معافی کا کام اور اس پر عمل کرتا اور جس کے بھی تدبیر و تدبیر و تدبیر  
 کی سنت پر عمل کرنا لازم کر دے تو وہ تدبیر و تدبیر و تدبیر و تدبیر و تدبیر و تدبیر  
 کر دے کہ وہ تدبیر و تدبیر و تدبیر و تدبیر و تدبیر و تدبیر و تدبیر و تدبیر  
 وقتوں کو حق ہو وادہت دے کہ کسی کا شعر ہے اور بہت سے جس کا وہ تدبیر و تدبیر  
 اندر سے ہوئے ہیں۔ اس کے چہرہ پر خیر کا شعور ہو جاتا ہے جس کو تدبیر و تدبیر  
 گھر کا شعور اس کا اس میں تدبیر و تدبیر و تدبیر و تدبیر و تدبیر و تدبیر و تدبیر  
 کی وسعت و تدبیر و تدبیر و تدبیر و تدبیر و تدبیر و تدبیر و تدبیر و تدبیر  
 یک ہے۔ تدبیر و تدبیر و تدبیر و تدبیر و تدبیر و تدبیر و تدبیر و تدبیر  
 احسان اور تدبیر و تدبیر و تدبیر و تدبیر و تدبیر و تدبیر و تدبیر و تدبیر  
 معرفت کے عبادت و تدبیر و تدبیر و تدبیر و تدبیر و تدبیر و تدبیر و تدبیر و تدبیر  
 ہم فرماتے ہیں۔ پس تدبیر و تدبیر و تدبیر و تدبیر و تدبیر و تدبیر و تدبیر و تدبیر  
 پتہ کہ وہ اس کا پتہ دونوں کے تدبیر و تدبیر و تدبیر و تدبیر و تدبیر و تدبیر و تدبیر  
 کہ وہ انہیں دیکھ رہا ہے۔ جس طرح وہ فرماتا ہے کہ اور وہ تدبیر و تدبیر و تدبیر  
 تم جہاں کہیں بھی ہو گئے پس ہوش بند ہے کہ تدبیر و تدبیر و تدبیر و تدبیر و تدبیر





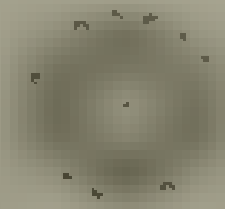








استوار تر است چنانچه که در این کتاب است و در این کتاب  
 که در این کتاب است و در این کتاب است و در این کتاب  
 است و در این کتاب است و در این کتاب است و در این کتاب  
 است و در این کتاب است و در این کتاب است و در این کتاب  
 است و در این کتاب است و در این کتاب است و در این کتاب  
 است و در این کتاب است و در این کتاب است و در این کتاب  
 است و در این کتاب است و در این کتاب است و در این کتاب  
 است و در این کتاب است و در این کتاب است و در این کتاب





میں سے جو شراب پیئے اور نماز کو ترک کر دے۔ نئی کھانسی تدریجاً سترست مری ہوئی ہے  
 کہ جبریل میرے پاس آیا جب کہ اس کا رنگ متغیر تھا۔ تو میں نے کہا کہ سے جبرائیل  
 تجھے یہ بھوکا ہے کہ تیرا رنگ متغیر ہے۔ تو وہ کہتے کیا کریں تہذیب کی ملک میں یہ رنگ  
 کے دیکھا ہے۔ پس مجھے جہنم میں ایک دوی کی صورتی ہوئی نظر آئی ہے۔ میں نے  
 ایک پہنچتے ہوئے کہا کہ یہ دوی کسی کے یہ بہت بکتے ہیں۔ تو وہ کہنے لگا کہ یہ دوی  
 تدریجاً کھاتے دے اس کے یہ ہمیشہ شراب پیئے دے اور دے دے دے دے دے دے دے  
 کو مریں تہذیب اور تدریج پر مانتے دے کہ اس کے دے دے دے دے دے دے دے دے دے  
 میں دے دے مری ہے۔ جب قیامت کا دن ہوگا تو ایک مری دے دے دے دے دے دے دے دے  
 میرے دشمن کہاں ہیں تو جبرائیل نے کہا اس پر درود کہ تیرے دشمن تو بہتست  
 ہیں۔ کون سے تیرے دشمن مراد ہیں۔ تو دے دے دے دے دے دے دے دے دے دے دے  
 وہ لوگ جو نشہ میں رہتے ہیں۔ تو دے دے دے دے دے دے دے دے دے دے دے دے  
 میں سمجھتا ہوں۔ پس انہیں شیعہ ہیں کا قرین دے دے دے دے دے دے دے دے دے  
 میں شیعہ دے دے دے دے دے دے دے دے دے دے دے دے دے دے دے دے دے دے دے  
 تو وہ منافق ہے درودہ گ میں قید کر دی جائے گی۔ درج یہ وہ دے دے دے دے  
 کی قبر میں تدفین کے تردد دے دے دے دے دے دے دے دے دے دے دے دے  
 دے  
 کہتے ہیں درندہ دین و رافضیت میں یہ پر غصب تک ہوگا درہر دے دے دے  
 یہ پرندہ شتر گناہ لکھے گا۔ اور یہ ہے کہ فریاد دے دے دے دے دے دے دے دے  
 سے کہے دے دے دے دے دے دے دے دے دے دے دے دے دے دے دے دے دے دے  
 میں یہی ہے کہ درندہ دے دے دے دے دے دے دے دے دے دے دے دے دے  
 تو ان جہاں ہوگا۔ ورنہ یہ ہے کہ فریاد جو دے دے دے دے دے دے دے دے  
 تو اسے موت کے ہر منتقل کے یہ ایک خدایہ کفر دے دے دے دے دے دے  
 کہ فریاد جو دے دے دے دے دے دے دے دے دے دے دے دے دے دے دے دے

بنائے تو وہ جو راہیں کے درجوں میں ہوگی اور اگر وہ شوہر کی نسبت خدا میں نہ ہو تو وہ بڑی کی نہ  
 بیٹے نہ کہ چھپانا یا نہ نہیں۔ رسول خدا علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص کسی مسکین  
 عورت کے آماج میں کو نہ ہو تو وہ رحمت خدا میں دویا ہوا ہے اور ان کے بیت خیر  
 شہید کا ثواب ہوگا اور بخت قدم ٹھٹھے کا ہر قدم کے بدست یک کا ثواب ملے  
 ہا اور جو کلمہ میں مسئلہ میں وہ ایک ہی کے بیت خدا یک سال کی عبادت کے گنا اور  
 وہاں سے نہیں پٹے نہ مگر نیک ہو اور جو بیوی اور شوہر کے درمیان کو کشش کرے  
 و ران کی شادی کی رہتی کرے تو پٹے ہل کے بدن پر ہی در پر ہل کے بدست  
 است جنت ایک شہر ہے کہ در ہزار عورتوں کی شادی کرے وہ عورتوں کا  
 نسبت قدم کے قیدی خرید کر کے آزاد کرے وہ عورتوں میں جنت کے راستے  
 ہوتے مریٹے۔ تو وہ شہید مرے گا۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ جو عورتوں میں  
 شرب و فتنہ ہو یا نہ است نامہ بازی ہوں اور نہ کوئی عورت جو بخت ہے۔ اور  
 خیران سے برکت کی میثاق فرمایا جو عورت اپنے شوہر کی امانت اور حبیب  
 اور شرب خورے تو اس کے بیت سے روں کی تعداد دیتے گناہ ہوں گے اور جو پیہ  
 میں مرد سے پیدا ہوگا وہاں سے در شہر میں ہوں گی تو بقیوں نہیں کرے گا۔ یہ ایک سال  
 کا شوہر مرد یا نہ عورتوں سے حدیق نہ تھاں کرے۔ رسول خدا نے فرمایا ایک  
 نیک عورت ہر روز عمل سے بہتر ہے فرمایا تو عورت مساکین دن اپنے شوہر کی خدمت  
 کرے تو قدر میں سے بہتر کے سات در روز یک بندہ کرے گا اور بہت سے کے لئے  
 در روز سات کے یہ کھول دے گا کہ جس سے وہاں سے داخل ہو فرمایا جو شخص  
 بچی بیوی کو باقی کرے بیٹے کو تو قیامت کے دن میں اس کا دشمن ہوں گا پتی ہو لگی  
 کہ نہ ہیں کہ وہ کچھ چوہیں نہیں باقی مارے بیٹے کا تو ملے نہ ستر و اس کے رسول  
 کی افریقہ کی پت فرمایا جو شخص کی عورت سے ملے کہے کہ میں درجہ ل کی بنا پر شادی  
 کرے تو اس کا دشمن ہوں گا کہ ایک سال کی عبادت سے بہتر ہے اور  
 میں ہیں دن کہ روز سے رکھے در رست کو کہتر ہے ہر کہ عبادت کرے در شہر ہر







جو کافر ہیں پھر خدا کے جیلہ و خدیب سے، مومن ہندو بنانا فرماتا ہے کہ خدا کے جیلہ (خدیب) سے، مومن نہیں بنو گے مگر وہ لوگ جو خسارہ میں ہیں۔

یعنی خداوند ہم لوگوں کے جیلہ و خدیب کی نہیں مقرر فرماتا ہے۔ اور نہ ہی یہ ہے کہ کافر بنائیے۔ کیونکہ خداوند ہم سے حق را فرما کر دے گا کہ جو ہر وقت خدا پر بھروسہ کر رہا ہے وہ کسی نفس کو قتل کرتا ہے جسے خدا نے جو مقرر فرمایا ہے ہر قسم کے ہتھیاروں سے محفوظ ہے اس کی نجات ہے۔ وہ ہمیشہ مایوسی سے کہ دراصل خداوند غصیب و درمی کی محنت سے اس پر اور اس کے ساتھ ہے اس سے تیار رہتا ہے اور وہ اپنے ہاتھ سے ہر شے سے پاک و مومن غور و فکر سے ہٹتا ہے خداوند فرماتا ہے ایسا نہیں ہے کہ میں پڑھتا ہوں و آخرت میں لعنت ہے اور اس کے لیے غصیب و خدیب کا نام ہے کہ تا خداوند فرماتا ہے کہ میں سے اس کے نہیں کہ وہ اپنے شکوک میں اس کے سر پر ہے اور خداوند فرماتا ہے کہ میں سے اس کے میں میدان ہے اس سے بھاگ جاتا فرماتا ہے اور وہ ہمیشہ ہمت و دلالت کرتا ہے کہ اس کے لیے مڑے یا گروہ میں داخل ہونے کے لیے تہمت کے خدیب میں جگہ بنائی ہے۔ اور اس کی بنیاد پر خداوند فرماتا ہے اور وہ ہر قسم کے اور خداوند فرماتا ہے۔ وہ لوگ جو خود کو خدا سے ہیں تو وہ نہیں اٹھیں گے۔ اگر ان کی حرکت کرتے ہیں تو ان میں کہہ کے یہ ہر دو قسم کے خدیب و لہو میں بنا دے اور فرماتا ہے کہ میں سے اس کے وہ بناتے ہیں کہ توحید خدیب سے کہ اس کے آخرت میں کوئی جگہ نہیں رہتا۔ کہ نہ رشتہ دے اور توحید کہہ کرے۔ وہ کہنا کہ مرنے کی جگہ ہے۔ اور توحید سے کے دن سے دکن خدیب ہوتے ہیں اور وہ دست و پا رکھتے ہیں کہ وہ ہمیشہ میں خدیب میں سے کہ اور تھوڑی اور تھوڑی قسم میں کہ وہ لوگ جو خدا کے ہند کے ساتھ تھوڑے سے پیوستہ تھوڑے ہیں ان کا آخرت میں کوئی جگہ نہیں ہے۔ اور نہ ہی اس کے فرما ہے کہ جو نہ تھوڑے کہ تھوڑے کے دن میں خیانت شدہ چیر کے ساتھ تھوڑے اور وہ جب تھوڑے روک رکھتا ہے اور وہ دن کہ تھوڑے کی کہ میں کہہ رہا ہوں ہے اور ان کے ساتھ ان کی پیشانیوں۔ ان کے پہلو اور ان کی پشتیں و رخ و کی پٹیاں۔

[illegible]

نی کرنا ہے فرمایا تو اپنے آپ کو مسلمانوں کی عزت و ناموس سے رشتہ دار  
 نہیں مانتے کہ دن اس کی خراش کو مٹا کر دے گا اور جو اپنے خسر کو نہ مانتے  
 ہوں کہ تو خدا اور خدا کی امت کے دن پر قائم رہے تو اسے شک سے کام لے کر یہ بات  
 نہ بھروسہ نہ کرے اس کے لیے ایک ٹھوس دلی ہے میت سچ کر کہتا ہے  
 اس نے بارگاہ حق میں اپنی کرنی کی شدت کی شکایت کی اور سوایا کہ اسے  
 مائیت کے ہاتھ کی عزت دی جائے پس مائیت نے مائیت کو جہنم کو بھیج دیا۔ وہ  
 تہہ اترتے ہوئے کہ ہم زمین حابریہ میں تھے۔ دوسرے فرمایا کرتے تھے  
 کہ ہر پختہ ہو اور فرج چھوٹے گا۔ یہ سن کر پھر ایک تہہ اتر کر  
 پتھوٹی پتھوٹی ٹپوٹا ہوا ہے تو یہ کہ بات میں بھی تبدیلی ہونے کی عزت کر  
 رہے ہیں یا نہیں معلوم نہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ بندہ پہلے بدلتا رہتا ہے





کہ تجارت کے پیچھے میں ہوں وہاں ہر ہفت روزہ میں کے سب سے زیادہ گنتی ہے  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دیکھوں کی رضا میں چیزیں میں کرے وہ  
 خدا کی رضا میں ہے اور وہاں میں اس کی تعریف کرتے ہیں اس کی خدمت میں  
 اور جو شخص تمہاری رضا میں دے دے میں چیزیں میں اس کی تعریف کرتے ہیں  
 تو نہ وہ نہ کہہ دین کی دشمنی اور ہر ہفت روزہ میں اس کی تعریف کرتے ہیں  
 کی خدمت میں اس کی تعریف کرتے ہیں اور خدا اس کی تعریف دے گا وہ ہر ہفت روزہ میں  
 حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں ہے کہ تمہاری رضا میں اس کی تعریف کرتے ہیں  
 اور میں نے بھی کہا وہاں اس کی تعریف کرتے ہیں اس کی تعریف کرتے ہیں  
 بندہ دیکھتا ہے کہ وہ خدا کی رضا میں ہے کہ وہ اس کی تعریف کرتے ہیں  
 عرض کیا کہ تمہاری رضا میں اس کی تعریف کرتے ہیں اس کی تعریف کرتے ہیں  
 ہاں کیونکہ وہ دیکھتا ہے کہ وہ ہمیشہ اس کی تعریف کرتے ہیں اس کی تعریف کرتے ہیں  
 خدا میں پروردگار ہے اور اس کی تعریف کرتے ہیں اس کی تعریف کرتے ہیں  
 اگرچہ اس کی تعریف کرتے ہیں اس کی تعریف کرتے ہیں اس کی تعریف کرتے ہیں  
 اس کی تعریف کرتے ہیں اس کی تعریف کرتے ہیں اس کی تعریف کرتے ہیں  
 وہ اس کی تعریف کرتے ہیں اس کی تعریف کرتے ہیں اس کی تعریف کرتے ہیں  
 یہ دیکھتا ہے کہ وہ اس کی تعریف کرتے ہیں اس کی تعریف کرتے ہیں  
 فرمایا کہ یہ اس کی تعریف کرتے ہیں اس کی تعریف کرتے ہیں اس کی تعریف کرتے ہیں  
 جب بندہ دیکھتا ہے کہ اس کی تعریف کرتے ہیں اس کی تعریف کرتے ہیں  
 تو دیکھتا ہے کہ اس کی تعریف کرتے ہیں اس کی تعریف کرتے ہیں اس کی تعریف کرتے ہیں  
 اس کی تعریف کرتے ہیں اس کی تعریف کرتے ہیں اس کی تعریف کرتے ہیں  
 کہ وہ اس کی تعریف کرتے ہیں اس کی تعریف کرتے ہیں اس کی تعریف کرتے ہیں  
 اس کی تعریف کرتے ہیں اس کی تعریف کرتے ہیں اس کی تعریف کرتے ہیں





[illegible]





پس کیا ہمت ہوگی تو بہا کر پست اعلیٰ کو تہذیب کی کتاب کے سامنے پیش کر دینا ضروری ہے کہ  
 بیابان و کفر و غیبا جنت میں چھوٹے و بڑے و بڑے و بڑے ہیں۔ وہ شخص جس نے کما  
 تو چہرہ شکر۔ حمت کہاں ہے گے کی یہ جو یہ دیا کہ یہ شک مدد کی رحمت چھوٹے و بڑے  
 کے قریب ہے۔ صدق سے فرمایا۔ ایک شخص نے ابو ذر کی طرف خط لکھا کہ کسی غلطی بات  
 سے مجھے خوش کیجئے۔ تو ابو ذر نے اس کی طرف کھانسی کی باتیں تو بہت ہیں۔ لیکن اگر  
 تذکرہ سنا ہے تو اس کے ساتھ بڑائی نہ کر دے جس سے محبت رکھتے ہو۔ اس نے بہا کر پست  
 اس سے بڑا ہی کرتا ہے جس سے محبت رکھتا ہو۔ بہا کر پست میں غرض سب سے زیادہ  
 ہے۔ یہ جو یہ ہے۔ ناب تو مدد کی تفریق کو ہے۔ تو ذرا سے اس سے بڑا ہے۔ وہ  
 نہیں۔ حاکم بدین نے فرمایا کہ انسان کے عیب کے پتے بھی کافی ہے کہ وہ دوسرے کے  
 عیب سے بڑا ہو۔ دراپنے عیب سے یہ بہا کر پست ہے۔ اپنی تم نشین کو یہ حاکم  
 از بہت پہنچا ہے یہ لوگوں کو یہی بہتر سے منع کرے کہ اس سے خود نہیں چھوڑ سکتا۔ صدق  
 سے منتقل ہے کہ حضرت میرزا غلامی اپنے خلیفوں میں بہت زیادہ فرمایا کہ اسے  
 تھے کہ اس کے زکوٰۃ پتے دیں کہ تیار رکھو۔ دیو کو یہ ڈر۔ کیونکہ دین میں وہ رہا رہا  
 کہنا ہے دین سے کامورت میں تیار کیا کہ اس سے بہتر سے کیونکہ دین میں بہت ہوئے  
 بڑائی جتنی ہو سکتی ہے۔ لیکن یہ دینی کتابت بہا کر پست قبول نہیں ہوتی تو فرمایا جس کا  
 پروردگار کی ہمت ہے اور جو اس سے نہیں متن کرتا تو یہ میں کا شریک کا رہے فرمایا کسی  
 بندے پر میں سے زیادہ کوئی قدر یہ نہیں کہ وہ کسی عیب و رخصت دل ہو جائے  
 فرمایا کسی شخص کو ایک عورت سے زیادہ بہتر کوئی چیز نہیں جو اس کی ہے کہ جس کو عیب  
 وہ دیکھے تو وہ اسے خوش کرے اور جس سے اس کو قسم دے تو وہ اسے قہر کرے اور  
 عیب اس سے نہیں ہوتا تو وہ عورت میں کی محبت کرے۔ یہی کہ اسے فرمایا  
 اسے کہ عورتوں کی پہاڑی ٹھہرے۔ نزدیک بہرہ میں ہے۔ اور بڑا ہوتا ہے  
 کے عورتوں کی تہی ہو کر چھوڑتے اور اس کے عیب سے بہت۔ اور عیب سے فرمایا  
 کہ عیب سے بہت ہے۔ بہت ہے کہ اسے نہ اس کے عیب سے بہت ہے۔ یہی کہ فرمایا











## بارگاہِ باب

مذکور کتاب مجموعہ دراک سے منتخب شدہ احادیث

حضرت مہدیت مروت نے کہا کہ پٹ سے پٹ ایک شاگرد سے پوچھا کہ تو نے محمد سے کیا کچھ سیکھا ہے۔ اس نے کہا کہ میرے بولا آٹھ مسائل۔ آپ نے فرمایا میں کہہ دو تاکہ میں اپنی سمجھوں۔ اس نے کہا۔ پہلا مسئلہ یہ کہ میں نے دیکھا ہے کہ ہر شخص اپنے محبوب سے موت کے وقت جدا ہوجاتا ہے۔ پس میں نے اپنا قصہ ان کی رستہ بھیریا سے بتا دیا۔ اس سے ہر ایک جو بگ میری تنہائی میں میرے پاس و مدد گاہ ہو وہ اس کی رستہ بھیریا سے فرمایا کہ تم تو بہت پتہ پتہ ہیں۔

دوسرا مسئلہ یہ کہ میں نے کچھ لوگوں کو حسب و نسب کے ساتھ فرار کرتے دیکھا ہے۔ وہ چپے لوگوں کو مل و روڑوں کے ساتھ لے کر نکلتے ہیں۔ کوئی تیز بات فرما نہیں بلکہ خیر خیر و خیر کے قول ہیں۔ کہ یہ شک تم میں سے کیا وہ کہہ رہا ہے۔ تو زیادہ تیزی سے چپے پتہ کوشش کی ہے کہ سدا کے نزدیک ہیں کہیم و عزت درینوں۔ فرمایا کہ تم بہت اچھے ہیں۔

تیسرا مسئلہ یہ ہے کہ میں نے لوگوں کو ہر وجہ اور خوشی میں مشغول دیکھا ہے۔ وہ تنہا کو یا ارشاد نہایت کہ جو شخص پتہ پتہ درگاہ کے سے ڈرتا ہے وہ اپنے نفس کو تو امیثات سے رخصت کر دیتا ہے۔ شک جنت اس کے رہنے کی جگہ ہے۔ پس پتہ پتہ خوشی کو پتہ پتہ بھیریا کی کوشش کی ہے یہاں تک کہ وہ نہایت زیادہ پتہ پتہ ہو گیا ہے۔ آپ نے فرمایا بہت اچھا۔ تمہاری پتہ پتہ۔

چوتھا مسئلہ یہ ہے کہ میں نے دیکھا ہے کہ جو شخص کو کوئی ایسی چیز مل جائے جو اس کے نزدیک کہہ کر وہی عزت ہو وہ اس کی حفاظت کی کوشش کرتا ہے۔





[illegible]







[illegible]

و ان خواہشات کو رد کر دیتا ولی اور امیدوں کو غم و قہجر پر دھڑکتے پڑنے کے وقت  
منقطع کر دیتا و ان کو یہ درگاہ اور تھلک کے درجہ تک نہ لے کر لے کر لے کر  
نہایتوں اور جانوں کا شکر دے کر دے میں شدت مردہ شب کو روز پست فرمایا تدارک  
کرے اس شخص پر جو فکر کرے در عیترت ناکل کرے در عیترت حاصل کرے

بہ عیترت ہو۔ پس گویا تو کچھ نہیں دیکھتا وہ غریب نہیں ہوتا۔ اور  
بہ عزت ہی سے ہونے والا ہے وہ ہمیشہ رہتا ہے کہ در ہر شہر میں گئی ہوئی بہتر ہو  
ہو تا ہے در ہر موقع آگے رہتی ہے اور ہر آنہ وہ بہتر نزدیک ہے۔  
آپ نے فرمایا در کھو آخرت آگے نہ رہتی ہے مرد دنیا پشت پیرو بہت نہ  
نہیں سے ہر ایک کے فرزند دیکھے ہیں۔ پس تمام آخرت کے بیشہ نواز دنیا کی بیٹے  
نہ ہونے کیونکہ ہر ایک قیامت کے دن اپنی اس کے ساتھ لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر  
بیرحمہ کے درمل کا دان صاحب بہت بغیر عمل کے در آہٹ سے فرمایا بہت شک  
عورتیں ناقص ہیں ناقص تر سے در میراث میں۔ اور ناقص نکل ہیں۔ ان کے یہاں  
ہے ناقص ہونا اس وجہ سے کہ وہ عیقل کے دونوں میں ماز و مز سے بہتر نہ ہوتی ہیں اور  
ان کے حسوں کا نقص اس لیے ہے کہ ان کا میراث مردوں کے مقابلہ میں آدھا ہے  
ورنہ ان عیقلوں کا نقص اس وجہ سے ہے کہ وہ عورتوں کی گواہی ایک مرد کے برابر  
پس بڑی عورتوں سے بچہ و چھٹی عورتوں سے بھئی ڈرتے رہتے ہیں۔ چھٹی بات میں ان کی  
اس سوت نہ کرو تا کہ وہ بڑی بات کی آرزو نہ کر بیٹھیں۔ آپ نے فرمایا ہے کہ جب  
سے بخیل ہے کہ وہ فقر کے لئے میں جلدی کر رہا ہے کہ جس سے دنیا سے کہے در  
وہ تو مری اس کے ہاتھ سے نکل رہی ہے کہ جسے وہ غیب کرتا ہے۔ وہ دنیا میں  
فقر کی طرح زندگی بسر کرتا ہے۔ نہ کہ آخرت میں جس سے دنیا کی، نہ صاحب  
یہ جسے کہ جسے تعجب ہے اس میں تکیہ ہے جو کہی نہ تھو در وہ اس کے واسطے دن میں  
مروار ہو گا۔ اور جسے تعجب ہے اس سے کہ جسے خدا میں شک ہے کہ وہ  
خدا کی مخلوق کو دیکھتا ہے در تعجب ہے اس سے جو موت کو بھوکے ہوتے

سے مراد وہ مرتد و اے کو دیکھتے اور تجھ سے ملے سے جو درود پیدائش سے  
 کو نکارت ہے۔ مراد وہ پہلی پیدائش کو دیکھنے کا ہے اور تجھ سے اس سے تو  
 تے کے سر کو اب دیکھ رہا ہے اور تجھ کے سر کو چھو رہا ہے۔ تو اس کے۔ فرما یہ تو بہت  
 پیڑوسی کو فریت و تکلیف پہنچا ہے اس کے لیے جنت کی پورے مومن اس سے دور  
 کی بازگشت بہت ہے اور وہ یہ کہ بازگشت ہے اور تو شخص پر دوسری کے حق کو متاخر  
 کر دے وہ ہم سے نہیں فرمایا۔ جو شخص کی رشتہ در کی طرف بنائے پنی ذات اور  
 دل کے ساتھ کہ اس سے جدا رہی کرے تو خدا سے سو شہید کا جنت فرستے گا  
 اور اسے ہر قدم کے بدلے پنی سب پر نیکیں ہیں کی ورتدا میں کی پانی میں نہ رہیں  
 مٹ دے گا اور اسے ہی اس کے دریت بند رہے گا۔ درود میں اس سے صبر کرے  
 ہوتے تدرک سے اس میں جو دت کی ہے اور تو شخص کی منیست زدہ کی ہے  
 دتی ہوئی بہت ہیں کائنات کے در سے اس کے لیے یہاں تک کہ وہ دیر میں تو  
 بہت تندرست تانی ورتہم کی اس سے نجات دہر داند دے گا ورتدا میں کی  
 ستر بردی وکی نہ تھیں پوری کرے گا ورتہم کی دت تک رستہ اندامیں دربار سے  
 گا۔ جیسے کہ پست کر تے آئے ہیں یہاں سے پورے پورے ان سے زیادہ نرفی یا تیز ہے  
 درمند سے زیادہ یہ زیادہ ترین سے زیادہ ترین اور آگ سے زیادہ گرم اور زہریلے  
 رشتہ سردی سے زیادہ سرد اور تیز سے زیادہ سخت ورتہم سے زیادہ سردی  
 کیوں کی تیز ہے تو اس کے قریب کسی بر کی مذمت شخص پر بہت ان با ندرت ان سے زیادہ  
 ورنہ ہے ورتہم سے زیادہ دریت ہے ورتہم سے زیادہ ندرت سے کادل سمندر سے  
 زیادہ دینے پر وہ بہت اور تیز ورتہم سے زیادہ دشاؤں اس سے زیادہ گرم ہے۔ درمینہ  
 شخص کے ہاں کہ تیز سے زیادہ دریت سے زیادہ ندرت ہے ورتہم کی کادل بہتر  
 سے زیادہ کت ہے ورتہم سے ورتہم پر تیز ورتہم سے زیادہ ندرت ہے ورتہم سے تیز  
 تیز ورتہم تھی یہاں وہ تیز ورتہم سے تیز ورتہم سے تیز ورتہم سے تیز ورتہم سے تیز  
 بہت ورتہم سے زیادہ بہت۔ تیز ورتہم سے تیز ورتہم سے تیز ورتہم سے تیز ورتہم سے تیز







کے قریب ہے۔ اس کو وہ نہیں ہوتی اور اس کی کوئی حاجت ہو۔ کی نہیں کی جاتی اور  
 تندرست و دنیا و آخرت میں اس پر نہ شہرِ رحمت نہیں کرتا۔ فرمایا جو کسی فقیر کو دین و دنیا کی  
 دولت نہ دے گا اس کے لئے نہ کعبہ اور بیت المقدس کو دس مرتبہ گریز ہے نہ زمین و آسمان  
 میں سے ہزار فرشتے کو قتل کیا ہے نہ فرمایا مومن فقیر کا تشرام خدا کے نزدیک سات سو  
 سات سو چوبیس ہزار گنا ہے اور ہزاروں مرتبہ چوبیس ہزار گنا ہے۔ یہ سب سے زیادہ شہادت  
 الہیہ مؤمنین سے مروتی ہے فرمایا جو امر وی پر چہرے میں یہ حالت کے وقت و مکان  
 میں کسی کی قدرت و وقت کے ہوتے ہوئے نہ دینے والی ہے نہ دنیا کی دولت  
 کرنے اور حسن و قبح کے خیانت نہ کرنا۔ فرمایا یہ دنیا کی سات سو گنا ہے اور سات سو  
 ہزار گنا ہے وہ شہرِ خوت و شہرِ خوش خدائی ہے۔ وہ بہترین چیز جو سات سو گنا کی  
 گئی ہے وہ خوش ساقی ہے۔ درجہ سب سے زیادہ ہے جس کے توفیقوں کو دنیا میں  
 توفیق وہ ہے جس کی فعلِ خدیق کرے فرمایا جو شخص پہنچے کہ اس کی سات سو گنا ہے اور سات سو  
 سے چھٹا راہیں مد میں پہنچے کہ اس کے سات سو گنا ہے۔ جو سات سو گنا ہے۔ بہتر  
 کہ جو شخص گمراہوں کو بخیر کرے جس کے درشت ٹوٹے ہیں یا سات سو گنا ہے۔ درشت  
 گنا۔ درشت بہتر ہے۔ درشت بہتر ہے۔ درشت بہتر ہے۔ درشت بہتر ہے۔ درشت بہتر ہے۔  
 ضرور پیدا ہوتا ہے۔ درشت بہتر ہے۔ درشت بہتر ہے۔ درشت بہتر ہے۔ درشت بہتر ہے۔  
 فرش پر بیٹھے وہ ضرور بادشاہ کی خوشی کے تعلق بات کرے گا۔ درشت بہتر ہے۔  
 کے تعلق بات کرے گا۔ درشت بہتر ہے۔ درشت بہتر ہے۔ درشت بہتر ہے۔ درشت بہتر ہے۔  
 اس کے لیے نہ کہ لازمی ہے۔ درشت بہتر ہے۔ درشت بہتر ہے۔ درشت بہتر ہے۔ درشت بہتر ہے۔  
 تشرام کے خیر نہ بدتر وقت کرے اس کے لیے سود میں چھٹا ضروری ہے۔ درشت بہتر ہے۔  
 درشت بہتر ہے۔ درشت بہتر ہے۔ درشت بہتر ہے۔ درشت بہتر ہے۔ درشت بہتر ہے۔  
 کرنے والے سے نصیحت و تنویر تشرام سے ہیبت درشت بہتر ہے۔ درشت بہتر ہے۔  
 ہوتا۔ چنانچہ ہے۔ فرمایا جو عیب غم میں دو قدم چلے در نام کے پاؤں کو نہ چھو بیٹھے۔  
 اس سے دوسرے کے لئے توفیق و تندرست و اس کے لیے درشت بہتر ہے۔ درشت بہتر ہے۔





..... شیطان ہوا دشمن ہے۔ پھر بھی اس کی موافقت کرتے ہو۔ پانچویں یہ کہ تم کہتے ہو کہ ہم جنت کو چاہتے ہیں۔ لیکن اس کے لیے عمل نہیں کرتے۔ چھٹی یہ کہ تم کہتے ہو موت حق ہے اور اس کے لیے یہ ری نہیں کرتے۔ ساتویں یہ کہ تم تیندر سے بیدار ہوتے ہی اپنے ہم یوں کی غیبت میں مشغول ہو جاتے ہو۔ آٹھویں یہ کہ اللہ کی نعمت کھاتے ہو لیکن اس کا شکر د نہیں کرتے تو یہ یہ کہ تم کہتے ہو کہ ہم آگ سے دُرتے ہیں اور اس سے بھلگتے نہیں ہو۔ دسویں یہ کہ تم اپنے مردوں کو خود دفن کرتے ہو۔ لیکن ان سے عبرت حاصل نہیں کرتے کہا گیا ہے کہ امیر المومنین نے اہل قبور میں سے مومنین و مومنات کو پکارا اور فرمایا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ تو ہم نے کسی کہنے والے کی آواز سنی و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ یا امیر المومنین یہ سنا آپ نے فرمایا ہم تمہارا پتا نہ سنا بیان کریں یا تم ہمیں اپنے حالات بتاؤ گے۔ تو اس نے کہا اے امیر المومنین آپ اپنی تہریس بتائیں۔ آپ نے فرمایا تمہاری بیویوں سے لوگوں نے شادی کر لی ہیں اور تمہارے اموال تمہارے وارثوں نے تقسیم کر دیے ہیں اور تمہاری اولاد یتیموں میں شامل ہو چکی ہے وروہ مکانات جنہیں تم نے بختہ کیا اور بنایا تھا اُس میں تمہارا دشمن رہتے ہیں اب بتاؤ تمہارے کیا حالات ہیں تو جواب دینے والا پکارا کہیں پھس چکے ہیں بل بھر گئے ہیں۔ چمڑے لکڑے کڑے ہو گئے ہیں۔ آنکھوں کے دھبے بہہ رہے ہیں۔ ہارے تھنوں اور دھنستے بنیر خون کے در خون و ان پیپ نکلتی رہتی ہے اور تو کچھ ہم آگے بھیج چکے تھے وہ ہم نے پالیا ہے اور تو کچھ ہم نے خرچ کیا تھا اس کا ہم نے نفع پایا ہے اور تو پیسے چھوڑ گئے اس کا خسار ہوا اور ہم اپنے اعمال و اقدار کے گرد ہیں اور خدا کے کرم و احسان سے بخشش کی امید رکھتے ہیں۔



## کے سوال باب

### نفل کا بیان اور یہ نفل کی بنا و نجات ہے

یہ مؤنثین سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ شاد ہے کہ تیرے اندر غلام  
 تیرے اپنے سے سبق غلام میں چھپے ہوئے اور سے غلام کو پیدا کر جس پر کوئی نئی مریں اور ملک  
 و تقرب نہ دے نہیں رخصت تھا۔ پس اگر کوئی کا نفس بہم کو اس کی روح و زبد کو اس کا مرتبہ  
 کو اس کی غلامت کو اس کی زبان راقی کو اس کا روزہ مقصد در رخصت کو اس کا دل قرار  
 دیا ہو اس کو اس چیزوں سے متبرک کر کے و رقوقت بخشی ہیں۔ یوں۔ چنان۔ سیکھ و قیاس  
 تیری۔ تم کوئی غلام نہیں۔ خشمش۔ قنوت۔ تسبیح و رقی۔ اور شکر کے ساتھ پھر میں سے فرمایا  
 جس کے پڑھو پس وہ آگے پڑھی پھر اس سے فرمایا پیچھے پڑھو وہ پیچھے پڑھی۔ پھر سے فرمایا کہ  
 اگر وہ پس اس کے کہ آیا وہ با حمد است اس تھا کی جس کی تیرے کی غلامت ہے مثل نہ شبیرہ  
 ہے نہ غلام نہ مال اس پر یہ وہ وقت کہ جس کی غلامت کے سامنے ہر چیز فی نفع و فساد  
 پس یہ غلامت ہے قرآن پڑھنا اپنی عزت و جلال کی غلامی میں نے کوئی حقوق تیرے سے  
 نہ یہ وہ غلامت نہیں یہید کہ اور نہ تجھ سے نہ یہ وہ اپنی غلامت و قرآن تیرے درین کی ہے  
 و رخصت نہ یہ وہ غلامت و شرم و راسخاں نہ یہ وہ غلامت و رانی بنائی ہے تیری  
 یہ ہے میری و حیدرانی و غلامت کی جانے کی عزت تیرے قرآن سے غلامت پادریاں  
 کہ وہ غلامت یہید کی جانے کی اور پھر سے قنوت کی جانے کی اور میری غلامت و غلامت  
 کی جانے کی غلامت یہی جانے کی جانے کی اور میری غلامت یہ غلامت یہ غلامت یہ غلامت  
 و غلامت یہ غلامت یہی غلامت یہ غلامت یہ غلامت یہ غلامت یہ غلامت یہ غلامت یہ غلامت  
 کہ یہ غلامت یہ غلامت یہ غلامت یہ غلامت یہ غلامت یہ غلامت یہ غلامت یہ غلامت  
 کہ یہ غلامت یہ غلامت یہ غلامت یہ غلامت یہ غلامت یہ غلامت یہ غلامت یہ غلامت



جس میں مجھے قرار دینا تو خداوندِ عالم نے ہٹا کر اسے ہٹا کر تمہیں میں گواہ کرنا ہوا کہ میں اُسے  
 شفیع قرار دوں گا ماس کا جس میں اسے قرار دوں گا۔ رسول اللہؐ فرمایا: مومن عقل مند  
 نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس میں دس چیزیں جمع نہ ہو جائیں۔ بعدیٰ کی اس سے امیر کی  
 جوتے، اور اس کے شر سے وگ، نمون ہوں۔ دوسرے کی تھوڑی سی نیکی کو بہت سمجھت  
 ہوا اور اپنی زیادتی کو کم جانتا ہو ساری عمر وہ عقل کرنے سے نہ تھکتے اور اس نے جاننا ت  
 طلب کی جائیں تو وہ دل تنگ نہ ہو۔ دولت میں کے نزدیک عزت سے زیادہ محبوب  
 ہوا اور فقر و تنگدستی سے اسے زیادہ پسند ہو دین میں سے اس کا بھترہ قدرت بیہوت قدرت  
 ہو۔ اور دعویٰ پیر یہ ہے کہ جس کسی کو دیکھے تو کہے کہ یہ مجھ سے بہتر ہے اور زیادہ  
 متشی بہ امیر مومنینؑ نے فرمایا: عقل پیدا نہیں ہے اور علم سکھانے سے آتا ہے نہ  
 عباد کے پاس بیٹھنا زیادتی ہے کہ سبب ہے۔ روایت میں ہے کہ جبریلؑ بتایا کہ  
 کے پاس آئے اور کہا کہ بوا بشر مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں آپ کو تین چیزوں کے  
 درمیان مختار قرار دوں آپ ان میں سے ایک کو چن لیتے اور دو کو پھیر دیں۔ حضرت  
 آدمؑ ان سے کہنے لگے وہ کیا ہیں جبریلؑ نے کہا: عقل۔ میں عرض کیا تو آدمؑ کہنے لگے  
 میں عقل کو اختیار کرتا ہوں پس جبریلؑ نے جیہ و ایمان سے کہا کہ تم یہ جیہ و ایمان  
 کہنے لگے ہمیں تو حکم ہوا ہے کہ ہم عقل سے جدا نہ ہوں صفت کہتا ہے ہر ادیب کا  
 ایک سرچشمہ ہوتا ہے اور فقیہیت کا امیر و مرادب کا سرچشمہ عقل ہے۔ خداوند  
 عالم نے اسے اپنی معرفت و ردین کا اصل و بنیاد قرار دیا ہے۔ اور ملک و دنیا کا بآباد  
 کار اور بدقول سے صحیح سم رہنے کی پناہ گاہ پس لوگوں پر احکام و تکلیف عقل کے  
 مکمل ہونے پر واجب کئے ہیں۔ اور دنیا کے معاملات کی تدبیر اسی کے ذریعہ ہے۔  
 اختلاف و اغراض و مقاصد کے تباہی کے باوجود اس کی وجہ سے بنی مخلوق کو ایک  
 جگہ جمع کیے۔ اور جس میں خداوندِ عالم عقل کو قرار دیتا ہے۔ اس کو کسی نہ کسی وں ہدایت  
 سے نکل دیتا ہے و عقل بہت سچا مشورہ دینے والی شے ہے و زیادہ غم  
 دوست ہے اور بہترین ہمنشین ہے اور بہترین وزیر ہے و خدا کی بخشی ہوئی



اس کی مروت خراب ہو جاتی ہے اور ہر ایک نہیں جانتے کہ مرنے والے کو ہریت  
 یہ فتنہ نجات حاصل کرتے ہیں۔ چنانچہ نیک اور مروت میں نہ تو کچھ جھپٹ کی دیر ہے ہی نہ  
 نہیں کرتے۔ پس نہ مروت کو ملے بہت دیر نہ کہ دین نیک بہت دیر نہ کہ مروت نہ کہ  
 تک کو نہ کہ مروت کے تحت وہ دین اور مروت میں دنیا کے ساتھ ہیں نہیں جیتے  
 اور دنیا کی کوئی چیز خدا کے گناہ کو کر کے غلبہ نہیں کرتے۔ اور تان کی عقل اور مروت  
 کی ایک عیب ہے کہ وہ اپنے بھائیوں کی راجہ سے بڑھ کر مروت پر نہ کہ مروت  
 سے چاہتے وہ اپنی خواہشات اس کے پس نہیں سمجھتے کہ مروت مروت مروت  
 پتہ بند ہے کہ مروت میں نہ کہ مروت کے عقل عقل ہے۔ کیونکہ اس کے ذریعہ وہ دنیا  
 تان سے نجات اور مروت کے مذہب سے نیچے دین مروت نجات۔ یہاں سے کہ  
 دھون شد کے ساتھ وہ اس کے ایک شخص کی مدد و عبادت کی عزت کی توجہ سے  
 فرمایا اس کی عقل کو دیکھو کیونکہ قیامت کے دن بدوں کو نہ کہ عقل کے یہ بدوں کے  
 اور اپنی دین دلیل ہے عقل کے بھیج دینے کے۔



رکھو۔ اور اپنے شکم اندر گھر کو دنیا سے خالی رکھو۔ اسے حمد میں سے بچو کہ پتھر کی طرح ہنہ بھڑ  
 جب وہ بنو اور زرد قسم کی پتیریں دیکھے اور میٹھی یا کھٹی چیز اسے دی جائے تو وہ اس  
 کے دھوکے میں آجائے۔ آپ نے عرض کیا پروردگار مجھے کوئی ایسا ملے گا جس سے میری  
 تیرا قرب حاصل کر لوں۔ فرمایا اپنی رات کو دن و رات کو رات بنائے۔ عرض کیا پائے دست و پ  
 یہ کیسے ہو۔ فرمایا اپنی نیند کی جگہ نماز کو اور کھانے کی جگہ بھوک کو دے دو۔ اسے احمد بیٹے  
 اپنی عزت و جلال کی قسم ہے جو بندہ میرے یہ چار چیزوں کی نعمانت دے دے تو میری  
 جنت میں داخل کر دوں گا۔ چنانچہ ان کو پیٹ دے اور سوائے مقصد کے کچھ نہ کھائے  
 اور اپنے دل کو دوسروں سے چھوٹا رکھے اور میرے جہانتے اور اس پر نظر رکھتے کہ یا د  
 رکھے اور اس کے آنکھوں کی ٹھنڈک بھوک بھرا سے احمد کا شکر تم بھوک، خاموشی اور  
 علیحدہ رہنے اور ان سے جو چیزات صفات وادوں کو میراث میں ملتی ہے اس کی نذر  
 کو چکھتے۔ عرض کیا اسے پائے و اسے بھوک کی میراث کیا ہے۔ رشتہ دہوا حکمت دل  
 کی حفاظت درمیرا غریب اندہ ہمیشہ کو عزت و مل و دروگاہ میں کم خرچ ہوتا اور حق  
 بات کہنا در یہ پرندہ نہ کرنا کہ ساری سے گزر رہا ہے۔ یا تنگی سے اسے احمد کی بھین  
 معلوم ہے کہ بندہ کس وقت میرے قریب ہوتا ہے۔ آپ نے عرض کیا نہیں میرے  
 مالک ارشاد ہوا جب بھوک ہو یا سجدہ میں ہو۔ اسے احمد مجھے تین قسم کے بندوں سے  
 تعجب ہے۔ وہ بندہ جو نہ شروع کرے اور اسے پتہ ہو کہ وہ کس کے سامنے ہوتا  
 ہو رہے اور وہ کس کے سامنے کھڑا ہے۔ باوجود اس کے وہ اونگھ رہا ہے اور  
 تعجب ہے اس بندہ سے کہ جس کے پاس زمین سے لگے ہوئے گھاس وغیرہ سے  
 ایک دن کی روزی ہو اور وہ کل کے یہی اہتمام کرے اور مجھے تعجب ہے اس بندے  
 سے کہ جسے یہ معلوم نہیں کہ میں اس پر راضی ہوں کہ تار میں اور وہ ہنستا ہو۔ اسے احمد  
 جنت میں ایک مجلس ہے جس کے موتی کے اوپر موتی زرد در کے اوپر درست نہ اس میں  
 کوئی رخنہ ہے۔ اور نہ تیرا اس میں خائن لوگ رہتے ہیں۔ جن پر میں ستر مرتبہ نعر  
 رحمت کرتا ہوں۔ پس میں ان سے کہم کہ تاہوں اور ان کے ملک میں ستر گنا عذاب

کرتے ہوں۔ جب جنت و لکھنے پینے سے لذت حاصل کرتے ہیں تو وہ میرے ذکر  
 کو کم اور گفتگو سے لذت حاصل کرتے ہیں۔ آپ نے عرض کیا خداوندان کی عداوت کیسے  
 فرمایا وہ قیدی ہیں۔ انھوں نے اپنی زبان کو فتنوں میں کرنے سے باز اپنے شکوے کو زائد  
 کلمات سے قید کر رکھا ہے۔ اسے احمد اس کی محبت پر ہے کہ فخر اسے محبت کی  
 بجائے ورنہ کا قریب حاصل کیا جائے۔ آپ نے عرض کیا فخر و کون ہیں۔ فرمایا تو  
 تمہارے رزق پر غنی رہتے ہیں۔ بھوک پر صبر کرتے ہیں ورنہ زندگی کی قرض پر سہارے  
 ہیں۔ وہ اپنی بھوک و ریاس کی شکایت نہیں کرتے اور تریاں سے بھول نہیں دیتے  
 وہ اپنے پروردگار پر غصہ ناک نہیں ہوتے اور تیرپیران کے ہاتھ سے نکل جائے  
 اس پر غم نہیں کرتے اور تو انہیں مل جائے اس پر خوش نہیں ہوتے۔ اسے احمد میری  
 محبت نذر و ک محبت ہے۔ پس نفرد سے قریب رہو اور ان کی مجلس اپنے قریب  
 رکھو تیریں میں سے قریب ہو جاؤں گا ورنہ غیاء کو دور کرو ورنہ ان کی مجلس اپنے سے  
 دور رہے گی کہ نذر و ک ہمیشہ جویب ہیں۔ اسے محمد باس پستے، چھانکنا کھاتے ورنہ نرم  
 بستر پر ہوتے پستے آپ کی فریاد نہ کرو کہ غصہ پر برائی کی پناہ گاہ ہے۔ اور یہ ہر  
 برائی کا ساتھی ہے۔ اسے شد کی حالت کی طرف بھینٹے تو وہ بھینٹے اس کی تریاں کی طرف  
 بھینٹے گا۔ شد کی حالت میں وہ میری طاقت کرے گا۔ درجے تو پست کرے۔ اس  
 میں وہ میری حالت کرے گا۔ جب غصہ میرا ہو تو وہ ہلکیاں و سرشتی کرتا ہے ورنہ یہ شوکا  
 ہو تو شکایت کرتا ہے۔ جب فتنہ و تہجد ہو تو غصہ ناک ہوتا ہے۔ ورنہ جب غنی  
 و فقیر ہو جائے تو بستر کر رہے جب بڑا ہو جائے تو بچوں کا ہوتا ہے اور جب بچہ  
 ہو تو غنی ہو جاتا ہے۔ وہ شیطان کا قرین و ساتھی ہے ورنہ غصہ کی مثل شر مرخ بھی  
 ہے۔ زیادہ کثرت اور جب اس پر بوجہ کھا جائے تو پرواز نہیں کرتا اور مثل کبوتر  
 ایک دو دن بے کھکے ہے۔ ملک اس کا اچھا ہے اور قرائت کرنا ہے۔ اسے احمد  
 دین و ربال دنیا سے بخش رکھو۔ عزت اور بل عزت سے محبت کرو۔ عرض کیا  
 نہ بل دین کو بل ہیں و ربال آخرت کو بل ہیں۔ فرمایا بل دنیا وہ ہے جس کا ہاتھ

ہنسٹھ منہ اور نقد زیادہ ہو۔ مرنے پر تو ہوتا ہے جس سے بڑی کرے میں سے ہذا رکت تو چاہت  
 اور جو اس کے ساتھ مرنے میں کرے میں کا غریبوں کو کرے۔ ان غریبوں کے وقت کھانا  
 ہوتا ہے کہ وقت شجاعت اور بہادر ہو۔ ان کی امید بڑی ہو۔ رشتہ قریب ہو۔ پست نشست کا قریب  
 نہ کرتا ہو۔ کم قیام ہو۔ زیادہ باقی کرتا ہو۔ نہ بد ہو۔ جس سے کہ وقت زیادہ خوش ہو۔  
 بہتر اور بل دنیا قریبی کے وقت شکر نہیں کرتے۔ منیبت کے وقت جبر نہیں کرتے۔  
 کے نزدیک دیکھ کر اثرات قدرت ہے۔ ایسا کہ خوب بد چلی حریت کرے۔ میں تو نہیں  
 تے نہیں کہے اور ایسی چیز کا دعویٰ کرتے ہیں۔ تہ میں نہیں ہے۔ اور تہیں بد چلیوں کی آواز  
 رکھتے ہیں۔ ان میں شکر کرتے ہیں۔ مرنے والوں کی کریمیاں بیان کرتے ہیں۔ اسے قمر ال دنیا  
 میں بہت مدت و مدت زیادہ ہوتی ہے۔ یہی سے مرنے والے کرتے ہیں۔ ان کے ساتھ  
 تو شکر نہیں کرتے۔ وہ اپنے آپ کو شکر سمجھتے ہیں۔ مرنے والے میں معرفت کے نزدیک  
 وہ حق ہیں۔ سے جذبہ ملک بل غیر و زائل اثرات کے پھرے مرنے والے ہیں  
 ان میں جب و شرم زیادہ ہوتی ہے۔ ان میں وقت کم ہوتی ہے۔ ان کو کافور زیادہ ہوتا  
 ہے۔ وہ مکر و فریب کم کرتے ہیں۔ مرنے والے سے رخصت ہیں۔ مرنے والے  
 نشتر سے سختی و تکی ہیں ہوتے ہیں۔ ان کے شکر من سب ہوتے ہیں۔ وہ اپنے شکر  
 کا محی سب کرتے ہیں۔ نہیں سمجھتے۔ رکتے ہیں۔ ان کی نگاہیں ہوتی ہیں۔ لیکن وہ نہیں  
 سمجھتے ان کی نگاہیں مرنے والوں میں دل ذکر کرتے ہیں۔ جب مرنے والے نہیں ہیں  
 سمجھتے جاتے ہیں۔ تو ان ذکر کرتے ہیں۔ ان کی ہرست میں ہوتا ہے۔ سے وہ وقت  
 کی بتا رہے ہیں۔ مرنے والے ہیں۔ مرنے والے میں شکر کرتے ہیں۔ ان کی نگاہیں ہوتی ہیں  
 میں ہوتے ہیں۔ ان کی بات سننے والے ہوتے ہیں۔ ان کے شکر ہوتے ہیں۔ ان کے شکر  
 جہوں کے شکر ہوتے ہیں۔ یہ ذکر کرتے ہیں۔ ان کے شکر ہوتے ہیں۔ جس طرح ان  
 بیٹے سے جنت ہوتی ہے۔ ان کے شکر ہوتے ہیں۔ ان کے شکر ہوتے ہیں۔ وہ  
 نہ یاد نہ کھاتا نہ یاد ہوتا ہے۔ مرنے والے میں نہیں چاہتے۔ ان کے شکر ہوتے ہیں  
 مرنے والے ہیں۔ مرنے والے کے شکر ہوتے ہیں۔ ان کے شکر ہوتے ہیں۔ ان کے شکر ہوتے ہیں



پست کر دیکر جبرست پرست ہیں درخت پرست و سبک پرست و نہر پرست زیادہ  
 گہرے ہیں۔ ان کے لیے دنیا و آخرت ایک ہوتی ہے۔ اس وقت میں معلوم ہے  
 میرے پاس زہر و قویہ کی رشتہ داروں کے لیے کیا کچھ ہے۔ عرض کیا تمہیں۔ اس  
 پست اس دنیا میں جو گہرے بیوت ہوں گے دراندک حساب و کتاب کی بجائے پہل  
 اور برقی ہوگا۔ دراندک سے ہوتے ہوں گے اور کم ہو کر چھ میں زہر خلیہ کر گئے ہیں  
 کو آخرت میں دوسرا وہ یہ ہے کہ میں نہیں سب جانتوں کہ یہ ہیں جس کے دراندک  
 وہ ہوتے ہیں دراندک ہیں کہ میں نے اپنی ذلت سے سب نہیں بڑے نہیں فرزوں  
 کو اس میں پتی غلو میں سے ہم قسم کی ذلت و ذل ہو کر نہیں پتائی کی غلو میں ہیں  
 وہ نہیں زیادہ بلکہ انہوں نے کیا کیا اور اس طرح دنیا میں مشقت کے ساتھ  
 سے میں نے ان کے لیے پادشاہی کے کھول دیے۔ ایک دروازے سے نکل  
 شہر کی طرف سے ان کے لیے پادشاہی ہے۔ اور ایک دروازے سے وہ  
 میری درخت کی طرف سے ہیں پادشاہی کے دیگیں کے خیر کسی تکلیف کے لیے ایک  
 دروازے سے وہ بہت کی طرف سے ہیں۔ ایک وہی مول کو دیکھیں کہ وہ کس  
 طرح لہجہ میں رہ رہے ہوں گے۔ اور ایک دروازے سے ان کے پاس نہیں  
 اور جو زمین نہیں کی۔ اپنے اپنے غرض کی سب پروردگار سے زہر و پیر ہر طرف سے  
 ہیں کہ ان کی صفتیں تو سب بیان کی ہیں۔ فرمایا زہر وہ ہے جس کا کوئی ٹھکانہ ہو کہ  
 جس کے غریب ہوتے پروردگار سے ہر طرف سے ہوں گے کہ کوئی اور نہ ہوں گے کہ ہر  
 وہ غلو میں ہوں گے کہ اس کی ہر طرف سے ہوں گے کہ اس کے ہاتھ  
 کا ہے کہ وہ کوئی شان اس سے پہچانتے ہوں گے کہ وہ سے پہچانتے ہوں گے کہ وہ  
 مگر کے ذریعے سے ہوں گے۔ اس کے پاس بھی ہو گا کہ اس کے ہوں گے  
 کیا ہوا ہے اور ہوں گے کہ اس کے پاس ہوں گے۔ اس کے ہوں گے کہ ہوں گے  
 زہر و ہوں گے۔ اس کے ہوں گے کہ اس کے ہوں گے کہ اس کے ہوں گے کہ اس کے ہوں گے  
 زہر و ہوں گے کہ اس کے ہوں گے کہ اس کے ہوں گے کہ اس کے ہوں گے کہ اس کے ہوں گے



سے لکام دیئے گئے ہیں۔ انہیں خود بخود کوشش کرنے کا کیا گیا ہے نہ جہنم کے عذاب سے اور نہ جنت کے ثواب میں بلکہ وہ ملکوتِ آسمان وزمین کو دیکھتے ہیں۔ لہذا انہیں یہ یقین ہے کہ خداوندِ عالم ہی عبادت کے لائق ہے۔ اسے احمدیہ اتبیا اور تیری اور دوسروں کی مُمت کے مدِ یقین اور شہداء کے ایک گروہ کا درجہ سے عرض کیا ہے۔ پائے والے کن سے زیادہ میں میری اُمت کے یا بنی اسرائیل کے قرا یا۔ بنی اسرائیل کے زاید تیری اُمت کے زاید میں میں طرح میں جیسے سیاہ بال سفید کھٹ میں بتا ہے۔ آپ سے عرض کیا اسے پائے والے یہ کس طرح ہے۔ حالانکہ بنی اسرائیل کی تعداد تو زیادہ ہے۔ رشاد ہوا یہ اس لیے ہے چونکہ انہوں نے یسوع کے بعد شک کی اور اقر کے بعد انکار کیا تھا۔ بنی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں میں نے اس کے ہمد اور اس کا شکر ادا کیا اور بنی مُمت کیسے نفع دایان در رحمت در بانی ہمد یوں کی دکان۔ اسے احمدیہ پرورش اور محراب سے پختا ہے۔ کیونکہ ورع و دین کا سرور دین کا سرور و دین کا آخر ہے۔ مرد ورع ہی کے ذریعہ خدا کا قریب حاصل ہوتا ہے۔ اسے احمدیہ پرورش مومن کی زینت و دین کا ستون ہے۔ ورورع کی مثال کشتی جیسی ہے۔ جس طرح سمندر سے کوئی نجات نہیں حاصل کر سکتا جب تک کشتی میں نہ ہو۔ اسی طرح ہر چیز کا راز اور راز کے بغیر حاصل نہیں کر سکتے۔ اسے احمدیہ پرورش ہے۔ پہچانے اور میرے سات خلیفہ ورع کر کے تو ہر چیز کے سلسلے جھکتی ہے۔ اسے احمدیہ پرورش بندے پرینت کے ہر کھول دیتی ہے۔ پس میں کہ جس سے بندہ مخلوق کی نگاہ میں مکرم ہو جاتا ہے اور اس کے ذریعہ اللہ تک پہنچتا ہے۔ اسے احمدیہ پرورش ہے۔ اختیار کردہ زیادہ آباد محفل صلوات در تمام دین کے دل میں اور خراب ترین مجلس ن کو گولہ کے دل میں جو فقیرانہ باتیں کہتے ہیں۔ اسے احمدیہ پرورش کے دس تہ میں ن میں سے تو ہر طلبِ حلال میں ہیں۔ کیونکہ گرتیہ اکھنا بنیا پاک ہوا تو میری حفظ و امان میں ہے کہ عرض کیا اسے پائے والے پہلی عبادت کی ہے رشاد ہوا خدائی اور روزہ۔ عرض کیا اسے پائے والے دوسرے کی میراث کی ہے۔ زراہ روزہ کی میراث حکمت۔ حکمت کی میراث معرفت در

معرفت کی میراث یقین ہے۔ پس حب بندہ یقین حاصل کرے جیسے کہ پھر پرواہ نہیں  
 کرے کہ وہ کس حالت میں ہے۔ تنگی میں یا فراخی میں اور حب بندہ موت کی حالت میں ہوتا  
 ہے تو اس کے سر پہ کچھ لٹکے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ہر فرشتہ کے ہاتھ میں کوڑے کے پاتلی اور  
 جنت کی شرب کا ایک ایک پیالہ ہوتا ہے وہ اس کی روح کو یہ دونوں پاتے ہیں۔  
 یہاں تک کہ اس کا شہ اور کمرے واسطے دھڑکے جاتی ہے اور اسے بہت بڑی بشارت  
 کی خوشخبری دیتے ہیں اور اس سے کہتے ہیں تو پاک ہوا اور تیرے رہنے کی جگہ پاک ہے  
 تو عزیز نہ کریم حبیب و رقیب کی بارگاہ میں یا رہا ہے۔ پس اس کی روح لٹکے کے ہاتھ  
 سے لڑتی ہے۔ وہ سد کی بارگاہ میں پک جھکنے کی مقدار میں پہنچ جاتی ہے اور اس  
 روح درند کے درمیان کوئی پردہ اور حجاب باقی نہیں رہتا اور خدا اس کا مشتاق ہوتا  
 ہے۔ وہ بارگاہ شریکے پاس ایک چشمہ کے قریب بیٹھ جاتا ہے۔ پھر اس سے کہا جاتا  
 ہے تو تیرے دنیا کو کس حالت میں چھوڑ رہے ہو وہ کہتی ہے تمہارا تیری عزت و منزل کی قسم  
 مجھے دنیا کی کوئی خبر نہیں۔ مجھے قوت ہے جب سے پیدا کیا ہے۔ میں تو تجھ سے لڑتی  
 رہی ہوں۔ تمہارا تمام فرماؤں کا لے میرے بندے نے سچ کہا ہے تو دنیا میں  
 اپنے جسم اور روح سمیت یہ سب سب تھمتی اور تیری ملکوت و بندہ تیری نگاہ میں  
 تھی تو میں نے یہی کہے عن کاروں کو جو مجھ سے کوئی خواہش کر رہی تیری عزت و عزائی منزل  
 کو۔ پس یہ میری جنت تیرے لیے بھاج وصال ہے تو اس کو بھاج قرار دے اور اس  
 کے واسطے میں رہا۔ مرنے پر میرا پڑوس ہے۔ میں میں سکونت اختیار کر کے۔ پھر روح بکے  
 کی تمہاری پتہ نہ کہتے۔ یہ اپنے ذات کی معرفت دی ہے لہذا میں اس کی وجہ سے تیری  
 ترم و خلاقیت سے یہ نیا نہ ہوتی ہوں۔ تیری عزت و منزل کی قسم اگر تیری خوشی اسی میں  
 ہو کہ میں کدے کدے کر دی جاؤں اور مجھے سخت ترین طریقہ پر مقرر قتل کیا  
 جائے تو تیری رضا و خوشی مجھے پسند ہوگی۔ خدا میں کس طرح اپنے زبردستوں کو کہہ  
 میں ذلیل ہوں۔ کہ تیری عزت و تکریم نہ کرے اور میں مغلوب ہوں کہ تو میری  
 مرنے نہ کرے نہ مرنے نہ ہوں۔ کہ تیرے قوت نہ بخشے اور میں مردہ ہوں۔ کہ تو اپنی

یاد دست چمکے زندہ تر کھٹے زرد سرخی پر درج پوشی تر ہوئی گویا رسوا ہوئی آتی۔ یہ سب رتبہ  
 نے پہلی مرتبہ میری تقرانی کی تھی۔ تمہیں یہ تیر کی رت و خوشی کو دیکھ کر یہاں سے نہ گزرتا  
 میری عقل کو ہاتھ کیا۔ یہاں تک کہ میرے ہونے والے رتی کو بل سے اور مرگوتی سے نہ  
 کو جانتے تھے۔ در نور کو نہ سمجھتے تھے۔ یہاں سے گذرتا ہوتا تھا۔ یہاں سے نہ گزرتا  
 ویناں کا قسم ہیں میرے تراپے درمیان کی وقت یہاں سے نہیں گزرتا۔ در نور  
 اپنے دوزخوں سے یہاں سے گزرتا ہوا۔ یہاں سے گزرتا ہوا۔ یہاں سے گزرتا ہوا۔ یہاں سے  
 نیش کو در نور کی یہاں سے گزرتا ہوا۔ یہاں سے گزرتا ہوا۔ یہاں سے گزرتا ہوا۔ یہاں سے  
 تمہیں ارشاد ہو کہ خوشی دار زندہ وہاں سے گزرتا ہوا۔ یہاں سے گزرتا ہوا۔ یہاں سے  
 نہ بتائے اور وہ میری نعمت کو دیکھتے اور میری نعمت سے یہاں سے گزرتا ہوا۔ یہاں سے  
 رت و خوشی کو بل سے یہاں سے گزرتا ہوا۔ یہاں سے گزرتا ہوا۔ یہاں سے گزرتا ہوا۔ یہاں سے  
 کہ ننان پستے نسی کے یہاں سے گزرتا ہوا۔ یہاں سے گزرتا ہوا۔ یہاں سے گزرتا ہوا۔ یہاں سے

بہاں تک کہ دنیا کے سب ذیلی حیرات در میں کی نیکوں میں تیرے ہونے  
 اور قدرت میں کے نزدیک کی نعمت ہو۔ اور وہ میری خوشی کو اپنی خوشی پر نہایت  
 دے در میری رت و چاہے در میری نعمت کے حق کو بزرگ سمجھ کر یہاں سے گزرتا ہوا۔ یہاں سے  
 کہ مجھے اس کا علم ہے اور ہر رت کی رت و وقت دن رت و چاہے ہر رت کی رت و وقت  
 اور اپنے دل کو بزرگ حیرت در رکھتے کہ جسے میں ناپسند کرتا ہوں شیفان در رکھتے  
 و ہونوں کو مہموش رکھے در اپنے دل پر شیفان کا تسلط در رت و وقت دن رت و چاہے ہر رت  
 ایسا کہ اس کے دل میں ہیں قیمت قرار دوں کہ یہاں تک کہ اس کے دل کو اپنے  
 لیے تنہا دے کہ دل کا اور میں کی قرعہ گشت اس کا شغل میں کہ ہر وقت در شیفان کی نعمت  
 کے متعلق ہوگی جو یہاں سے چنی خلوئی میں سے ہوتی ذات پائے کہ تیرے قیمت رت  
 و اول کو عین کی ہے نہ اس کے دل کی تنگداریوں میں دوز کو یہاں تک کہ اس کے  
 سے نہ گزرتا ہوا۔ اور میرے میں و نعمت کو دل سے دیکھتے کہ در زمین میں سبیت نہایت  
 ہو جسے گزرتا ہوا۔ اس کے نزدیک لذت دین کو مہموش قرار دوں کہ در رت





۳۔ خوف کہ جس سے کسی کا گریہ ہر رات نہ یاد رہے۔

۴۔ درخت و دریا کہ جس کی وجہ سے وہ قدرت پرست رہا ہے۔

۵۔ تنہا کی ناکہ پڑنے والی ہے۔

۶۔ درخت پر سے بچنے کے لیے چڑھ کر یہ کہتا ہے کہ اسے رکھ دوں۔

۷۔ درخت پر سے بچنے کے لیے چڑھ کر یہ کہتا ہے کہ اسے رکھ دوں۔

۸۔ درخت پر سے بچنے کے لیے چڑھ کر یہ کہتا ہے کہ اسے رکھ دوں۔

۹۔ درخت پر سے بچنے کے لیے چڑھ کر یہ کہتا ہے کہ اسے رکھ دوں۔

۱۰۔ درخت پر سے بچنے کے لیے چڑھ کر یہ کہتا ہے کہ اسے رکھ دوں۔

۱۱۔ درخت پر سے بچنے کے لیے چڑھ کر یہ کہتا ہے کہ اسے رکھ دوں۔

۱۲۔ درخت پر سے بچنے کے لیے چڑھ کر یہ کہتا ہے کہ اسے رکھ دوں۔

۱۳۔ درخت پر سے بچنے کے لیے چڑھ کر یہ کہتا ہے کہ اسے رکھ دوں۔

۱۴۔ درخت پر سے بچنے کے لیے چڑھ کر یہ کہتا ہے کہ اسے رکھ دوں۔

۱۵۔ درخت پر سے بچنے کے لیے چڑھ کر یہ کہتا ہے کہ اسے رکھ دوں۔

۱۶۔ درخت پر سے بچنے کے لیے چڑھ کر یہ کہتا ہے کہ اسے رکھ دوں۔

قرآن و تفسیر ہے۔

۱۷۔ درخت پر سے بچنے کے لیے چڑھ کر یہ کہتا ہے کہ اسے رکھ دوں۔

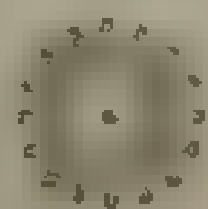
۱۸۔ درخت پر سے بچنے کے لیے چڑھ کر یہ کہتا ہے کہ اسے رکھ دوں۔

۱۹۔ درخت پر سے بچنے کے لیے چڑھ کر یہ کہتا ہے کہ اسے رکھ دوں۔

۲۰۔ درخت پر سے بچنے کے لیے چڑھ کر یہ کہتا ہے کہ اسے رکھ دوں۔

۲۱۔ درخت پر سے بچنے کے لیے چڑھ کر یہ کہتا ہے کہ اسے رکھ دوں۔

۲۲۔ درخت پر سے بچنے کے لیے چڑھ کر یہ کہتا ہے کہ اسے رکھ دوں۔



# کتاب الفوائد

۵	توضیح مسائل و جواب	۲۲	توضیح مسائل و جواب
۳۵	شرح حدیث و جواب	۲۵	شرح حدیث و جواب
۲۵	توضیح کلام و جواب	۳۰	توضیح کلام و جواب
۳۰	توضیح حدیث و جواب	۵۰	توضیح حدیث و جواب
۱	توضیح حدیث و جواب	۲	توضیح حدیث و جواب
۰	توضیح حدیث و جواب	۳۰	توضیح حدیث و جواب
۲۰	توضیح حدیث و جواب	۵	توضیح حدیث و جواب
۲	توضیح حدیث و جواب	۲	توضیح حدیث و جواب
۲	توضیح حدیث و جواب	۲۰	توضیح حدیث و جواب
۰	توضیح حدیث و جواب	۳	توضیح حدیث و جواب
۲	توضیح حدیث و جواب	۲	توضیح حدیث و جواب
۵	توضیح حدیث و جواب	۱۵	توضیح حدیث و جواب
۲	توضیح حدیث و جواب	۵	توضیح حدیث و جواب
	توضیح حدیث و جواب	۳	توضیح حدیث و جواب

۵۵

اولیای کرام و اولیای کرام و اولیای کرام

# کتابت کت دنیا سے زبردست نقد ہے

میں نے یہ کتاب لکھنے میں ۱۰۰ روپے خرچ کیے ہیں۔

ساز  
۱۰۰ روپے  
۲۵ روپے  
۵ روپے

میں نے یہ کتاب لکھنے میں ۱۰۰ روپے خرچ کیے ہیں۔

ساز  
۱۰۰ روپے  
۲۵ روپے  
۵ روپے

میں نے یہ کتاب لکھنے میں ۱۰۰ روپے خرچ کیے ہیں۔

ساز  
۱۰۰ روپے  
۲۵ روپے  
۵ روپے



# افسوس قلم سے اپنی

تعلیمات کا رسم و رواج طوطہ دان کی طرح

ان کی پیمائش

میں نے نہایت سے نہایت تعلیمات اور تربیت

تربیت اور تربیت سے شاکر اور شاکر

میں نے تعلیمات سے نہایت سے نہایت سے نہایت

میں نے تعلیمات سے نہایت سے نہایت سے نہایت

میں نے تعلیمات سے نہایت سے نہایت سے نہایت

میں نے تعلیمات سے نہایت سے نہایت سے نہایت

افسوس قلم سے اپنی تعلیمات اور تربیت

ان کی پیمائش

میں نے تعلیمات سے نہایت سے نہایت سے نہایت

میں نے تعلیمات سے نہایت سے نہایت سے نہایت

میں نے تعلیمات سے نہایت سے نہایت سے نہایت

میں نے تعلیمات سے نہایت سے نہایت سے نہایت

# اپنی منزلت کا تعین

کیا انسان چند روزہ زندگی میں  
 صرف کھانے پینے اور پسنے کے لیے ہی خلق  
 ہوا ہے یا اس کی تخلیق کا کوئی اور مقصد بھی ہے۔  
 حصول منائے الہی کے پیش نظر امامیہ آرگنائزیشن  
 نے ملت اسلامیہ کی خدمت کی خاطر امامیہ پبلیکیشنز قائم کی ہے  
 تاکہ احکامات خدا، سیرت پیغمبر علیہ وآلہ الصلوٰۃ والسلام اور فرمودات ائمہ  
 علیہم السلام کی اشاعت کا اہتمام کیا جائے۔ الحمد للہ اس ادارے نے آپ  
 حضرات کے تعاون سے ۲۶ عدد مختلف پیش کشیں ہیں۔ انشاء اللہ اس قرآن فہمی  
 کے لیے بھی ایک پروگرام بھی اراکین کے لیے زیر نظر ہے دین سے محبت کرنے والے  
 بہت سے حضرات کی بھی یقیناً یہ آرزو ہوگی کہ ہم اشاعت دین حق کی کچھ  
 خدمت کر سکیں، لیکن مصروفیات دنیا سے وقت نہ نکال سکتے ہوں،  
 ان حضرات کے لیے ہماری خدمات حاضر ہیں۔ آئیے  
 اور اس معاملہ میں دالے، درجے، قد سے سننے  
 معاونت فرمائیں اور اپنی زندگی کو  
 بامقصد بنائیں۔

ادارہ

امامیہ پبلیکیشنز، ۱، نور چیمبرز گنپت روڈ لاہور ۲

بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله الذي هدانا لهذا  
ما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله  
والحمد لله رب العالمين

کتابخانه / محمد ہارون موہی





14  
امامیہ پبلیکیشنز پاکستان